P

رجسٹری شدہ

نورِ اسلام (۳)

مولانا مولوی حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب

حسب فرمائش حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Edition 1st Copies 750 Price Re 1

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

الحمد للہ والمنۃ کہ ایں کتاب مستطاب خطبہ ربیع الاول

ملقب بہ

نور الاسلام (حصہ سوم)

المعروف

مکمل سوانح حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی

تردید مذاہب قبیح

من تصنیف فاضل اکمل عالم باعمل حضرت مولینا قبلہ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب حنفی نقشبندی مجددی خطیب الجامع چک ۵۵ عرف چار چوہدی
متصل ڈاکخانہ کوٹ رادھا کشن ریلوے اسٹیشن لائن ملتان
تحصیل چونیاں ضلع لاہور

سمت ۱۹۹۸ — سنہ ۱۹۴۱ء

مرید خادم من حضرت قدوۃ الواصلین شمس العاشقین مرشدنا قبلہ میاں غلام قادر صاحب قصوری قبلہ و کعبہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمائش

میسرز حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور بہ پروپرائیٹر میاں ریاض الدین

(کاتب حقیقہ صوفی ... قاضی غلام مصطفےٰ منیجر اسماعیل بک ایجنسی چک ۵۵ ضلع لاہور ڈاکخانہ کوٹ رادھا کشن)

بار اوّل۔ انتخاد پریس بل روڈ لاہور میں باہتمام شیخ امین الدین پرنٹر چھپا۔ تعداد ۱۰۰۰ قیمت عدر

فہرست کتاب مستطاب خطبات ماہ ربیع الاول

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالصّٰلِحِيْنَ ؕ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ اما بعد برادران اسلام! اسلام علیکم کے بعد گذارش ہے کہ آج تک علمائے اسلام نے دینی تصنیفات کی کمی نہیں چھوڑی۔ مگر میری کتب دیکھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ بھی اگر ان سے زیادہ فائدہ مند نہیں تو کم از کم بے فائدہ بھی نہیں۔ کیونکہ جن حضرات نے پنجابی نظم کے چمن کھلائے ہیں تو اس کے ساتھ نثر کی کمی باقی ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ فقط پنجابی نظم پڑھنے سے حقوق خطبہ ادا ہو جائیں۔ اور جن بزرگوں نے پیاری زبان اردو میں دریا بہائے ہیں تو ہماری زبان مادری کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ جس سے ہمارے دیہاتی باشندوں کو دقت پیش آتی ہے۔ اور بعض بزرگوں نے اس سلسلہ کو شروع کیا بھی ہے تو نامکمل بارہ ۱۲ ماہ کیلئے کافی نہیں ہے۔ لہٰذا اسی ضرورت کو مدِنظر رکھکر بندہ نے تقریباً تمام اسلامی مسائل کو بارہ ۱۲ ماہ کے ساٹھ ۶۰ عدد خطبات میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور انشاءاللہ العزیز آٹھ جلدوں میں شائع ہوں گے۔ جن میں سے ماہ رمضان مبارک اور ماہ محرم شریف کے خطبات اور خطبہ ماہ ربیع الاول تو چھپ کر ہدیہ ناظرین ہو چکے ہیں۔ اور باقی بھی آپ حضرات کی توجہ اور اللہ کریم کے کرم سے حسبِ توفیق چھپنے پر ہدیہ خدمت ہوں گے۔ تالیف سب کے سب ہو چکے ہیں۔ مالی کمزوری کے باعث دیری ہے۔ دیگر آپ حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ آج کل مسلمانوں میں کسقدر تعلیمی کمزوری ہے اور ہمارے پیش امام بھی اِلّاماشاءاللہ۔ بعض فقط پنجابی یا معمولی اردو پڑھ سکتے ہیں۔ اُن کیلئے یہ کتاب واقعی بڑی مفید ثابت ہوں گی۔ اور معمولی پڑھا ہُوا انسان۔ ان کے مطالعہ سے اچھا خاصا مبلغ و مناظر بن سکتا ہے۔ اِن میں تمام معاندینِ اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا گیا ہے۔ اور ہر مسئلے کا ثبوت یا اعتراض کا جواب قرآن مجید یا حدیثِ نبوی یا مستند کتاب سے دیا گیا ہے جس سے کسی صورت میں انکار کی گنجائش ہی نہ ہو۔ پس مختصر طور پر یوں سمجھو۔ نظم

بکناں زردیاں نال شوق کامل حلوے پوریاں کھنے تیار پیارے
بکناں فرنیاں گوشت پلاؤ زردے ہور سازسامان ہزار پیارے
بیلے زراں دی چکھہ مصالیاں نوں دولتمند غریب خوشحال ہوسی

بکناں سینڈ ٹ تے نعلہ ہلبل کڈھے لگ رہی ہے عجب بہار پیارے
اساں کھونی ہوکاں پکوڑیاں دی خوش ذائقہ تے مزیدار پیارے
اسماعیل ہمیشہ اکوار کھاوکر رب چاہے نال طلب کمال ہوسی

(فقیر محمد اسماعیل چک ۵۳ متصل کوٹ رادھاکشن لاہور)

اعتذار

ناظرین کرام سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ بندہ نے اس کتاب خطبہ ربیع الاول کو ہر طرح کوشش سے مزین کیا ہے تاہم بندہ پتلا نسیان ہے اگر کوئی خامی دیکھیں تو للہ مطلع فرماویں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں درست کی جاوے۔ اور اپنے مفید مشورے سے بھی اطلاع بخشیں تاکہ مسلمان بھائیوں کو پورا پورا فائدہ پہنچے دعا ہے کہ اللہ میاں اس سلسلہ کو مفید و مقبول عام بنائے آمین ثم آمین

غرض نقشیست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائے

مگر صاحبدلے روزے برحمت ٭ کند درکار این مسکیں دعائے

والسلام علی من اتبع الھدی - واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(فقیر محمد اسماعیل چک ۵۲ متصل کوٹ رادھا کشن لاہور)

نذر

بندہ فقیر اس ادنیٰ محنت کے نتیجہ کو جناب اعلیحضرت سیدنا و مولانا و معتقدنا قبلہ سید محمد اسماعیل شاہ صاحب دامت برکاتہم مسکن کرموں شریف والا ضلع فیروزپور کی خدمت اقدس میں نذر کرتا ہے

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

تقریظات

تقریظ حافظ خوشی محمد صاحب سکنہ کوٹ رادھا کشن لاہور میں نے اس کتاب کی پوری اطلاعت اور دلی توجہ سے سُنا۔ اور اندازہ لگایا کہ اس کتاب خطبہ ماہ ربیع الاول مسلمانوں کے واسطے بڑی ہی فائدہ مند کتاب ہے۔

تقریظ مولوی محمد الدین صاحب سکنہ پنڈی متصل ماڈل ٹاؤن لاہور بندہ نے اس کتاب کو پڑھا اور اول سے آخر تک نظر پھیری تو معلوم ہوا کہ ایسی کتاب مسلمانوں کے ہر گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔ تاکہ نجات دارین حاصل ہو۔

تقریظ مولوی وحافظ عبداللہ صاحب سکنہ پامر آباد ضلع لاہور } کمترین کیطرف سے گذارش ہے کہ میں نے اس کتاب پر نظر ڈالی بڑی دلچسپی پیدا ہوئی ۔ میرا خیال ہے کہ اس کتاب نوراسلام کو کون قبول نہ کریگا ۔ امید ہے کہ یہ مقبول عام ثابت ہوگی۔

تقریظ مولوی محمد رمضان صاحب شبیر کماسوی مہتمم مدرسہ اعلیٰ سکنہ کماس ضلع لاہور } بندہ کی نظر سے یہ کتاب نوراسلام گذری اور اس کے مسودوں کو پڑتال کیا تو کوئی غلطی نہ دیکھی دعا ہے کہ یہ کتاب مقبول عام ہو اور مسلمانوں کی رہنمائی کرے

تقریظ مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ کوٹ شیر سنگھ ضلع لاہور } بندہ کی نظر اس کتاب پر گذری ورق ورق پڑتال کیا ۔ غلطی کا نام تک نہ پایا ۔ مسلمانوں کیواسطے بڑی مفید ہے ۔

تقریظ مولانا مولوی عبدالغفور صاحب سکنہ کوٹ اللہ بخش خاں ضلع لاہور } بندہ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور مفید ثابت ہوئی سب اسلامی حقوق سے بھرا ہوا ہے ۔

تقریظ مولانا حاجی عبدالستار صاحب حاذق حکیم سکنہ مدکے ضلع لاہور } اس کتاب کا ایک ایک صفحہ نظر سے گذرا ہر طرح سے موزون پائی حضور کی سوانح حیات مکمل ہے ۔

مصنف

فاضل عالم باعمل مولانا حاجی
محمد اسماعیل صاحب حنفی

نقشبندی مجددی ساکن چک ۵۵ عرف چار چوہدی متصل کوٹ رادھا کشن لاہور

خطبہ اوّل (جو چھ فصلوں پر منقسم ہے)

فصل اوّل در بیان پیدائش و صفت نور محمدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اِعْلَمُوْا اَنَّ عَمَلَكُمْ كَثِيْرٌ كَثِيْرٌ وَبَدَنٌ ضَعِيْفٌ ضَعِيْفٌ ط وَسَفَرٌ طَوِيْلٌ طَوِيْلٌ ط وَزَادٌ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ وَصِرَاطٌ دَقِيْقٌ دَقِيْقٌ ط وَمِيْزَانٌ ثَقِيْلٌ ثَقِيْلٌ ط وَيَقُوْلُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ نُوْحُ النَّبِيُّ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ اِسْمَاعِيْلُ ذَبِيْحُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ يَعْقُوْبُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ يُوْسُفُ صِدِّيْقُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ سُلَيْمَانُ صَاحِبُ الْمُلُوْكِ وَنُبُوَّةٍ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ شُعَيْبُ خَطِيْبُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ط وَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ ط

نوٹ:۔ خطبہ ثانی کتاب کے آخیر لکھا گیا ہے وہاں سے پڑھو!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی پاک کلام قرآن مجید پارہ ۳ سورہ بقر میں یوں ارشاد فرمایا۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط **ترجمہ** یہ رسول جن کا اوپر ذکر ہوا بزرگی دی ہم نے بعض کو اوپر بعض کے اور ان انبیاء میں سے بعض کے ساتھ کلام کی ہم نے اور بعض کے درجات بلند کئے۔ **فائدہ** صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ اس آیت مبارکہ میں جتنی دفعہ لفظ بعض آیا ہے اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ جیسا کہ آیات واحادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور سعدی رحمتہ اللہ علیہ بھی یوں فرماتے ہیں

همه انبیاء در پناه تو اند — مقیمی در بارگاه تو اند

ترجمہ یا رسول اللہ تمام انبیا آپکی پناہ میں ہیں اور آپ کے دربار کی حاضری دینے والے ہیں۔

تو مهر منیری همه اختر اند — تو سلطان ملکی همه چاکر اند

تو بحر سمندر همه جویا اند — تو نفس کریمی همه سالانند

ترجمہ:۔ یارسول اللہ آپ ایک نورانی آفتاب ہیں اور تمام انبیاء مثل ستاروں کے ہیں۔ اور آپ بحر محیط ہیں اور

تمام انبیاء مثل ناؤں کے ہیں اور آپ کرم کرنیوالے ہیں اور سب انبیاء آپ کے سائل ہیں۔
حدیث قدسی ابن عساکر اور سلمانؓ فارسی سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رحمۃ اللعٰلمین نے اوّل ما خلق اللہ نوری واقسم عزتی وجلالی ولولاک ماخلقت جنۃ والنار والشمس والقمر واللیل والنھار ولاملک مقربا ولانبیا مرسلا ولاالدنیا ولاالاخرۃ الخ ترجمہ سب سے اوّل اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ اور اللہ نے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم کھاکر فرمایا کہ اے محبوب اگر میں تجھکو پیدا نہ کرتا تو نہ پیدا کرتا جنت و دوزخ۔ سورج و چاند رات و دن کو اور نہ فرشتے مقرب۔ نبی۔ رسول دنیا اور آخرت کو۔ غرضیکہ کارخانہ عالم فقط آپ کے طفیل ہے ورنہ کوئی چیز بھی آپکے بغیر جائے ظہور پر جلوہ گر نہ ہوتی آپ سب کے سردار ہیں اور باقی سب سلسلہ آپکے نور کا پرتو ہے جیساکہ بابا نانک صاحب نے بھی بدیں وجہ اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

(شلوک بابا نانک)

اوّل اللہ نور اُوپایا قدرت دے سب بندے ✦ اوس نُور سے سب جگ اُپجیا کَون بھلے کَون مندے

یعنی سب سے پہلے اللہ جل شانہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور بنایا۔ پھر اُس نُور سے سب کچھ بنا کوئی نیک ہیں کئی بدکار ہیں۔ دوسری حدیث انا سید ولد اٰدم و دونہ تحت لوائی ترجمہ حضور نے فرمایا میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور تمام مخلوق میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ ایک عاشق رسول نے فرمایا ہے

نظم فارسی ترجمہ اُردو

آنکہ اوّل شد پیدا از جیب غیب	بود نُور جانِ او لاریب
اوہ جو پہلوں پیدا ہویا کیسے غیبوں بھائی	ہے اوہ نور محمدؐ عربی جسوچہ شک نہ کائی
بعد ازاں نور خامۂ آفرید ہمہ عالم	گشت عرش و کرسی و لوح و قلم
پچھے نور محمدؐ کولوں کل جہان بنایا	نور نبی تھیں پیدا ہویا کل ظہور جو آیا
یعنی بعد خداوند عالم کل مخلوق پچھانی	نور نبی توں کرسی عرش تے لوح قلم بھی جانی
شک کرے جو اسدے اندر مومن کیہا جاوے	اوہ مردود شیطان نکارا دوزخ ڈیرا لاوے
یک علم از نور پاکش عالم است	یک علم ذرّیت است و آدم است
اک نشانی اُسدے نور دی جہان تمامی	دوجا علم اولاد آدم دی مسئلہ حق پچھانی
قصہ کوتہ کُل مخلوقوں نور نبی توں آیاں	جو ہیں دو ناں جہاناں اندر دسا مون بھایاں
نور او چوں اصل موجودات بود	ذات او چوں معطی برذات بود

ڈھ خلقت دا نور مبارک ہے جد میرے بھائی ذات نبی دی ایسے کارن بخشش رحمت آئی
واجب آمد دعوتِ ہر دو جہانش دعوتِ ذرّات باطن و عیانش
جان ضروری دعوت اُسدی اُوپر دوہاں جہاناں ظاہر باطن ثابت ہویا شان نبی سلطاناں
شان محمدؐ دی معلم آہا جن ملک بشر نوں ہر ذرات جنگل دیاں چیزاں جاندیاں سرورؐ نوں
منگی سرورؐ عالم تائیں دو جگ دی سرداری ابوجہل دا بھائی ہوسی جو ہویا انکاری
دوزخ دے وچ ڈلیا جاسی جو انکار لیا وے تیرا دشمن میرا دشمن پاک خدا فرماوے

غزل پنجابی

جیکر حضرت پاک نہ ہوندے زمیاں تے افلاک نہ ہوندے
خویش قبیلے ساک نہ ہوندے ہے سب طفیل اُس شاہ دے
آدم جن حیات نہ ہوندے جنت دوزخ سات نہ ہوندے
لوح قلم اثبات نہ ہوندے بھی جو فعل فلاحیدے
نور نبیؐ تھیں کل اڈنبر آدم جن فرشتے ڈنگر
بھی جو ہے اسماناں اندر ہور جو حکم بجلا ئیدے
رب بن کُل پیدائش بھائی ہے سب نور نبی توں آئی
ملگئی حضرت نوں وڈیائی وچہ دربار الٰہی دے
جد پیدا ہوئے ختم نبیاں لہندی چڑھدی دُھماں پیاں
نوری رشماں فلکیں گیاں شان وڈے اُس ماہی دے
جسدی صفت خدا فرمائی بندہ کون جو آکھ سنائی
کس نوں طاقت ایڈی آئی کرے صفت برابر رائی دے
منگے اسماعیل دُعائیں یا رب سدے راہ چلائیں
کل مومن جنت وچ پہنچائیں پاس حبیب الٰہی دے

حکائیت عجیبہ در نظم پنجابی

اِکدن جبرائیل فرشتہ پاس نبیؐ دے آیا حضرت بی بی فاطمہ اُسنوں چاچا آکھ بلایا

تاں جبریل کہیا اے بی بی بابا ہاں میں تیرا
فاطمہؓ بی بی پاس بھی دے اوہوں عرض گذاری
حضرت فاطمہ تائیں آکھیا سرور نبیؐ گرامی
پھر جبریل آیا تاں بی بی پچھدی اسدے تائیں
جبرائیل کہیا ہاں بی بی ہک شئے چمکاں مارے

بعد خدا کل خلقت نالوں عمروں میں وڈیرا
ہے جبریل وڈا تدھ نالوں یا سردار پیارے
ہُن جبریل آوی تاں پچھیں اُستھیں خبر تمامی
شئے کوئی پیدا ہو کر تو نے دیکھی سی یا ناہیں
پر میں اُسدی خبر نہ پائی ایہ کسدی چمکار

سی اوہ شعلہ باپ میرے دا بی بی آکھ سنایا
بے شک میں ہاں چاچا تیرا اوہوں سیں نوایا

حدیث از بیہقیؒ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اِعْتَرَفَ اٰدَمُ الْخَطِیْئَۃَ قَالَ یَا رَبِّ اَسْئَلُکَ ط ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حضرت آدمؑ نے اپنی خطا کا اقرار کیا۔ اور کہا یا اللہ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ غَفَرْتَ لِیْ میں حضرت محمدؐ کے طفیل سے دعا کرتا ہوں کہ میری خطا معاف کر دے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے آدم تو نے کس طرح پہچانا حضرت محمدؐ کو۔ قَالَ یَا رَبِّ اِنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ کہا اے اللہ جب پیدا تُو نے مجھکو۔ وَنَفَخْتُ فِیَّ مِنْ رُوْحِکَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ اور پھونکی بیچ میرے روح اپنی فَرَاَیْتُ عَلٰی قَدَمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ ط پس دیکھا میں نے پائے عرش پر لکھا ہوا کلمہ شریف اور مجھے معلوم ہو گیا کہ جس کا اسم مبارک اللہ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے بیشک اللہ کا پسندیدہ بزرگ ہے۔ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ وَبِحَقِّہٖ غَفَرْتُ لَکَ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے آدم تو نے سچ کہا ہے۔ اور میں نے حضرت محمدؐ کے طفیل تیری خطا معاف کر دی۔ فرحۃ المجالس میں ہے اِنَّ اللّٰہَ اجْتَمَعَ نُوْرُ یُوْسُفَ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ طِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ فَجَعَلَ الْحُسْنَ لِیُوْسُفَ وَشَفَاعَۃَ الْمُحَمَّدِ ط ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ اور حضرت یوسفؑ کے نور کو حضرت آدمؑ کی پشت مبارک میں جمع کیا۔ اور حسن کو حضرت یوسفؑ کیلئے اور شفاعت کو حضرت محمد مصطفےٰ کیلئے مخصوص فرمایا

نکتۂ خاص جب مصر میں بوجہ قحط کوئی چیز نہ ملتی۔ تو حضرت یوسفؑ کھلے میدان میں سونے کی کرسی پر رونق افروز ہوتے اس سبب سے زیارت کرنے والوں کی چار پہر تک بھوک۔ پیاس دور ہو جاتی۔ مگر شانِ مصطفائی ہے۔ کہ قیامت کے دن جب گنہگاروں کو شفاعت کر کے بخشوا کر زیارت دینگے تو پھر کبھی بھوک پیاس نہ رہیگی یہ مرتبہ امت کے واسطے تخت و تاج سے کہیں زیادہ ہوگا۔ القصہ حضرت یوسفؑ کو حسن ظاہری فانی ملا تھا مگر حضور تاجدار مدینہ کو حسن باطنی ابدی ملا۔

نظم پنجابی

عائشہؓ بی بی کرے روایت میں قربانی جاواں
حال مناسب تھوڑا قصہ کر کے ذکر سناواں

مصری رناں ویکھ یوسفنوں ساریاں ہتھ کٹاون
جیکر ویہندیاں میرا یوسف دل قربان کراون

یوسف ماہ کنعانی مصریاں تائیں حسن وکھایا
حسن میرے یوسف دی چودیں طبقیں چانن لایا

پردہ ستر ہزاراں رہنے حسن نبی پر پایا
حکمت کر کے غیراں پاسوں اپنا یار چھپایا

روشنی نور نبی صاحب دی جے ظاہر ہو جاندی
اُڈدی طور پہاڑی وانگوں دھرتی نظر نہ آندی

اسماعیل فقیر نکماں کی کی صفت سناوے
جمیا کون جو صفت نبی دی پوری آکھ سناوے

معارج النبوۃ میں ذکر ہے۔ کہ حضرت آدم نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت رکھنے کی وصیت فرمائی اور بہت سے فضائل نبی کریم کے اُن کے سامنے بیان کئے۔ پھر حضرت شیث علیہ السلام نے عرض گذاری۔ یا ابّا جان۔ کیا بیٹے کا مرتبہ باپ سے زیادہ ہوگیا۔ حضرت آدم نے فرمایا۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے جو جو خوبیاں اُن کی اُمّت کو عطا کی ہیں وہ مجھے بھی نہیں ملیں۔

نظم پنجابی

مینوں ہک خطا دن نبنے جنت کنوں کڈھایا
اوہ کئی گناہ کر جنت جاون آدمؑ نے فرمایا

بلکہ جنت ہتھ اونہاں دے ویچیا رب ہمارے
امتیاں ہتھ سودا کیتا مالک سُرجنہارے

کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْوَالَھُمْ وَاَنْفُسَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط پارہ۔ سورہ توبہ
ترجمہ تحقیق اللہ نے خرید کیں مومنوں کی جانیں اور مال بدلے جنت کے یعنی جنت اُن کو دیدی اب جنت پر گویا میرا عارضی قبضہ ہے۔ اور وہ جنت کے باہر رہتے ہوئے بھی جنت کے مالک ہیں۔

دوجا گناہ میرا تھیں زمیں اسماناں دھم مچائی
آدم بے فرمانی کیتی آکھے کل لوکائی

تیجا اک خطا میرے تھیں کل پوشاک اُتاری
تیرٹوں اُوتوں ننگا کیتا اللہ خالق باری

اُمت احمدی لکھ بھادیں کرسی عیب خطائیں
دُنیا دیوچہ ظاہر نہ ہوسن ستر کری رب سائیں

امت احمد بیفرمانیاں کتنیاں کرسن بھائی
دور پوشاک اونہاں دی ہرگز کرے نہ پاک الٰہی

چوتھا میں معافی منگن گھر تھیں باہر آیا
ترن سو سال وچھوڑا خاوند بیوی اندر پایا

اکھیں دیہوں رو رو میں نے سارا نیر مکایا
تد مشکل تھیں ملی خلاصی شیثؑ نوں آکھ سنایا

اوہ باہر بدکاریاں کرکے گھر آ توبہ کرسن ٭ جلد قبول کری رب سائیں دوزخ مول نہ سڑسن
اے بیٹا نہ میتھیں اُسدی اُمت دیس کچیوی ٭ اوہ سردار رسولاں اُسدے کون برابر ہیوسے
حضرت شیثؑ فضائل سُنکر حیرت اندر آیا ٭ نُور محمدؐ اگے اُسنے ادبوں سیس نوایا
تاں نسل بہ نسلی نور محمدی ہاشم دے گھر آیا ٭ پڑدادا جو نبی صاحب دا عبدمناف دا جایا
نور محمدیؐ متھے حضرت ہاشم چمکاں مارے ٭ کُل یہودی ہاشم تائیں سجدہ کردے سارے
بھی جد جنگل اندر جاندا پڑدادا پاک نبیؐ دا ٭ رُکھ درخت حیوان پرندے ادبوں کردے سجدا
عربی لوگ جو اہل کتاب تے عالم فاضل پیارے ٭ لڑکیاں اپنیاں حاضر کردے ہاشم کارن سارے
آکھن کرو نکاح انہاں سنگ عبدمناف دے جائے ٭ تاں جو نور محمدؐ سرور گھریں اساڈے آوے
اُستھیں پچھے نور محمد گھر مطلب دے آیا ٭ مطلب دادا پاک محمدؐ حضرت ہاشم جایا
پیشانی مطلب دی اندر نُور نبی چمکارے ٭ کُل قریش دی مشکل مطلب مطلب آن سوارے
جد کوئی مشکل کم قریشاں آون پیش پیارے ٭ برکت نور محمد سندی حل ہو جاون سارے
پھر عبداللہ دی پٹھ اندر آیا نُور پیارا ٭ عبداللہ والد پاک محمدؐ جانے عالم سارا

شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کان ابوالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبداللہ کلما اصبح ذھب لمدخل علی اصنامھم اللات والعزیٰ الی اخرہٖ ترجمہ حضرت عبداللہ والد ماجد جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بتخانہ میں تشریف لیجاتے تو تمام بت سجدہ میں گر پڑتے اور بول اٹھتے کہ ہم میں آپ کے سامنے بسبب نور محمدی کے کھڑا رہنے کی طاقت نہیں ہے ۔

نظم پنجابی

بھی ہک عورت کہے ہمیشہ عبداللہ دے تائیں ٭ جے کریں نکاح میرے سنگ حضرت سو اونٹھ میتھوں پائیں
نام اُس عورت فاطمہ ہیسی بنت مرہ دی بھائی ٭ قسم قبیلیوں وڈی عالم مکے اندر آہی
عبداللہ کہیا نکاح نہ کرساں بن اجازت والد کائی ٭ تاں آمنہ نال نکاح ہویا سی جیونکر امر الٰہی
پھر عورت عبداللہ تائیں ملی بازار کدائیں ٭ کہے عبداللہ ہن اوہ گلاں مینوں اج سنائیں
عورت آکھیا مینوں تیری ہر گز لوڑ نہ کائی ٭ نور محمدی لبھن کارن کوشش کیتی آہی
جیہڑی اوہ امانت آہی رب اُس آمن پہنچائی ٭ رہے مبارک اُسدے تائیں قسمت ہوس سوائی
نقل کرن اوہ ہوئی دیوانی شہروں باہر سدھائی ٭ مرگئی غم افسوس کریندی نور نبی نوں بھائی

مسئلہ دقائق الاخبار میں شرح زرقانی سے ہے کہ سہل بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ لما اراد اللہ تعالیٰ فی خلق محمدٍ فی بطنِ امّہٖ امنۃ الخ **ترجمہ** جب ارادہ کیا خدا نے پیدا کرنے جناب رسول اکرم کا ماہ رجب کی نانویں تاریخ جمعرات کو والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں داخل ہوئے۔ اور دربان جنت کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جنت کے تمام دروازے کھولدے اور زمین و آسمان میں منادی کردے کہ آج مخبر صادق والدہ محترمہ کے بطن مبارک میں داخل ہو گئے ہیں۔ عنقریب پیدا ہو کر لوگوں کو جنت کی بشارت دینگے۔ اور ایسے اخبار الاثار میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جن مہینوں میں حضور پرنور شکم مادر میں تھے۔ ہر ماہ آسمان سے ندا آتی تھی کہ خبردار ابوالقاسم دنیا میں تشریف عنقریب لانے والے ہیں۔

نظم پنجابی

مائی صاحب دی پیراں تھلّے جو جو چیزاں آون
موم یا مکھن وانگوں بالکل اوہ سب نرم ہو جاون

بھی جد کرے ارادہ مائی پیون کارن پانی
جلدی کھوہوں باہر آوے برکت نبی حقانی

پانی پی جد مائی صاحب ربدا شکر بجاوے
اسیو بلکے کھوہ دا پانی جلدی واپس جاوے

ایہہ سب صفت ہے نور محمدی توں سن یار حضوری
منکر سڑسن دوزخ اندر ناں رہسنے پوری

اوڑک اسماعیل بیچارہ ہتھ بنھ عرض سناوے
مومن اوہ جو نال محبت آکھ درود سناوے

فصل دوم دربیان ادیان عرب قبل از اسلام

قولہ تعالےٰ اِنَّ الذین امنو والذین ھادوا والصابئین والنصریٰ والمجوس والذین اشرکوا **ترجمہ** تحقیق مسلمان اور یہود اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوس اور جو لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اِنَّ اللہ یفصل بینھم یوم القیامۃ اِنَّ اللہ علیٰ کُلِّ شیٍٔ شھید (پارہ۔ سورہ حج) **ترجمہ** بیشک اللہ تعالیٰ روز حشر انکا فیصلہ کریگا۔ اور حق ناحق معلوم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ **فائدہ** پیشتر از اسلام اہل عرب مختلف الاعتقاد تھے مثلاً خدا پرست۔ صلیب پرست یعنی نصرانی بت پرست۔ یہود آگ پرست۔ چاند سورج اور سیارہ پرست وغیرہ **فائدہ** عرب میں بت بیشمار تھے۔ ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ بت مقرر تھے مگر لات۔ منات۔ عزیٰ کی ہر قوم عرب بلا اختلاف پوجا کرتے تھے۔

کوہ صفا اور مروہ پر اساف اور نائلہ بُت تھے۔ جن نام پر قربانیاں کرتے تھے۔ کعبہ شریف کے اندر حضرت ابراہیمؑ کی تصویر تھی جس کے ہاتھوں میں استخارہ کے تیر تھے جو ازلام کہلاتے تھے۔ اور فال نکالنے کے کام آتے تھے۔ اور ساتھ ہی ایک بھیڑ کے بچے کی تصویر تھی حضرت اسماعیلؑ۔ حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کی بھی تصویریں بیت اللہ میں موجود تھیں۔ الغرض اسی قسم کے تین سو تیرہ ۳۱۳ بُت خانہ کعبہ میں واسطے پرستش کے رکھے ہوئے تھے۔ خدا کا گھر کمال درجہ کا بتخانہ بنا ہوا تھا۔ اس کے سوا اور بھی تمام رواج گندے سے گندے اُن میں مروّج تھے مثلاً قولہٗ تعالیٰ وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ ط بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ط ترجمہ جس وقت پوچھی جاوے گی گاڑی ہوئی۔ یعنی لڑکیاں قتل کرنیوالوں کو پوچھا جاویگا۔ **فائدہ** تمام عرب میں یہ وبا پھیلی ہوئی تھی۔ کہ لڑکیوں کو بوجہ شرم مبادا کوئی ہمارا داماد نہ بنے اور یورثہ نہ دینا پڑے قتل کر دیتے یا زندہ در زمین گاڑ دیتے تھے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان سب ظالموں سے پوچھینگے کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئیں۔ صرف لڑکیوں کو ہی ورثہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ لڑکوں بھی جب تک لڑکا دشمنوں سے لڑائی نہ کرے ورثہ نہیں دیتے تھے۔ اور اپنی سوتیلی والدہ سے بھی نکاح کر لیتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی ہے۔ قولہ تعالیٰ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ط (سورہ نساء) ترجمہ جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو تم اُن سے نکاح مت کرو مگر جو گذر چکا کیونکہ یہ برائی اور بے حیائی کا راستہ ہے۔ اسیطرح رضاعی بہن سے بھی نکاح کر لیتے تھے۔ سوتیلی لڑکی اور رضاعی والدہ کے ساتھ بھی نکاح کر لیتے اور مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے۔ زنا اسقدر ہوتا تھا کہ الامان۔ اگر کوئی ادنیٰ خاندان کی عورت بڑے خاندان کے مرد سے زناہ کرتی تو بڑا فخر حاصل کر لیتی۔ اور اپنے افعال کو سرِ عام فخریہ بیان کرتے۔ ایک شاعر کا منقولہ ہے کہ میں نے فلاں عورت سے اس حالت میں زناہ کیا جبکہ اُسکا نصف حصہ تو اپنے روتے ہوئے بچے کی طرف متوجہ تھا اور نصف حصہ میرے نیچے تھا۔ اور مُردار بھی کھاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ صاحب منع فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ ط ترجمہ حرام کر دیا اللہ تعالیٰ نے مردار اور خون اور گوشت سُوّر کا وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور جو چیز غیر اللہ کا نام لیکر ذبح کی جاوے وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ط ترجمہ جو مر جائے گلا گھونٹنے سے۔ گرنے سے۔ سینگ مارنے سے لاٹھی مارنے سے درندہ کے پھاڑ کھانے سے۔ مگر جسکو ذبح کر لو تم وہ پاک ہے واسطے تمہارے (پارہ۔ سورہ مائدہ) وہ لوگ ان سب

جانوروں کو بلا امتیاز حلال جانتے تھے ۔ حرام کھاتا ۔ شراب خوری ۔ جُوا ۔ سوُر ۔ ڈاکہ زنی اُن کا شیوہ تھا ۔ اور ہر طرح سے گمراہ تھے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ** ط (پارہ ۲۸ ۔ سورہ جمعہ) **ترجمہ** وہی اللہ مہربان ہے جسنے اپنے رسول مقبول کو اَن پڑھوں میں بھیجدیا ۔ تاکہ ان کو اللہ کی آیات پڑھکر پاک کرے اور علم کتاب اور حکمت یعنی قرآن پاک سکھاوے ۔ **وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ** ط **ترجمہ** کیونکہ میرے رسول سے پہلے وہ سب جاہل اور سخت گمراہی میں تھے ۔ **فائدہ** اہل عرب کے ہاں کوئی کتاب نہ تھی کہ حلال حرام کا پتہ لگ جائے اور جاہل اُجڈ تھے ۔

نظم فارسی

پاک محمدؐ کہ شاہ انبیاء است ۔۔۔ در صفِ مرغانِ خدائی ہُما است
جانوراں تھیں جویں ہُمانوں افضل رب بنایا ۔۔۔ شاہ رسولاں سرورِ عالم تویں زمیں پر آیا
اُمّیِ عالم شدہ عالم از و ۔۔۔ راہِ خدا راست شد عالم از و
اُمّی ہو کر عالم تائیں علم تمام سکھائے ۔۔۔ سب جاہل بدبخت نکارے سِدّھے راہ پر آئے
خواجۂ ما ہمہ در بشد او ۔۔۔ از ہمہ رُو تافتہ خُرشد او
اوہ ساڈا سردار مکرم اسیں غلام قدیمی ۔۔۔ اُسدے نوروں چہرے روشن واہ واشان کریمی

اَبیاتِ پنجابی

جسدم چند نورانی چڑھیا آہی رات سیاہی ۔۔۔ چوہیں طرفیں ہویاں روشنایاں بھاجڑ کفر اٹھائی
فضلوں بارش رحمت والی کرم کنوں برسائی ۔۔۔ پاک محمدؐ پیدا کر کے دھوتی کفر سیاہی
عالم سارا وچہ گمراہی آہا پیش نبیؐ تھیں ۔۔۔ نکلیا ٹھاٹھ کفر دا اوچوں برکت اُس سخی تھیں
بھیجیا حضرتؐ سرورؐ تائیں کر کے کرم ستاری ۔۔۔ دُور ہوئی سب شرک پلیدی دنیا وچوں ساری
سب نمرود ہشامؓ برابر ہندی عربی سارے ۔۔۔ حلال حرام نہ جانے کوئی اندر عالم سارے
جیکر رہبر اساں نہ ملدا فضلوں نبی گرامی ۔۔۔ تاں نمرود ہشام برابر ہندے اسیں تمامی
اسما عیلا ایہ شکرانہ ادا نہ کیتا جاوے ۔۔۔ کر کے کرم حبیب اپنا رب ساڈا نبی بناوے

فائدہ ۔ عرب کے نجومی اور کاہنوں نے مشہور کر رکھا تھا ۔ کہ مکہ مکرمہ میں ایک ایسا نبی جاہ وجلال والا

پیدا ہوگا جو تمام رسوم کفر یہ کو نسیاً منسیاً کردیگا - جیسا کہ پارہ دس سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے
هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
ترجمہ وہی اللہ غالب ہے جس نے اپنے محبوب کو سچا دین اور ہدایت دیکر بھیجا - کہ اس دین حق کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناراض ہوں نوٹ دین کے معنی رستہ ہے خواہ بُرا ہو خواہ بھلا اس لحاظ سے کوئی شخص بیدین نہیں ہو سکتا - مگر کوئی غلطی سے بُرے راستے کو جارہا ہو تو اُسکو دین باطلہ کہہ سکتے ہیں - اگر دین کے معنی سچا دین لیا جاوے تو خداوند کریم کا علی الدین کلہ فرمانا چہ معنی دارد کیونکہ نزول اسلام سے پہلے کوئی سچا دین باقی نہ تھا - اسلیئے اللہ تعالیٰ نے غلط رستوں کو دین کے لفظ سے تعبیر فرمایا واللہ اعلم بالصواب

نسب نامہ حضور پرنور جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق پسند کیا اللہ نے کنانہ کو اولاد اسماعیل سے اور قریش کو کنانہ سے اور بنی ہاشم کو قریش سے اور مجھکو بنی ہاشم سے -

ابیات پنجابی

تیرہواں[۱۳] دادا پاک نبی دا نضر قریش سداوے
جانوراں نوں چھوڑے ناہیں کھاوے موٹا لیاوے
اولاد نضر دی حاشیاں تھیں مکہ چھوڑ سدھانی
قُصّی دادا پنجواں اُسنے سارے جمع کرائے
فصاحت وچہ شجاعت ہمت ہور سخاوت اندر
کل قریشاں دے وچہ ہاشم اعلیٰ رتبہ پایا
ساری عمراں ختم نبی دیاں ہون نہ مول ثنائیں

کہن قریش پرند سمندری جو مچھیاں کھاوے
سبھناں جانوراں نے غالب ابن عباس قصہ
رکھلا گئی چوہنہ طرفاں اندر بھلی اصل کہانی
ایہ وصفاں سن وچہ اونہاندی نسب غالب آئے
بھی صحت نسباں اندر ہویا نام قریش سمندر
ہاشمیاں تھیں افضل اشرف سرور عالم آیا
ہر دم اسماعیل فقیرا ورد درود کمائیں

شرح سُنن میں نسب نامہ اسطرح آیا ہے ابوالقاسم حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قُصّی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن سعد بن عدنان -

نوٹ - حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تئیں فقط عدنان تک منسوب فرماتے تھے اور آگے بوجہ اختلاف نظر انداز کردیا گیا ہے

سرکار دو عالمؐ کی والدہ محترمہ کا نسب نامہ یہ۔ آمنہ بنت وہب بن ہاشم یعنی تیسری پشت سے حضور کے نسب نامہ سے ملجاتا ہے۔ اور حضور کی نانی صاحبہ کا نام ام جلیبہ بنت اسدی ہے۔

فصل سوم - تاریخ پیدائش حضور و انتقال والدہ محترمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی شکم مادر میں چھ ماہ کے تھے۔ کہ جناب کے سر سے سایہ پدری ہمیشہ کیلیے اُٹھ گیا۔ اور سرکار دو عالم یتیم ہوکر (صلی اللہ علیہ وسلم) ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو بروز سوموار شب عالم پر طلوع ہُوئے۔ جبکہ چالیسواں جلوس نوشیروانی اور ہبوط آدم سے آپ تک ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ ہے۔ **فائدہ** جناب کے والد ماجد تجارت کرتے تھے۔ ایکدفعہ ملک شام سے جواہرات خرید کر مدینہ منوّرہ واپس آئے۔ تو سخت بیمار ہوگئے لہذا اپنے سسر وہب کے گھر قیام فرمایا۔ چند روز رہ کر جہانِ فانی سے تشریف لیگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزار مبارک مدینہ منوّرہ میں موجود ہے اور عمر آپکی اُسوقت ۲۵ برس بیان کی جاتی ہے۔

نظم پنجابی

دیکھ تماشہ قدرت والا کوک پئی اسمانی — فوت ہویا اج دنیا اتوں باپ نبیؐ دا جانی
یا رب رحمتؐ عالم جسنوں آپ تساں فرمایا — شاہ رسولاں احمدؐ پیارا کیویں یتیم بنانا
یا الٰہی جسنوں ہوسی دو جگ دی سرداری — عاجز درد رنجانی رہ گئی اُسدی ماں پیاری
یا رب پاک رحیم کریماں عالی ذات علیماں — کیتا خاص محبوب اپنے نوں داخل وچ یتیماں
کون یتیماں گود اُٹھاوے کون پیار کماوے — باجھوں ماپیو کون تنہانوں نال پیار بلاوے
ماپیو باجھوں کوئی نہ ویکھے نظر محبت والی — جنہوں ویکھے نظری آوے چار چوفیرا خالی
رہن یتیم ہمیش نمانے بھاویں ہون سوکھالے — دیس اندر پردیسیاں وانگوں مرگئے ماپیاں والے
ورلے لوک یتیماں اُوپر نظر محبت پاون — اکثر ویکھے در در دھکے سو تکلیف اٹھاون
اسمعیا ناں یتیماں جو کوئی دیر کماسی — جھوٹھ نہ سوچ باجھ قصوروں دوزخ ڈالیا جاسی

الغرض فرشتے اس قسم کی بات چیت آپس میں کر رہے تھے۔ کہ غیب سے ندا آئی الم یجدک یتیما فاوی (پارہ ۳۰ - سورہ والضحیٰ) ترجمہ کیا ہمنے آپکو یتیم پایا جگہ (بلندی مرتبہ) نہیں دی۔ (نظم پنجابی)

غیرت کنوں آوازہ آیا امر کنوں رب سائیں — میں بن حاجت نہیں کیسدی پاک محمدؐ تائیں
ماپیاں والے گھر اپنے وچہ کردے نازادائیں — افسر ہوگ یتیم محمدؐ مشرق مغرب تائیں

پہلی منزل یارا پنے نوں قدرت پاک کھاواں ❁ سب زمین پر حاکم کر کے یاد احسان کراواں

ملاحظہ ہو وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى ۝ اے محبوب ہمنے آپکو غریب پایا تو غنی کر دیا۔ **فائدہ** یتیم کرنے میں یہ بھی حکمت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی کے سبب تمام یتیموں پر رحم کرے۔ کیونکہ رحمٰن رحم کر کے دکھانیکو کہتے ہیں۔

نظم پنجابی

باطن اندر عالی درجہ کل یتیماں تائیں ❁ اوہ سردار یتیماں کیتا امر کرے رب سائیں

اولوں ویکھ یتیماں تائیں مومن جھڑک نہ دیسن ❁ وقت رسول پیارے والا دلوچہ یاد کریسن لا

سن کر حکم تمام ملائک بولے حمد الٰہی ❁ حکمت والا توں رب والی صاحب بے پرواہی

دیگر ذکر ابرہ کافر

ایہہ معجزہ پاک نبیؐ دا رب جبار وکھایا ❁ وچہ تفسیر عزیزی جیونکر شاہ صاحب فرمایا

اجے تولد نہیں سی ہویا پاک حبیب غفاری ❁ ابرے کافر کعبہ تائیں کیتی ڈھاہن تیاری

دلوں ارادہ قتل کریاں مکے والیاں تائیں ❁ کیتا قتل طفیل محمدؐ اسنوں خالق سائیں

سورہ فیل دے اندر حالہ رب نے خبر سنائی ❁ تیسویں پارے اندر ویکھو چوتھے پاروچہ بھائی

فائدہ - حضور کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب آنحضرت پیدا ہوئے تو ہماری چھت اور دیواروں سے آواز آئی کہ سردار دو عالم کو سلام ہو۔ اور جنت سے حوریں میری خدمت کیلئے حاضر ہوئیں اور جنت کے پانی سے آنجناب کو نہلا کر نہایت خوشبودار ریشمی لباس میں آپکو لپیٹا۔ اور جبرئیل و میکائیل علیہم السلام معہ بہت سے فرشتوں کے حضرت کے سلام کو حاضر ہوئے۔

نظم پنجابی

نال محبت ہو قربانی ادب کلام سنایا ❁ جی آیا سردار دو عالم جم جم آون آیا

حضرت آمنہ خبر سناوے پاک نبیؐ دی مائی ❁ اسماناں توں ڈاراں آون جانوراں دیاں بھائی

گھر اساڈے اندر آون پاس رسول غفاری ❁ رنگ نورانی سرخ تمامی بولی عجب پیاری

پھوپھی پاک نبیؐ دی جسدا نام صفیہ بھائی ❁ ذکر سناوے جدم پیدا ہویا نبی الٰہی

ہیں سماں حاضر نور نبی دی ایسا چانن لایا	جلوہ نور نبی دا جس ویلے ویکھ نظر نہ آیا
تمام زمین سب روشن کیتی نور نبی ہے بھائی	محل نوشیرواں انھیں ڈھٹھے ایسی چمک کھائی
شعلے نور نبی دی برکت لاٹ گئی اسمانی	دکھن پورب روشن ہوئے مشرق مغرب جانی

مسئلہ مواہب اللدنیہ میں ابن نعمان سے حکایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ پس عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا آپ خوش ہیں۔ ھٰذَا لِمَوْلُوْدِ الَّذِیْ یَفْرَحُ النَّاسُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ اس مولود شریف پر جو کہ ہر سال لوگ کرتے ہیں فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا ابْنَ نُعْمَانَ مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ پس فرمایا رسول خدا نے اے بیٹے نعمان کے جو شخص خوش ہوا ساتھ ہمارے یعنی ساتھ مولود ہمارے کے یا ایام ہمارے کے ہم خوش ہیں اُس سے مسئلہ شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ جس روز حضور رحمۃ اللعلمین پیدا ہوئے تمام جہان کو خوشی حاصل ہوئی کیونکہ اس روز سب جہان میں جو بچے پیدا ہوئے۔ لڑکے ہی ہوئے لڑکی کوئی نہ تھی گویا کہ سارے جہان میں اُسدن (۱۲ ربیع الاوّل) عید میلاد النبی بن گئی۔ لہٰذا ہر مومن پر لازم ہے کہ حسب توفیق حضور کی مجلس میلاد منعقد کرکے ثواب وافر حاصل کرے کیونکہ جس مجلس میں آپکا ذکر خیر ہو وہ حل عقد اور حصول سعادت دینی دنیوی کیلئے بڑی اثر رکھنے والی ہوتی ہے۔ اور محفل میلاد میں ذکر خیر پیدائش آنحضور اور وفات آنحضور کا کرنا چاہیئے۔ اسطرح سے تمیم مکہ کی تعلیم غیروں تک پہنچانی چاہیئے **فائدہ** حضور کے دادا صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضور پیدا ہوئے تو اچانک بیت اللہ کانپ کر سجدہ میں گرا اور سب بت گر پڑے اور غیب سے آواز آئی کہ اے مخلوق عالم تم سب کیلئے مبارک ہو کیونکہ شہنشاہ رسولاں تشریف لے آئے ہیں اور زمین بھی لرزنے لگی۔ جب میں نے یہ حیرت ناک حالت دیکھی۔ اور حضرت آمنہ کے گھر آیا تو اور بھی بڑھکر حیران کن معاملہ دیکھنے میں آیا۔

ابیات پنجابی

جس حجرے وچہ پیدا ہویا پاک حبیب حقانی	مینوں نظریں اُپر آیا تنبو ہک نورانی
ادب نبی دے پاروں رہنے سائبان لگایا	اچن چیت نورانی جلوہ ویکھن اندر آیا
مینوں ویکھ بیہوشی ہوئی جلوہ پاک نورانی	غیبوں اک آوازہ ہویا امر کنوں سبحانی
نہ ڈر اے سردار قریشاں خطرہ کرو نہ کوئی	کیوں جو حضرت مطلب کارن دہشت نازل ہوئی
بیہوشی نہیں پھر جس ویلے ہوش ٹھکانے آئی	خوشبو جنت با بجہ حسابوں اس گھر اندر پائی

نظر پئی جد آمنہ اوپر لگی سخت حیرانی نوں
عرض سنائی آمنہ بی بی یا سردار گرامی نوں
سُنکر حضرت مطلب تائیں بہت خوشی دل آئی
تاں پھر یاد آیا عبد اللہ جاگیا درد پورانا
کیوں یتیم ہمیش سداندا ایہ فرزند پیارا
بخت بلند ستارہ ساڈا اندر عرب تمامی
پھر بھی حمد کہاں لکھ واری رحمت فضل کماوں
مگراں جے عبد اللہ ہندا رحمت کنوں بانی
تازہ ناواں عبد اللہ دا پھیر کیتا رب باری

کدھر گیا اوہ نوری جلوہ چمکے نہیں پیشانی
اوہ نور محمدی گھر تیرے وچہ آیا اج تمامی
ملیا خشک باغیچے پانی پھیر حیاتی پائی
جیکر اج گھر تیرے ہوندا باپ رسول ربانا
نہ شیوں چائیں چائیں پھردا میرا پتر سوہرا
تھہر اندر سرداری سانوں عزت شرف گرامی
بخت بلند ستارہ ساڈا ساری خلقت ناوں
آمنہ کیوں اس حالت اندر رہندی ہو نمانی
اندر جا کر ویکھاں جلدی سوہنی صورت پیاری

ثویبہ لونڈی کا مبارک باد دینا

جب سرورِ کائینات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے۔ تو ابولہب کی ثویبہ لونڈی نے جاکر ابولہب کو مبارکباد دی۔ کہ تیرے گھر بھتیجا پیدا ہوا ہے۔ تو اُس نے خوشی میں آکر کہا کہ جا میںنے تجھکو مبارکباد کے عوض میں آزاد کر دیا۔ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ ایکدن مینے اپنے بھائی ابولہب کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کیا حال ہے۔ ابولہب نے کہا کاش! میں نے دنیا میں اپنے بھتیجے حضرت محمد الرسول اللہ کی فرمانبرداری نہ کی۔ لہذا دوزخ میں ہر روز سزا پاتا ہوں۔ فقط جناب کی پیدائیش کے دن اپنی لونڈی کو مبارکبادی کے عوض ہاتھ سے اشارہ کیا تھا۔ کہ میںنے تجھکو آزاد کیا۔ اُسی کے طفیل ہر سوموار کو عذاب دوزخ سے محفوظ رہتا ہوں۔ اگر پوری اطاعت کرتا تو خدا معلوم کتنے مراتب سے سرفراز ہوتا۔

نظم پنجابی

سر دھیوے سب دوزخ تھیں ہر ہر پیر سیہاٹے
جس ہتھ نال اشارہ کیتا بخشیا گولی تائیں
منہ وچہ پا کر انگلیاں چوپاں روداں ڈھائیں ماراں
ہے افسوس نہ دل تھیں کیتی اسدی تابعداری
ذاتاں نسلاں اُپرنا ہیں باجھوں تابعداری

سر صدقہ سردار محمد اُسدن اگ نہ ساڑے
اُسدا اجر طفیل محمد شرم کرے رب سائیں
اُسدن باجھوں مٹھے ہو دن ہیٹھ اُتے انگیاراں
جسدے یاروں ملدی مینوں جنت دی سرداری
امر نبی دا جو کوئی منکر اُسنوں سخت خواری

رب فرماوے حکم نبی تھیں جو انکار لیاوے	خاکی نوری ناری ہووے دوزخ ڈالیا جاوے
اسمٰعیلا نواتاں اوپر فخر جے کیتا جاندا	پاک نبی دا سکا چاچا کیوں رب دوزخ پاندا

فصل چہارم دربیان مرضعہ حضور

یعنی

جن مستورات نے حضور کو دودھ پلایا ہے اُن کے اسمائے مبارکہ

حضور نے اپنی والدہ محترمہ کے سمیت آٹھ عورتوں کا دودھ پیا ہے۔ جن کے نام حسب ذیل یہ ہیں۔ حضرت آمنہ۔ ابولہب کی گولی ثوبیہ۔ حضرت خولہ بنت منذر۔ دائی حلیمہ سعدیہ۔ حضرت حلیمہ غیر سعدیہ اور تین عورتوں کے نام معلوم نہیں ہو سکے **فائدہ** اہل عرب میں قدیم سے رواج تھا کہ لڑکوں کو اپنی والدہ کا دودھ پینے نہیں دیتے تھے اور دیگر عورتوں کو تنخواہ دیکر دودھ پلوا لیتے تھے۔ اسمیں فلسفہ یہ ہے کہ گھر میں اکثر بچے ناز و نعمت سے پرورش پلتے ہیں تو کمزور اور بزدل ہوتے ہیں۔ جس پر آج کا زمانہ شاہد ہے۔ غیر کی پرورش چونکہ کم توجہی سے ہوتی ہے۔ لہذا وہ بچے محنتی بہادر جنگ جو ہوتے ہیں۔ اسلیے طائف جو کہ مکہ معظمہ سے باہر بستی ہے اور دیگر بستیوں سے دائیاں آکر بچوں کو لیجا کر پرورش کیا کرتی تھیں چنانچہ اسی رسم کے مطابق حضور نے بھی کسی دائی کا دودھ پینا ہی تھا۔ لہذا بوقت پیدائش ہاتف غیب نے آواز دی۔ کہ اہل قریش آج ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو اسکی پرورش کریگا۔ دونوں جہان کی سعادت اُسکو ملے گی۔ یہ آواز سنکر بنی سعد کی تمام دائیاں جلدی جلدی مکہ شریف کی طرف روانہ ہوئیں۔ اُن کے ساتھ دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا سعدیہ بھی بمعہ اپنے خاوند و بچے کے کمزور گدھے پر سوار ہو کر آگئیں۔ جن کا بوجہ غربت اور فاقہ کشی کے ایک پستان سے دودھ بھی خشک ہو چکا تھا۔ اُنکا گدھا چونکہ لاغر تھا اُسواسطے پیچھے رہگئیں۔ اور دوسری دائیوں نے تمام مکہ شریف کے سرداروں کے لڑکے لے لیے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بسبب یتیم ہونے کے کسی نے بھی نہ لیا۔ کہ اِسکی پرورش سے ہمیں کیا ملیگا۔ سبحان اللہ کس طرح جنکی قسمت تھی وہ تو ابھی پیچھے آرہے تھے۔ اور جس درخت یا پہاڑ کے پاس سے دائی حلیمہ گذرتی تھی تو وہ پہاڑ یا درخت اُسکو مبارکباد دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مکہ شریف میں پہنچکر کیا دیکھتی ہیں کہ سوائے ایک یتیم بچہ کے اور کوئی لڑکا باقی نہیں ہے سوچنے لگے۔ کہ جس یتیم کو تمام دائیاں چھوڑ گئی ہیں ہمنے اس کی پرورش سے کیا حاصل کرنا ہے۔ اسی خیال سے واپس آنیکا ارادہ کیا۔ تو دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کو غیب سے ندا آئی کہ اے حلیمہ یاد رکھ۔ اگر تو آج اس یتیم کے دروازے سے خالی چلی گئی تو تجھکو کسی در پہ جگہ نہ ملے گی۔ کیونکہ یہ

وُہ یتیم ہے کہ جو اس کے دروازے پر نہ آئیگا وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جائیگا یہی یتیم گنہگاروں کو اولیاء اللہ اور فقیروں کو بادشاہ اور مشرکوں کو با خدا بنا کر جنت میں لیجائیگا۔

نظم پنجابی

عورت خاوند جلدی جلدی چلن شوق پیاردا ۔۔۔ اندر خواب حلیمہؓ دائی خوشی ڈٹھی اسرار دل
کرے دعائیں یارب سائیں دولت کریں نصیب ۔۔۔ کریں بشارت پوری مولا جو اسرار عجیبہ
دو جیاں عورتاں اُس دن جلدی پہنچ سویرے پیاں ۔۔۔ مکے شہروں پالن کارن لڑکے سب لے گیاں
کل امیراں سندے لڑکے سب دائیاں نے دھایا ۔۔۔ اک محمد بن عبداللہ چھوڑ گیاں اوہ مایاں
کیا دسیں ایہہ مائی سانوں مرگئے خاوند والی ۔۔۔ ہر اک جاناں خدمت اسدی مفت مصیبت تہ خالی
کہے حلیمہ میں جس ویلے مکے اندر آئی ۔۔۔ سب لڑکے لیگیاں دائیاں خبر تمامی پائی
غمناکی پریشانی میرے دلنوں گھیرا پایا! ۔۔۔ دادا پاک نبی صاحب دا شہروں باہر آیا
آکھیا اُس سردار قریشاں عزت منصب عالی ۔۔۔ ہے کوئی دائی لڑکے کارن تبیر پلاون والی
دائی کہے دریافت کیتی اوسدی حالت ساری ۔۔۔ سب کوئی کہے ایہہ عبدالمطلب سب اُسدی سرداری
تاں میں قدر پچھاتا اُسدا ادبوں حاضر ہوئی ۔۔۔ کہن لگا کیا نام تساڈا کون قبیلہ کوئی
عرض کیتا میں نام حلیمہ سعد قبیلوں آئی ۔۔۔ اک یتیم پلا دودھ اُسنوں مطلب آکھیا بھائی
رنج ہویا وچہ دلدے میتھوں ہوش بھلی تب میری ۔۔۔ اوڑک پچھیا خاوند کولوں کیکر مرضی تیری
خاوند کہے حلیمہ تائیں منع نہ کردا تینوں ۔۔۔ خدمت بھلیاں تھیں بھلیائی ایہہ گل معلوم مینوں
ہاتف کنوں آوازہ آیا امر کرے رب والی ۔۔۔ اے حلیمہؓ اس درتوں مڑیں نہ ہرگز خالی
ہو وید بخت نکارا اسدی درتوں خالی جاوے ۔۔۔ کدی نہ بخشاں اُسدے تائیں پاک خدا فرماوے
سُنکر ایہہ آواز حلیمہؓ جلدی کرے تیاری ۔۔۔ سرور عالم لیون کارن فضل ہو یارب باری
اسماعیلا ایویں کردے نیک نصیب جنہاندا ۔۔۔ توں بھی حکم بجاویں اُسدا جیوں خالق فرماندا

پس دائی حلیمہ حضرت عبدالمطلب کے ساتھ حضرت آمنہ کے در دولت پر آئی۔ تو حضور پرنور سوئے ہوئے تھے جب دائی حلیمہؓ نے حضورؐ کو گود میں اُٹھانے کو ہاتھ بڑھائے تو حضور جاگ اُٹھے اور ہنس کر دائی صاحبہ کو فرمایا کہ میں پاک ہوں اور تو بھی پاک ہو کر مجھے ہاتھ لگا۔ تو دائی حلیمہ نے عرض کی بیٹا جان میں کسطرح پاک ہو دوں تب حضور نے فرمایا۔ کہ پڑھ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ط چنانچہ دائی صاحبہ نے کلمہ طیب پڑھکر حضور

کو گود میں اُٹھایا - اور گھر کو روانہ ہوئی - کہتے ہیں کہ وہی گدھا جو بسبب کمزوری کے پیچھے رہگیا تھا - اب جناب کے سوار ہونے سے اسقدر طاقتور ہوگیا - کہ دیر سے چلنے کے باوجود بھی سب سے پہلے طائف بستی میں پہنچ گیا - اور راستے میں سب چیزیں مائی صاحبہ کو مبارکباد دیتی تھیں - جب حضور پُرنور کو دائی حلیمہ نے دودھ پلانا چاہا تو حضور نے دائیں پستان سے دودھ نوش فرمایا اور بائیاں پستان چھوڑ دیا - جب کبھی دائی صاحبہ بائیں پستان سے دودھ دینا چاہتیں - تو ہرگز مُنہ مبارک نہ کھولتے مفسرین رحمہم اللہ نے دائیں طرف سے دودھ پینے میں چند حکمتیں بیان فرمائی ہیں - اوّل یہ کہ بائیں طرف کا دودھ اپنے رضاعی بھائی کا حق سمجھتے تھے - جس سے حضور کا بچپن ہی سے منصف ہونا ظاہر ہوتا ہے - دوم یہ کہ اگر آپ ملا جلا دودھ پیتے تو آپکا رتبہ رضاعی بھائی کے برابر ہوتا - نکتہ - یہی وجہ ہے کہ آپکا کوئی حقیقی بھائی بہن نہ تھا - سوم وجہ یہ کہ بائیں طرف ہر طرح سے شان میں کم ہے مثلاً دائیں ہاتھ کو بائیں پر فضیلت ہے - اور نماز میں دائیں طرف کھڑا ہونے والے آدمی کو بائیں طرف والے پر فضیلت ہے - اور روز حشر کے مومنوں کی صفیں عرش معلیٰ کے دائیں طرف اور کفار کی بائیں طرف کھڑی ہونگی اور دوزخ بھی عرش معلیٰ کے بائیں طرف ہوگا وغیرہ وغیرہ - روایت ہے کہ دائی صاحبہ جب حضور کو گھر لائی تو یکلخت گھر سے فقر و فاقہ دور ہوگیا - دائی حلیمہؓ کے گھر دس بکریاں نہایت دبلی کمزور اور بے شیر تھیں - وہ بھی حضور کی برکت سے فربہ تازہ ہوکر دودھ دینے لگیں - اور اسقدر دودھ دیتیں کہ جو گھر کے برتن تھے سب بھر جاتے لوگوں نے متعجب ہوکر دائی صاحبہ سے دریافت کیا - کہ آپ کون سی بوٹی بکریوں کو کھلاتی ہیں کہ اسقدر موٹی تازی ہوگئی ہیں - مائی صاحبہ نے فرمایا بوٹی تو کوئی نہیں کھلائی - جو کچھ ہے تو اس لڑکے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت سے ہے -

مبارکباد بطرزِ غزل

ہو مبارکباد اُس گھر اور رحمت کی نظر — ملک سب حاضر ہوئے جس گھر قدم پایا نبیؐ
کسکو یہ درجات حاصل کسکا ایسا ہے نصیب — ہے حلیمہؓ پر ختم جس گود میں چپایا نبیؐ
گھر حلیمہ دائی کا پُر نور و برکت ہوگیا — فی الفور ہوگئے دورغم جس وقت گھر آیا نبیؐ
جنت الفردوس کرسی عرش کو پہنچی خبر — مالک حشر و شفاعت ماں نے آج جایا نبیؐ
یاالٰہی رہ نہ جائیں ملجائے ہم کو ضرور — حوض کوثر تعلق ہیں جس وقت ورنایا نبیؐ

دست بستہ عرض کرتا ہے خدایا اسماعیل
فضل کرکے ہم پہ کرنا حشر میں سایہ نبیؐ

دیگر التجاء

شام و سحر ہے یاالٰہی یہ ہماری التجاء
کل خطائیں معاف کر بہر محمد مصطفٰی
جسطرح دائی حلیمہؓ کا ہوا پرنور گھر
ہوں منور گھر ہمارے صدقے حبیب مرتضٰی
فقر و فاقہ تے محتاجی سب ہماری دور کر
جسطرح دائی حلیمہؓ کا بسایا تو نے گھر
مشکل مرض سب دور ہوں دیدے شفا بیر رحیم
صدقہ خیر البشر کر کرم ہم پر اے کریم

فائدہ تفسیر عزیزی میں مرقوم ہے کہ حضور دو ماہ کے ہوتے تو بیٹھنے لگے۔ اور بیٹھے بیٹھے حرکت کرکے تھوڑی دور تک چلے بھی جاتے تھے۔ اور اپنے وقت مقررہ پر دودھ نوش فرماتے تھے۔ دیگر لڑکوں کی طرح ہر وقت نہیں پیتے تھے۔ دائی حلیمہؓ کا بیان ہے کہ جناب نے کبھی اپنے بستر پر پیشاب و پاخانہ نہیں کیا۔ اور آپکا بول و براز عرق و گلاب کی طرح خوشبودار ہوتا تھا جسکو زمین نگل جاتی تھی۔ اور میں نے جناب کو دیگر بچوں کیطرح کبھی نہلایا اور صاف نہیں کیا۔ تاہم جناب کا بدن مبارک نہایت صاف رہتا تھا۔ حتیٰ کے قمل یا مکھی وغیرہ آپکے بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی۔ حضرت عباس حضور کے چچا صاحب سے مروی ہے۔ کہ جب حضور چالیس روز کے تھے۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ اور چاند کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہیں تو چاند بھی جدھر انگلی جاتی تھی ادھر ہی جاتا تھا۔

نظم پنجابی

کرن روایت عمر نبیؐ دی چھ ماہ دی جدآئی
چلن دوڑن جتھوں مرضی حرج زبان نہ کائی
اٹھ ماہ دے جد حضرت ہوئے باتاں کرن پیارے
جیونکر بچے پیارے لگدے اپنی خوش گفتار والے
دو سالاں دی عمر مبارک جد سرور نے پائی
اکدن آکر عرض سنایا پاس حلیمہؓ دائی
دل چاہے میں نال بھراواں مال چرادن جاواں
ہو قربان حلیمہؓ بولی جیونکر الفت ماواں
میں راضی جیوں مرضی تیری کراں نبول رضائیں
سر دھوا کھیں سرمہ پایا ٹورے چاہیں چائیں
گل سرور نوں پاون کارن جلد دوھاگا آندا
نظر لگن توں چنگا ہوندا جیوں دستور انہاندا
تاں پھر مائی تائیں آکھے سرور نبی غفاری
اسدی نہیں ضرورت سانوں ایہہ سب رسم کفاری
سانوں ہکو اللہ کافی ہر دم رہندا نالے
رسم کفاراں دی جو کرسن دوزخ جان نکالے

تابعداراں گلیں ودھاوی پائے اللہ دا لیا ۔ انہیں جیہاں اسمعیلا پکڑ اپٹھے چا لے

روایت ہے کہ حضور بکریاں چرانے جنگل میں گئے تو جدھر جاتے سب زمین پر ہرا گھاس بیشمار ہو جاتا تھا اور آپ پر بدلی کا سایہ تھا۔ جس طرف آپ رُخ مبارک کرتے بادل بھی برابر ہی جاتا۔ اتفاقاً ایک شیر بکریوں پر حملہ کرنے کو آیا۔ تو آنجناب کو دیکھکر بڑا شرمندہ ہوا۔ اور مریدوں کی طرح سلام کر کے واپس چلا گیا۔ آپکی بکریوں کو جب پیاس لگی تو ایک کنوئیں پر آئیں۔ تو پانی خود بخود جوش مار کر باہر آگیا۔ بکریوں نے خوب سیر ہو کر پی لیا۔ تو واپس نیچے چلا گیا۔

نظم پنجابی

جسدم سرور عالم خیریں گھر تشریف لیایا
سوہنی خوشبو تھیں گھر بھریا صورت چانن لایا

فرزنداں تھیں حال پچھیندی دائی مائی پیاری
کیکو اج گذاری لاڑے ہین صدقے میں واری

ادبوں عرض سناوی سلیما کی ہین آکھ سناواں
سارا دن اج ساڈے اوپر بدل کیتیاں چھاواں

جیوں حوالہ گذریا لڑکیاں مائی نوں بتلایا
ناں بھر سارا قصہ مائی خاوند آکھ سنایا

کہیا زوجہ کی اس پر آوے غالب نظر کیدی
منصب عالی ایہا جد ا رحمت نظر ربیدی

اس تھیں بی بی حلیمہ رضی تائیں حب زیادہ ہوئی
جویں پیارا حضرت اسنوں ایہا ہورنہ کوئی

جب حضور کی عمر مبارک چار برس کی ہوئی۔ تو دائی حلیمہ نے اپنا معاوضہ لیکر حضور کی والدہ محترمہ کے ہاں مکہ مکرمہ میں بھیجدیا۔

فصل پنجم در وفات حضرت آمنہ اور حضور کا بچپن

جب آقائے نامدار کی عمر مبارک پانچ یا چھ برس کی ہوئی۔ تو آپ اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ مدینہ منورہ گئے۔ کیونکہ مدینہ منورہ آپ کے ننھیال تھے۔ چند روز کے بعد جب آپ کی والدہ واپس مکہ شریف کو لوٹیں تو آپ کی نانی صاحبہ بھی ہمراہ تھی۔ راستے میں جب ابوا بستی میں پہنچے تو والدہ محترمہ سخت بیمار ہو گئیں اور وہیں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ط اور اُسی ابوا بستی میں دفن کر دی گئیں۔ مکہ مکرمہ سے چار منزل کا فاصلہ ہے جناب اپنی نانی حضرت ام حلیمہ رضی کے ہمراہ مکہ شریف اپنے گھر آئے اور داستان غم حضرت

عبدالمطلب کے پاس بیان کی۔ جس سے اُنکو صدمۂ فرزند از سر نو تازہ ہوا۔ اور حضور کے یتیم الطرفین ہونے کا ازحد غم پیدا ہوا۔

نظم پنجابی

نانکے دادکے پاک نبی دی بالکل خبر نہ کائی ۔۔۔ بنی مصیبت وچہ پردیساں مرگئی پیاری مائی

آگیا وقت جدائی والا درد دوں آنسو جاری ۔۔۔ ڈھکر کول مائی دے بیٹھے حضرت نبی غفاری

اک معصوم دوجا پردیسی وطنوں دور نماناں ۔۔۔ تیجا مائی داغم پہنچا دل وچہ درد سماناں

ویکھے ہی یتیم محمد لگیاں بہین جُدایاں ۔۔۔ چھم چھم ہنجوں غم تھیں آون باتاں دردسنایاں

عمر تیری وچہ برکت ہووے نیک دعا فرمائی ۔۔۔ شالا خیریں جم جم جیویں اجل اساڈی آئی

اساں نصیب نہ ویکھن ہویا بخت بلند ستارہ ۔۔۔ ویکھ گیا نہ سوہنی صورت تیرا باپ پیارا

چھوڑ چلی ہیں وچہ پردیساں نال یتیم نماناں ۔۔۔ کون ہے تقدیر روکن والا غالب امر ربانا

اوس وقت بھی سرور عالم صبر جمیل کمایا ۔۔۔ ویلے جان کندن دے مائی سینے نال لگایا

بھی فرمایا حق ہے مرنا اسنوں کون ہٹاوے ۔۔۔ ہر شئے نویں پرانی ہوکر اندر خاک سماوے

سینے نال لگا کر مائی انتا سخن سنایا ۔۔۔ حاضر ہوگیا اجل پیالہ پھیر آواز نہ آیا

بیٹھے رہگئے کول سرہانے چپ رسول الٰہی ۔۔۔ چھڈ گئی وچہ پردیس نبی نوں ردو طلکے مائی

ایہہ کان فنا دا باز وسدا نہ ایتھے رہنا ۔۔۔ جسدم آگیا حکم الٰہی مول نہ ملسی رہنا

پیر فقیر ولی سب ٹرگئے منیا حکم ربانا ۔۔۔ اکدن توں بھی اسماعیلا اندر خاک سمانا

جناب کے بچپن کے مختصر حالات

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی سے بڑے خداترس۔ رحیم الطبع۔ دلیر۔ صادق القول۔ صاحب حیا ومروت۔ امین۔ بہمہ صفات محمودہ۔ جمیع خصائل حمیدہ تھے۔ اور ہمیشہ خصائل رذیلہ سے متنفر رہتے تھے آپ کبھی برہنہ بدن نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ اہل قریش خانہ کعبہ مرمت کرنے لگے۔ جس پر حضور نے بھی ایک وزنی پتھر اٹھایا۔ تو حضور کا کندھا مبارک زخمی ہوگیا۔ حضرت عباس حضور کے چچا صاحب نے دیکھ کر کہا اے محمد اپنا کرتہ اُتار کر کندھے پر رکھ لے۔ تاکہ زخم اور زیادہ نہ ہو جائے حضور نے بسبب شرم وحیا کے کرتہ اتارنا پسند نہ فرمایا۔ تو حضرت عباس نے جبراً کرتہ اتار کر کندھے پر رکھ دیا

جس سے ہمیشہ در سخت بیہوش ہو گئے۔

سرکار مدینہ کے چند خصائل (در تحفہ رسولیہ)

نظم فارسی

جملہ صحائف کہ رسیدہ آسما　　ہست دراں ذکر نبی پاک را

کل کتاباں جو اسماناں اتوں نازل ہویاں بھائی　　سبھناں وچہ ہے ذکر محمدؐ پاک رسول الٰہی

گفت بتوریت خدا اینچناں　　چوں شود دور با آخر زمان

وچہ تورات ہے ذکر مبارک آکھے رب یگانہ　　دنیا دا جس ویلے ہوسی آخر دور زمانہ

بعثت کنم سوئے جہاں یک رسول　　شاکر و صابر و حلیم و حمول

بھیجانگا میں سب دنیا ول اک رسول اُجاگر　　صابر شاکر نرم طبیعت بڑا دلیر بہادر

سب دنیا پر غالب ہوسی اُسدا دین پیارا　　کلمے والا چوہیں کوٹیں وجے خوب نقارہ

بندہ مختار من و نرم دل　　سخت دلی گشت ازو منفعل

اوہ رسول پسند ہے مینوں نرم طبیعت والا　　جس تھیں سخت دلی دی تائیں ملیا دیس نکالا

جیسا کہ پارہ ۴ - سورۃ آل عمران میں ہے - فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ط ترجمہ پس یہ اللہ کریم کی رحمت ہے کہ آپ اُن پر نرم دل ہیں ورنہ وہ آپکے گرد سے پھیل جاتے ؎

عربی و قریشی و ہاشمی　　کفر کند دور کجی و کمی

عربی لئے قریشی ہوسی ہاشمیاں تھیں آوے　　کفر شرک دے بوٹے تائیں مڈھوں پٹ گواوے

دین اندر کوئی رہے نہ خامی کمیاں پوریاں کرسی　　اُسدے پچھوں نبی جو ہوسی چھتر کھا کر مرسی

جو مرزا نبی بناوں احمق ہوگئے اسدی شیدی　　سب دجال کمینے جانوں جو قادیاں دی قیدی

احمد و محمود و محمد بنام　　اکرم و افضل جمیع الانام

ہیتی صفت خدا دی کردا بھی خود صفتاں والا　　افضل ساری خلقت نالوں رتبہ اسدا اعلیٰ

رحمت کل خاتم خیر الرسل　　صاحب لولاک امام السبل

رحمت عالم ختم نبوت بہتر کل رسولاں　　کامل رہبر بنکر آیا طرف کفار جہولاں

شستن اطراف دخویش بود　　جستن دلہا ز خویش بود

چوہڑ فیلیں سب خلقت ہوتی ایہو وضو نبی دا — سنے قلب تمامی جوڑے توڑسن یار حبیب دا
ہتھاں منہ تے پیراں دھونا وضوا بیبیاں دا — ہمن لیکھنے پیر نہ ہرگز دھوون براخیال انہاندا
وچ اندر جو پیر نہ دھوون اوہ سب کرکاں مارے — دوزخ اندر وگدے جاسن نال انہاں دے سارے
کرن خلال جو وچہ انگستاں محشر خوف نہ کوئی — اڈیاں خشک نہ چھڈدے جیہڑے دوزخ سڑسن سوئی
دسط کند بند شن تہبند را — با ہمہ کس کن نہ عام بند را
گٹیوں اچی چادر بدھی خاص حبیب غفاری — لوکاں تائیں کرن نصیحت فیض ہمیشہ جاری
جو گٹیوں تھلے رکھن چادر اوہ فرعونی سارے — رل کر سنگ فرعون تمامی دوزخ جان نکارے

حدیث۔ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔
ترجمہ فرمایا جناب نبی کریم نے جو کوئی اپنی چادر کو ٹخنوں کے نیچے چھوڑ لیگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ کیونکہ یہ عادت فرعون لعین کی ہے

نیک کن مشورت کار ہا — کم کند آوازہ بازار ہا
لوکاں تائیں نیک صلاحیں دیہی شوق پیاں — کرسی نرم آواز اپنی نوں گذر رہی وچ بازاراں
مولد و مکہ و ملکش بشام — ہجرت اوطابہ علیہ السلام
مکے اندر اسدے تائیں پیدا کیتا جاسی — ہجرت کر کے شہر مدینے پھر تشریف لیاسی
مکے وچوں ہجرت کرکے طرف مدینے جاوے — وچہ توریت حوالہ سارا رب کریم بتاوے
بچپن حالت نبی حبیب دی وانگ بزرگاں آہی — کھیل تماشے دلوں بالکل رغبت ہوئی نہ کائی
بولن چالن وانگ بزرگاں ادب آداب تمامی — ہر ہفتہ نوں موتشو مکرم سرور نبی گرامی
دلبر پیارا نرم طبیعت کسے نہ مول دکھاون — بالکہ درد مندا ندے تائیں سینے نال لگاون
برکت پاک محمد یارب سا تھے رحم کمائیں — نیک اولاد کریں سب سا ڈی اگے لڑکیاں ہیں
دور کریں سب مرض اساڈی روحانی جسمانی — روشن چہرے کریں منور برکت نبی حقانی
مسلماناں دی حالت اتے لطف عمیم کمائیں — نیک اولاداں بخشیں فضلوں ہر یاں کنوں بچائیں
اسماعیل نمانے اپر شفقت فضل کماناں — کریں قبول دعائیں سبھے سدھے راہ چلانا

بھجی جد دنیا فانی آوں طرف قبر دی جاوالا
برکت پاک حبیب محمد رحمت وافر پاوالا

فصل ششم در وفات حضرت عبدالمطلب اور حالات حضور

روایت ہے کہ جب حضور کی عمر مبارک سات برس کی ہوئی تو مکہ مدینہ میں سخت قحط سالی شروع ہو گئی اور لوگوں میں بڑی پریشانی و اضطراب پیدا ہو گیا ۔ ایکدن ہاتف غیب سے آواز آئی کہ اے اہل مکہ تمہارے شہر میں ایک لڑکا نہایت خوبصورت شیریں کلام ہے اگر وہ عمدہ اور معطر پوشاک پہن کر طواف کعبہ کر کے دعا کرے گا ۔ تو قحط سالی و تنگی کا نام و نشان مٹ جائیگا ۔ یہ سنکر سب لوگوں نے متفق ہو کر کہا ایسا ہمہ صفت موصوف لڑکا سوائے عبدالمطلب کے پوتے کے اور کوئی لڑکا نہیں ۔ تب حضور کو اعلیٰ لباس پہنا کر آپ کے دادا جان نے کندھوں پر بٹھا لیا اور برائے دعا کے خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے ۔

نظم پنجابی

لال خوشی دے موڈھیاں اُتے بیٹھے نبی غفاری — اوہ اسواری پاک اللہ نوں لگی بہت پیاری
رحمت والے بدل کارن ربنے حکم سنایا — سوہنی صورت والا سانھوں پانی منگن آیا
جلدی جا کر بارش کرنی رب سچا فرماوے — سوہنیاں زلفاں والا دوست خوش ہو گھر جاوے
واہ سبحان اللہ جس ویلے حکم ہویا سرکاروں — نال شتابی بدل چڑھکر آیا فضل غفاروں
اتنی بارش ہوئی کیتی کون بیان سناوے — جتھوں نظر اٹھاوے کوئی پانی نظریں آوے
نام رقیقہ ورقہ شاعر قابل اوس زمانے — حاضر ہو کر پڑھدے دونویں شعر نبی دی شانے
وَالۡبَیۡضُ یَسۡتَسۡقِی الۡغَمَامُ بِوَجۡھِہٖ — ثِمَالُ الۡیَتَامٰی عِصۡمَۃٌ لِّلۡاَرَامِلِ
بیوہ اتے یتیماں سندی جو کردی نگہبانی — اُسدے نوری چہرے پاروں سانوں ملدا پانی
شعر سناون صدقے جاون خوشی زیادہ پائی — حاجت لیکر خلقت ساری نال خوشی گھر آئی
یارب برکت سرور عالم کر برسات کرم دی — اوپر اسمعیل فقیر دے بھی سب یار محمدی

پس جب حضور نے آٹھ برس کی عمر پائی تو آپ کے دادا جان نے سفر آخرت کی تیاری کی اور تمام اولاد کو اپنے پاس برائے وصیت بلایا ۔ اور فرمایا کہ میرے اس یتیم بچے کی پرورش کون کرے گا ۔ سب سے اول ابو لہب نے عرض کی کہ حضور والا میں اس خدمت کو انجام دوں گا ۔ تو والد بزرگوار نے فرمایا کہ تو مالدار تو ہے مگر تنگ دل ہے اس لئے یہ کام تجھ سے نہیں ہو سکے گا ۔ پھر امیر حمزہؓ نے کہا

کہ ابا جان میں اس خدمت کیلئے تیار ہوں حضرت عبدالمطلب نے اُنکو بھی جواب دیا کہ اول تو تیرے گھر خود اولاد نہیں ہے اور جس کے گھر اولاد نہ ہو اُس کو دوسرے بچے کی پرورش کا کیا خیال ہو سکتا ہے۔ دیگر تو شکاری ہے اور ہر وقت شکار کی لگن میں لگا رہتا ہے مجھے خطرہ ہے کہ تیری عدم موجودگی میں میرے بچے کو دشمن گزند نہ پہنچائیں۔ اُس کے بعد حضرت عباس نے دست بستہ ہو کر عرض کی کہ جناب میں بھی اس خدمت کیواسطے حاضر ہوں۔ تو عبدالمطلب نے فرمایا۔ کہ بیشک تو یہ کام کر سکتا ہے۔ مگر تیرے گھر اولاد زیادہ ہے اور کثرت اولاد والے یتیموں کی پوری پوری خبرگیری نہیں کر سکتے۔ بالآخر ابوطالب نے گذارش کی والد بزرگوار میں اس خدمت کیلئے دل و جان سے حاضر ہوں اور میری حالت غربت آپکو اچھی طرح معلوم ہی ہے مگر جس طرح ہو سکا اس خدمت کو نباہونگا یہ بات سُنکر حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ بے شک تو اس خدمت کے لائق ہے۔ اور وعدہ کا بھی سچا نرم دل اور میری صلاح کے بغیر کام نہ کرنیوالا ہے لہذا میری پہلے ہی مرضی تھی کہ میں اپنے بچے کو تیرے سپرد کروں۔

نظم پنجابی

عبدالمطلب بیٹیاں تائیں رو کر بات سنائی ۔۔۔ جیکر اج عبداللہ ہوندا باپ محمدؐ بھائی
اپنے بیٹے دی اوہ کردا شوقوں خدمتگاری ۔۔۔ سانوں لوڑ نہ پیندی ہرگز کردی گریہ زاری
تسیں برابر ساری بینوں ودھ گھٹ ہون نہ کوئی ۔۔۔ جسنوں کری قبول پیارا اہنوں عذر نہ کوئی
نال پیار حضور نبیؐ نوں دادے بات سنائی ۔۔۔ اے بیٹا ہُن تیری میری لگی ہون جدائی
ہن میں تینوں چھڈ کے بیٹا قبر مکان بناواں ۔۔۔ رہسی درد دلے دے اندر مُڑ کے پرت نہ آواں
جلدی جلدی کر کجھ بانا وقت اخیری میرا ۔۔۔ کر لے گلاں نال اساڈے بول پیارا تیرا
حاضر کھلے برابر سارے باپ تیرے دے بھائی ۔۔۔ کون پسند ہے تیرے تائیں ایہ گل آکھ سنائی
جد ایہ دادے حکم سنایا اُٹھیا نبیؐ پیاروں ۔۔۔ ابوطالب دی جھولی بیٹھے حکم جویں سرکاروں
کیتا حمد نبی دے دادے حاجت پوری ہوئی ۔۔۔ جو کجھ دل دی مرضی آہی حاصل ہوگئی سوئی
ابوطالب نفس نال پھر والد کیتا امر زبانی ۔۔۔ اسنوں رنج نہ ہوون دیویں خوب رکھیں نگہبانی
جتھوں جاویں نال لیجاویں ساتھ نہ اسدا چھوڑیں ۔۔۔ اجر زیادہ ملسی تینوں اِستھیں مکھ نہ موڑیں
ایہو وصیت کر کے دادا دنیا چھوڑ سدھانا ۔۔۔ استھیں پچھے ابوطالب گھر آیا نبی ربانا

نال محبت چاچے صاحب سینے نال لگایا	منہ سر چم دلاسہ دتا راوی ذکر لیایا
دل وچہ الفت پاک نبی دی اُسنوں اتنی ہوئی	اتنا ہور پیارا اُسنوں مول نہ لگے کوئی

فائدہ ۔ جس سال حضور کے جد امجد عبد المطلب نے وفات پائی نوشیرواں عادل اور حاتم طائی سخی نے بھی اُسی سال وفات پائی اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ مجھکو خدا نے بڑے عادل اور سخی کے زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ بلبل شیراز اُن کی صفت میں فرماتے ہیں

نظم فارسی

قاروں ہلاک شد کہ چہل گنج خزانہ داشت	نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت
مٹ گیا دُنیا اوتوں قاروں چہل خزاناں والا	فوت نہ ہویا نوشیرواں عادل عدل کماون والا

جب حضور تیرہ برس کے ہوئے تو ایکدن ابو طالب نے تجارت کیلئے ملک شام کا قصد کیا۔ حضور نے اپنے چچا کے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور کہا کہ چچا جان نہ میرا باپ ہے نہ ماں آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں۔ یہ دردبھری بات سُنکر ابو طالب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پیار دیکر اپنے ساتھ ہی لیکر روانہ ہوئے۔ راستہ میں بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی جو کہ گرجا میں بیٹھا ہوا تھا اُسنے حضور کو دیکھتے ہی علامات نبوۃ پہچان لیں۔ کیونکہ حضور کے سر پر ابر کا سایہ تھا اور جس درخت یا پہاڑ کے پاس سے گذرتے تھے تو وہ جھک جھک کر آپکو سلام کرتے تھے۔ بحیرہ نے ابو طالب کے سب قافلے کو اپنے پاس ٹھہرایا اور دعوت دی۔ اور حضور کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور تمام بدن غور سے دیکھا۔ اور گذشتہ تیرہ سال کے حالات ابو طالب سے دریافت کیے۔ جو کہ من و عن ٹھیک ٹھیک اُن کی پُرانی کتابوں کی پیش گوئیوں کے موافق تھے۔ اور مُہر نبوۃ جو کہ دونوں کندھوں کے درمیان تھی ملاحظہ کیا۔ لہذا اپنے علم کے مطابق حضور کو آخر الزمان نبی معلوم کر کے ابو طالب کو کہا۔ کہ اپنے بھتیجے کو واپس مکہ شریف لیجاؤ۔ کیونکہ آگے یہود اِن کے سخت دشمن ہیں اور ہر وقت اِن کی تلاش میں رہتے ہیں مجھے خوف ہے کہ شاید نقصان پہنچائیں۔

نظم پنجابی

ابو طالب نے قصد تجارت کیتی سفر تیاری	کلا چھوڑ نہ میرا تائیں آکھے نبی غفاری
کسدے کول تسیں چھڈ مینوں لگے ہوون روانہ	کلیاں مَیں نہیں رہنا ہرگز نال نہ ڈے جانا
دل غمناک یتیم نمانا پکڑ مہار کھلویا	ابو طالب کر یاد بھرانوں ہنجوں بھر کر رویا

جے عبداللہ زندہ ہوندا باپ محمدؐ پیارا ۔ کیوں اج روندا اُٹھ محمدؐ نظر میری دا تارا
رو کر حضرت نوں گل لایا پکڑ مُہار اُٹھائی ۔ وادی شام اندر اک ملیا عالم راہب بھائی
شام بحیرہ دیکھ نبی نوں جس ایہ بات سنائی ۔ معلم ہووے گویا ہویا اسدا باپ تے مائی
بیشک ہے گل تیری سچی ابوطالب فرمایا ۔ ایہ لڑکا بھتریا میرا دیہہ پیارے جایا
راہب آکھیا ایہ پیغمبر بھیجیا خالق سائیں ۔ اسthیں بعد رسول نہ ہوسی روز قیامت تائیں
اس پر ختم نبوة ہوئی راہب آکھ سناندا ۔ واپس مڑ جا اگاں نہ جانا علم میرا بتلاندا
پہنچ گئی سب ملکاں اندر اسدی خبر تمامی ۔ ہر ہر جائیں دشمن پھردے لوگ یہود حرامی
شام اندر نہیں لائق تینوں اسنوں نال لیجانا ۔ پچھوتا سو تے غم کھاسو لیے سردار سیانا
ابوطالب پھر مال فروخت جلدی کیتا بھائی ۔ راہب دی گل حق پچھاتی کیتی واپس دھائی

آنحضرتؐ کا سفرِ دوم پہ جانا ہمراہ اپنے چچا ابوطالب کے

جب آپکا سن مبارک بیس۲۰ برس کا ہوا تو پھر آپ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تجارت کیواسطے ملک شام کی طرف گئے۔ راستے میں پھر اُسی بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی۔ اب اُسکو پہلے کی نسبت بہت زیادہ یقین ہو چکا تھا کہ یہ لڑکا آخر زمان نبی ہے۔ اُس نے پھر پہلے کیطرح ابوطالب کو آگے ملک شام جانے سے روکدیا لہذا ابوطالب نے وہیں اپنا مال فروخت کرکے واپس مکہ مکرمہ کی راہ لی۔ اس تجارت میں حضور کی برکت سے بڑا فائدہ ہوا۔

خطبہ دوم جس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول دربیان صدر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے صفحہ والے خطبہ کے بعد

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن کریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۔ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۔ ترجمہ اے محمدؐ کیا ہم نے آپکے سینہ مبارک کو کھول کر اسرار الٰہیا کا گنجینہ نہیں بنایا اور آپکا وہ بوجھ بھی دور کر دیا جس سے آپکی پیٹھ مبارک ٹوٹنے کے قریب تھی۔ بعض مفسرین کے نزدیک اُس بوجھ سے مراد مکہ سکرہ سے

نکلنے کا غم تھا۔ جو مدینہ منوّرہ جاکر دور ہوگیا تھا۔ یا کفار کی شرارتوں کا غم تھا۔ جو فتوحات اسلام سے دور ہُوا۔ یا وہ غم شفاعت امت کا تھا۔ جو (ولسوف یُعطیك ربك فترضیٰ۔ یعنی بے شک ہم آپکو اپنی بخشش سے راضی کرینگے) سے جاتا رہا۔ یا پھر آپکو اپنی رسالت کو چار دانگ عالم میں پہنچانے کا غم تھا۔ جو آپکے جان نثار اصحابہؓ کرام ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمان غنیؓ۔ حیدر کرار اسد اللہ الغالب۔ سیف اللہ خالدؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین ط کے ذریعہ اللہ صاحبؑ نے دُور کردیا۔ (والعلم عند اللہ) اور اے محبوب ہم تیرے ذکر کو تحت الثریٰ سے لیکر عرش معلّی تک بلند کریں گے کہ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی ضرور ہوگا۔ اور جو تیرا ذکر نہ کریگا اُسکو میرا ذکر بھی سُود مند نہ ہوگا۔ مثلاً کلمہ طیبہ۔ التحیات۔ کلمہ شہادتین اَطِیعُوا اللہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ اور مَن یَّعصِ اللہَ وَرَسُولَہٗ ط وغیرہ وغیرہ کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اُسکے رسول کی۔ اور بچو نافرمانی اللہ اور اس کے رسول کی سے کیونکہ ان کے مخالف کی سزا ابدی جہنّم ہے جو بُری جگہ ہے فَاِنَّ مع العسر یسراۙ اِنَّ مع العسر یسراۙ ترجمہ یارسول اللہ آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ ہر سُکھ کے ساتھ دُکھ ہے تو ہر دُکھ کے بعد سُکھ بھی ضرور ہے دوام کسی کو بھی نہیں۔ اس واسطے حضور نے فرمایا تھا۔ الصبر مصباح الفرحۃ یعنی مصیبت میں صبر کرنا خوشی کی کنجی ہے۔ فَاِذَا فَرَغتَ فَانصَبۙ وَاِلیٰ رَبِّكَ فَارغَب ترجمہ لہٰذا آپ جب ادائیگی حقوق اور مشقت سے فراغت پاویں تو پھر اپنے رب کی طرف متوجہ ہُوا کرو۔ بپارہ ۳۰ سورۃ الم نشرح فائدہ صدر کہتے ہیں سینہ کو اور اصلاح طریقت میں دل کے حصّے ہوتے ہیں۔ ایک کا دروازہ نفس کیطرف جاتا ہے اور دوسرے کا دروازہ روح کی طرف ہے اور دروازہ نفس کو صدر کہتے ہیں جو بہت تنگ ہے اور روح کا دروازہ قلب ہے۔ جو بہت فراخ ہے بہ نسبت صدر کے۔ اس جگہ اللہ نے قلب کو چھوڑ کر صدر کا ذکر کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ صدر قلب کا قطعہ ہے۔ اس لئے تمام تفکرات دنیاوی اور اُس کے ظاہری حرص وہوا کی وجہ سے شیطان لعین اسی دروازہ سے حملہ آور ہوتا ہے جس سے دل بھی تنگ ہوجاتا ہے جو لذات ایمان و شوق عبادت کی کمی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے برعکس جب صدر فراخ ہو تو اس کے امن

کی وجہ سے دل قوی ہوتا ہے۔ جس سے عبادت و ریاضت کا لطف بخوبی حاصل ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر شوق ہو تو تفسیر عزیزی میں اسی آیت کی تفسیر میں دیکھو۔

شرح صدر کے معنی زیادتی ہمت وحوصلہ کے ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا شرح صدر دو طرح کا تھا۔ ایک حسی۔ دوسرا معنوی۔ موخر الذکر شرح صدر حضور کا بے انتہا ہے۔ قانون حکمت تمدن

آداب و اخلاق - امور سیاست وطبابت - تاریخ وجغرافیہ اور علم حساب - تعزیرات وقضاء - علوم قرأیت وخوش الحانی - اسرار معرفت وریاضت - جمیع علوم صنعت وصنائع - اصول مرید ومرشد وغیرہ - غرضیکہ تمام علوم دنیاوی مخلوقات کو حضور کی بدولت حاصل ہوئے ہیں -

نظم پنجابی

صدر نبی ہے بحر عظیم تے باقی ہزاں جانی | سب نوں پہنچیا حصہ اتھیں جان تمام کہانی
دینی تے دنیاوی ہیں قانون اصول ہو یاسے | برکت نبی محمد سرور توں سن بار پیاسے
ایہ ہے معنوی صدر نبی ہن حسی صدر بتائیے | جیونکر وچہ تفسیراں لکھیا واضح کر سمجھائیے

حدیث انس بن مالک از مسلم شریف اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ اَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ عَنْ قَلْبِہٖ ترجمہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو برس کے تھے اور حلیمہ دائی کے گھر پرورش پاتے تھے ایکدن حلیمہ کے بیٹوں کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرانے گئے - تو آپکے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور حضور کو پکڑ کر زمین پر چت لٹا کر سینہ کھول کر دل نکالا فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً وَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطٰنِ مِنْکَ ط پس دل کو چیر کر خون کا جما ہوا ٹکڑا نکالا - اور کہا کہ یہی چیز وساوس شیطانی کی نشانگاہ آپ میں تھی - (جو کہ ہر ایک میں ہوتا ہے) ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ ط پھر اسکو سونے کے تھال میں رکھ کر دھویا آب زمزم سے پھر جبریل نے وہیں رکھدیا - اور سینہ فیض گنجینہ کو ثابت کر کے واپس چلے گئے - فَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ ط چنانچہ یہ حالت دیکھ کر حلیمہ کے دونوں لڑکے دوڑ کر اپنی والدہ کے پاس گئے اور یہ سب ماجرہ بیان کیا کہ تحقیق محمد قتل ہو گئے - یہ سنکر دائی صاحبہ اور چند دیگر عورت ومرد دوڑتے ہوئے حضور کی طرف آئے تو دیکھا کہ آپ چنگے بھلے کھڑے ہیں مگر چہرہ مبارک قدرے زرد اور حالت سراسیمہ تھی - یہی وجہ تھی کہ حضور میں لذات دنیاوی اہل دنیا کیطرح گامزن نہ تھیں - فائدہ ساری عمر میں حضور کو چار مرتبہ شق صدر ہوا ہے اول دو سال کی عمر میں - دوم دس برس کی عمر میں - سوم چالیس برس کی عمر میں جب نبوۃ ملی - چہارم جب حضور معراج شریف گئے تھے -

نوٹ :- اگر زیادہ دیکھنا ہو تو مظاہر حق جلد رابع باب علامات نبوۃ صفحہ ۳۱ - یا تفسیر عزیزی سورۃ الم نشرح میں دیکھو -

فصل دوم جناب خدیجۃ الکبریٰ کا حضور سے نکاح اور اسکے متعلق حالات

جب حضور پاک کی عمر مبارک پچیس۲۵ برس کی ہوئی تو ابو طالب نے کہا کہ محمد! آپکو معلوم ہے کہ میں غریب ہوں اور اخراجات وسیع ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ خدیجۃ الکبریٰ (جو کہ بڑی امیر ہے) کے پاس مال تجارت کیلئے درخواست کرو۔ اور اپنی علیحدہ تجارت کرو امید قوی ہے کہ آپکو مال دے دیگی چنانچہ آپ خدیجہ کے پاس گئے اور ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو اس نے بخوشی مان لیا۔ اور اپنے غلام میسرہ کو بلا کر کہا کہ تم سب کو لازم ہے کہ محمد کے ماتحت کام کرنا ہوگا۔ کیونکہ پہلے میسرہ ہی سب کا سردار تھا مگر بعض مورخین کا بیان ہے کہ حضور چونکہ تمام مکہ مکرمہ میں امین مشہور ہو گئے تھے۔ اس واسطے حضرت خدیجہ نے خود ابو طالب سے درخواست کر کے جناب کو لیا تھا۔

حضور کا تیسری مرتبہ برائے تجارت ہمراہ میسرہ ملک شام کی سفر کو جانا

نظم

طرف ولائیت شام سفر نوں چلیا نبی ربانا
سی ہک راہب جو نسطورا عابد مرد پیارا
دوروں اُسنے کارواناں پر جسدم نظر اُٹھائی
سرہر طرفوں ڈٹھے اُسنے ہودن شجر سلامی
سرپر اودوں بدل سایہ کیتا سرور تائیں
ہے ایہ کون جوان تسانوں چہ متاعزت صاحب عالی
ایہ مختار اساڈا جانوں قوم قریش پیاری
سنکر آکھیا راہب اسنوں مت سوداگر جانوں
جیکر نہیں یقین تسانوں اُپر نبی حقانی
دو نہہ موڈھیاں وچہ مُہر نبوت سبھناں نوں دکھلائی

نال غلام خدیجہ والے توں سن یار سیانا
گرچا اُسدا رستے اندر رہیسی برخوردار
سر نہانی باطن قدرت اُسنوں رب وکھائی
اودوں سارے سجدہ کردے پیش رسول گرامی
میسرہ کولوں راہب پچھے مینوں بات سنائیں
کھول سنائی میسرہ اُسنوں بات حقیقت والی
اسنوں دتی شہزادی تے ساڈی تے مختاری
ہے ایہ ختم رسولاں بھائی سچی گل پچھانوں
چل وکھاواں میں سبھناں نوں پکی اک نشانی
ہویا یقین اُنہاندے دلو چہ پوری نال صفائی

پس جسوقت حضور مال تجارت فروخت کر کے نفع کثیر کے ساتھ واپس مکہ شریف کو آ رہے تھے۔ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ خود جھروکے میں بیٹھ کر دیکھ رہی تھیں۔ کہ اچانک اُن کی نظر حضور کے چہرہ انور پر پڑی اُسوقت دھوپ کی شدت تھی مگر حضور پر بادل سایہ کئے ہوئے تھے۔ اور شجر حجر جو چیز راستے میں آئی تمام حضور کو جھک کر سلام کرتی نظر آئی۔ اور میسرہ کی زبانی راہب والی داستان بھی سنی۔ از حد خوش ہوئیں اور حضور کی ازحد محبت اُن کے دل میں موجزن ہوگئی۔ ایکدن رات کو خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چاند اُتر کر اُن کے گھر آگیا ہے جسکی روشنی تمام مشرق و مغرب تک پھیل گئی ہے۔ یہ دیکھ کر آپؓ بڑی حیران ہوئیں اور تمام واقعہ اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل سے بیان کیا۔ وہ کتب سابقہ کا بڑا عالم تھا۔ لہٰذا اُسنے سنتے ہی کہا۔ کہ بی بی! تجھے مبارک ہو۔ کہ یہ وہی نبی آخرالزمان ہیں جن کی تمام کتب قدیمیہ میں صفت ہے۔ اور انہیں سے تیرا نکاح ہوگا۔ یہ خوشخبری سُنکر جناب خدیجۃ الکبریٰ بڑی خوش ہوئیں اور حضور کی خدمت اقدس میں درخواست نکاح پیش کی۔ حضور نے فرمایا۔ میں اپنے چچا سے پوچھے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چنانچہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب سے ذکر کیا۔ وہ بھی بڑے خوش ہوئے۔ اور آپکی طلعت سے حضور کی پہلی شادی ہوئی۔ جسمیں چار سَو دینار حق مہر مقرر ہوا جو کہ تقریباً پانچسو روپیہ انگریزی کے قریب ہوتا ہے۔ اُسوقت حضور کی عمر مبارک پچیس ۲۵ برس کی تھی اور خدیجۃ الکبریٰ کی عمر چالیس ۴۰ برس کی تھی۔ اور مطابق وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ط ترجمہ یعنی جب ہم نے آپکو غریب پایا تو امیر کردیا یک لخت حضور کو خزانوں کا مالک کر دیا گیا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

نظم پنجابی

عقد کیتا جد سرورِ عالم جیوں کر حکم الٰہی
وچہ حقیقت مال نبی دا سب امانت آہی

لعل جواہر ہیرے سونا چاندی مال تمامی
شہزادی سب حاضر کیتا پیش رسول گرامی

جمع خزانے جتنے آہے بیں تد مد آکھ سنائیں
ستر شخص ہمیشہ نوکر مہراں دھوون تائیں

سب کنجیاں شہزادی اوہوں حاضر آن ٹکایاں
سب کجھ ملک تساڈا حضرت عرضاں بول سنایاں

سرور آکھیا مال اسابیں میں نوں لوڑ نہ کائی
خرچ کرو سب راہ مولیٰ دے جے تساں رضا ئی

میں راضی ہاں حضرت مرضی جویں تمہاری
خرچ کیتی سب وچہ مسکیناں حضرت دولت ساری

سونے چاندیوں بارش کیتی شفقت کرم کماوں
کل مسکیناں تائیں حضرت غنی کیتا زر مالوں

محل مکان تہانے سارے سوہنے بالا خانے
خرچ کیتے سب راہ مولیٰ دے حضرت نبی ربانے

نہیں امیری کثرت مالوں آکھ رسول سناوے — مگر امیری دل وچہ ہووے وچہ عالم آدے
نظر نہی وچہ سونا چاندی پتھر اک برابر — دنیا نال نہ الفت جوڑن دین دنی دی راہبر
پنج برساں تک اُس گھر اندر حضرت پاک گذارے — راہ مولا دے دیندے سب سوہنے محل چبارے
اُس تھیں پچھے سرور عالم گھر تشریف لیائے — مولد حضرت گھر عبداللہ دے چا پر آئے
شام ویلے گھر آئے حضرت دادی ذکر لیاندا — بالن چن کر آپ لیا دے سرور کل نبیاں دا
مائی صاحبہ چکی پیہٹھی روٹی آپ پکائی — نال خوشی دی ہانڈی رِدھی گل موہنا ندی مائی
جیدی خدمت وچہ غلاماں خدمتگار ہزاراں — نال خوشی دی ساریاں کردی گھر اپنے یاں کاراں
سب اولاد نبی صاحب دی انہاں وچوں آئی — ابراہیم اک ماریہ قبطیہ تھیں حسن ہبر بھائی
بہت پیاری نبی اللہ نوں والدہ مسلماناں — ربالے ماہ محرم اندر ویکھیں اہل ایماناں
اُسو چہ سب مائی دا قصہ پورا ذکر سنایا — تیئیہہ ۲۳ سالاندا سرور عالم جد گھر اپنے آیا

دربیان واقعہ حجر اسود

جب حضور کی عمر مبارک پینتیس ۳۵ سال کی ہوئی تو قریش میں مرمت خانہ کعبہ کے وقت جھگڑا شروع ہوا۔

نظم

(۳۵)

پینتی سالاندی جد ہوئی عمر نبی دی پیاری — کعبے سندی کرن قریشی نو ترمیم تیاری
حجر اسود نوں لاون والا ویلا جد دم آیا — جھگڑن لگے آپس اندر ہر اک شور مچایا
ہر اک آکھے ملے فضیلت شرف اسانوں ساری — نیڑے سی جو خون فسادوں ہودن نہار جاری
ابو اُمیہ ایہہ گل سبھناں تائیں آکھ سناوے — لڑنوں بہتر اک کسے نوں ثالث کیتا جاوے
سب کوئی اُسدا حکم قبولے مول نہ اُلٹ لکاوے — پہلاں مسجد آون والا ثالث سمجھیا جاوے
اس گل اُپر راضی ہوگئے اہل قریش تمامی — سب تھیں پہلاں مسجد آئے سرور نبی گرامی
امین محمد آیا یارو ہر کوئی آکھ سناوے — بہتر فیصلہ کرسی ساڈا جو سبھناں نوں بھاوے
حضرت آکھیا چادر دے وچہ اسود حجر ٹکاؤ — اک اک بندہ کل قبیلیوں مل کر سب اُٹھاؤ
نال محمد مل کر سبھناں اسود حجر لگایا — اس پاروں سب اہل قریشاں نام امین ٹکایا
اسمعیلا جے نہ اسدن ملدے نبی غفاری — لڑ کر مردی آپس اندر قوم قریشاں ساری

حجر اسود ایک سفید پتھر کا نام ہے جسکو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے جسکا رنگ بہت ہی سفید تھا۔ جو کہ اب انسانوں کے گناہ کی کثرت سے سیاہ رنگ ہو گیا ہے۔ جس کی پہلے اس قدر چمک تھی کہ جہاں تک اُس کی چمک پہنچی وہاں تک حرم کی حد مقرر ہوئی۔ جسکا مربعہ سولہ ۱۶ میل ہے اور اب حجر اسود خانہ کعبہ کے کونہ پر انسانوں کے کندھے کے برابر اونچا نصب کیا ہوا ہے اور موجودہ وزن اُسکا قریباً چار مربعہ بالشت گول سا ہے۔ جسکو حاجی لوگ سات دفعہ بیت اللہ کا طواف کر کے چومتے ہیں۔ روایت ہے کہ بروز حشر اپنے چومنے والوں کی شفاعت کریگا۔ اُسوقت بصورت آدمی ہوگا۔ آنکھ کان ناک وغیرہ سب ہوں گے۔ والسلام علیٰ من تبع الھدیٰ

خطبہ سوم (منقسم در آٹھ فصل)

فصل اوّل در بیان حضور اکرم کو تفویض نبوت ہونا یعنی نبوت ملنی

جس وقت حضور فیض گنجور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس ۴۰ سال کی ہوئی تو جناب دنیا سے بالکل متنفر رہتے تھے۔ کسی طرح دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ اکثر تنہائی میں رہتے اور غاروں میں جاکر مخلوق سے چھپکر اللہ کو یاد کرتے اور ہر وقت گھبرائے ہوئے رہتے۔ گویا کہ کسی اعلیٰ چیز کے متلاشی تھے۔ اسی اثناء میں رحمت الٰہی جوش زن ہوئی تو جبریل امین علیہ السلام کو پہلی وحی مندرجہ ذیل غار حرا میں ہی بھیجدیا۔ قولہ تعالیٰ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ ترجمہ (یا محمد) پڑھو اپنے ربّ کا نام لیکر جسنے آپکو پیدا کیا۔ اور پیدا کیا انسان کو کرم منی سے۔ اور پڑھو کہ رب آپکا اکرم الاکرامین ہے جسنے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو جو اسکو معلوم نہ تھا۔ (پارہ ۳۰ سورہ علق) جب جبرائیل امین نے کہا کہ پڑھو تو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر جبرائیل نے کہا کہ پڑھو تو آپ نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تب جبرئیل امین نے حضور کو پکڑ کر اپنی چھاتی سے لگا کر خوب زور سے بھینچا (یعنی دبایا) حتیٰ کہ آپ بیہوش ہو گئے جبریل علیہ السلام نے آپکا شق صدر کر کے دل کو نور سے دھوکر علوم الٰہیہ سے پُر کر کے اپنے مقام پر رکھدیا اور اُٹھایا اور کہا کہ پڑھو اُسوقت حضور پڑھنے لگے۔ اور آپکو وضو اور طریق نماز تلقین کر کے جبریل امین نے نشر نبوۃ عام کا پیغام دیا۔ اور واپس چلا گیا۔ چنانچہ حضور نبوت سے سرفراز ہو کر گھر تشریف مبارک لائے۔

نظم پنجابی

نُور ہدائیت غار حرا تھیں جسدم باہر آیا — دونویں عالم روشن ہو گئے ایسا چانن لایا
قوم اپنی وچہ جسدم آئے سرورِ نبی حقانی — پہلاں خاصاں نوں فرمائے جو سن رلدا نہانی
اوّل جنہاں ایمان لیاندا او وچہ گنتی آئے — سابقین وچہ داخل ہو رب سچا فرمائے
مائی خدیجہؓ حرم نبی دا ترت ایمان لیائی — جسدم گل نبوۃ والی پاک رسول بتائی
پھیر صدیقؓ تے زیدؓ علیؓ جلد ایمان لیائے — عبدالرحمانؓ زبیرؓ طلحہؓ پر رب نے کرم کمائے
سعدؓ بن وقاص عثمانؓ غنی سب کلمہ کہندے نالے — انہاں نوں ایمان لیاندا سال نبوۃ والے
دوجے تیجے سال اندر کوئی حکم نواں نہ آیا — فترت ایس زمانے تائیں عالماں آکھ سنایا
چوتھے سال نبوت والے سنو بیان تمامی — صفا پہاڑی اُپر چڑھ کر آکھے نبی گرامی

جیساکہ اللہ تعالیٰ نے پارہ ۱۹ سورہ شعرا میں ارشاد فرمایا وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ الخ۔ یعنی چوتھے سال یہ حکم صادر ہوا۔ کہ یا رسول اللہ اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں کو ظاہرا حکم خدا کا پہنچا دو۔ تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر سب قریش کو بلایا اور سب کا جُدا جُدا نام لیکر فرمایا کہ اگر میں تمکو حکم دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کی فوج تمہاری تباہی کیلئے چھپی ہوئی ہے۔ تو تم سچ مانو گے یا نہیں۔ اسنے متفق ہوکر کہا کہ ہاں بیشک آپؐ امین ہیں۔ سچ ہی ہوگا۔ تو آپنے فرمایا کہ پھر اس عذاب آخرت سے ڈرو جس سے کوئی بچانے والا نہیں۔ یعنی بتوں کی پوجا چھوڑ کر میرا کلمہ پڑھو اور واحد خدا کی عبادت کرو۔

نظم پنجابی

کُل قبائل عرب دے تائیں لے لے نام بُلایا — میں ہاں نبی خدا دی طرفوں کُل خلقت ول آیا
واحد رب پچھانوں اللہ حق نبوت میری — جو کوئی منکر حکم میرے دا سخت خدا دا ویری
میں کُل بریائیوں بند کراں باقی دساں راہ ربانان — چھڈ دیہو رسماں پیو دادے دیاں جسنے جنت جاں
چھوڑو پوجا بتاں والی بندگی کرو ربانی — قریشاں سُنکر آکھیا اسدی حالت ہوئی دیوانی
وڈا ماریا نبی اللہ نوں ابولہب گل جانے — باپ دادے دا دین چھوڑا دیں کریں مخول دگانے
تبّاً لَکَ اَلِھٰذَا دَعَوۡتَنَا آکھیا اوس نتھاویں — مرجاویں ایہ دعوت کیسی جسدول اساں بُلاویں
تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَھَبٍ وَّتَبَّ وچہ قرآنے آیا — ٹُٹ جاون ہتھ ابی لہب دے رب سچے فرمایا

تباہ برباد ہووی ایہ ظالم پتھراں نال والا ۔۔ دائم جاوی دوزخ اندر آکھے حق تعالیٰ

کوئی نہ اسنوں فائدہ ہووی کثرت پتر مالوں ۔۔ اُسدی عورت نوں بھی ملسی حصہ ایس وبالوں

اُم جمیل نبی دی چاچی دچہ قرآن گواہی ۔۔ جنگل وچوں کنڈے لیاون اُسنے کار بنائی

چاچا سکا گالیں دیوے دیر کمال لگاوے ۔۔ چاچی رستے وچہ نبی دے کنڈے آن وچھاوے

کرن روایت اک دن اُسنے پنڈ اُٹھائی بھاری ۔۔ راہ وچہ رسا گلو وچہ پیگیا ہوگئی اجل تیاری

اوہ تکلیفاں دین زیادہ حضرت دین بتاون ۔۔ آدمی جیتے جنت جاناں نال پیار لواون

نیک نصیباں والے جیہڑے ساتھ نبھاندا پاندے ۔۔ بدنصیب بداں سنگ رلکر دوزخ اندر جاندے

بعثت سال چھیواں جد چڑھیا پاک محمد تائیں ۔۔ مکہ وچہ مومناں تائیں کافر دیہن سزائیں

ظلم قریشاں تھیں جد مومن ڈاڈھے عاجز آئے ۔۔ ہجرت حبش رسولؐ ربانا ناں بھنوں حکم سناوے

یاراں مرد تے پنج عورتاں قافلہ اک بنایا ۔۔ افسر کر عثمانؓ غنی نوں طرفے حبش چلایا

دوجے قافلے اُس تھیں پچھے کیتی جلد تیاری ۔۔ تریاسی مرد زناں سب آہے جعفرؓ دی مختاری

ایسے سال نبوت اندر توں سن میرے بھائی ۔۔ وچہ اسلام ترقی رہنے کیتی دون سوائی

مگر کفاراں بدکرداراں واگاں کفروں چایاں ۔۔ مسلماناں پر ظلم کماون دیون سخت ایذایاں

بھی کئی وار نبیؐ پر ظلموں اونہاں وار چلایا ۔۔ ابوجہل مردود کمینے سب توں ودھ ستایا

سُن میں تینوں اوس شقی دی دساں اک کہانی ۔۔ پڑھن نماز جاں مسجد اندر اک دن نبیؐ غفاری

ڈاچی دی اک اوجھری لیایا اوہ مردود نکارا ۔۔ لیا کے سٹی پاک نبیؐ پر واہ ربّ پاک غفارا

محبوباں نوں ستو تکلیفاں آدن یا بیجہ گناہوں ۔۔ ظلم کماون والے پاپی بچسن کیہڑے راہوں

واہ سبحان اللہ رب واحد بے پرواہ سدائیں ۔۔ قدرت اپنی رنگ برنگی دن تے رات وکھاویں

اوّل رہے دوستاں تائیں درد کمال دکھاویں ۔۔ تے پھر آخر نال کرم دے چا سردار بناویں

شائد اسوچہ حکمت ایہو جو یاد رکھن مسکینی ۔۔ خالی ہون نہ حکمت کولوں تیرے کم یقینی

ہکناں تائیں دانے پاروں جنت کنوں کڈھاویں ۔۔ ہکناں تائیں عذر بنا کر پیٹ مچھی دی پاویں

ہکناں تائیں پھڑ تقدیروں آرے ہیٹھ چراویں ۔۔ ہکناں اوپر آتش تائیں چا گلزار کراویں

ہکناں بند بچانے دیکر وچہ بازار وکاویں ۔۔ ہکناں تائیں نفر بنا کر تختے پھیر بٹھاویں

ہکناں تائیں دیں شہادت جنگل جون رلاویں ۔۔ ہکناں تائیں جنگل اندر رزق ہمیش پہنچاویں

ہکناں دو جگ دی سرداری درد کمال دکھاویں ۔۔ میں عاجز نوں سمجھ نہ آوے بوجھ پہیل بناویں

اسماعیلا قدرت ربدی حد حساب نہ آوے
محبوباں نوں درد دکھا کر سانوں عقل سکھاوے

کہنہ خداوی ملے نہ ہرگز اگلا ذکر سنائیں
کیکر ملی خلاصی اتھیں نبی محمدؐ تائیں

جسدم اوجھری ادس نکاری اپر نبی دگائی
خبر ملی تد فاطمہؓ تائیں اُس نے آ کر لاہی

بدن تمام نجاست بھریا حضرت فاطمہؓ دھووے
عمر مبارک چھوٹی آہی دیکھ جوالہ رووے

پاک محمد سرور عالم آکھن نال پیاراں
جیکر بیٹی حضرت آکھن ویکھ اللہ دیاں کاراں

اکدن وعظ کریندے آہے سرور شاہ ابراراں
خاک اُڈا کر مُنہ پر پائی سب بدکار کفاراں

دیکھ جوالہ حضرت حمزہؓ جذبے اندر آیا
جوش محبت غلبہ کیتا کلمہ بول سُنایا

آکھے میں نبی دا چاچا قوم کفاراں تائیں
میری ہُندیاں چھیڑن ویلا بچ کر جاسی ناہیں

قوم کفاراں تائیں حضرت اُچی آکھ سُناوے
جنہے دُکھ نبی نوں دیناں میری طرفے آوے

آوے جنہے بچیاں تائیں اج یتیم کراناں
آوے جنہے کُفر کما کر دوزخ اندر جاناں

آوے جس بلکار جوانی دا وچہ رہی نہ ماناں
آوے جنہے بڈھیاں باپیاں ہتھ ڈنگور پھڑاناں

آوے جنہاں کیتا ہویا قبراں دا سمیانہ
آوے جندا دُنیا اُتوں مُکا پانی دانہ

آوے جنہے نال اساڈے اپنا بل ازماناں
آوے جس نوں بھلا نہ لگدا حکم رسول ربانان

آوے جنہے میری ہتھوں نار جہنم جاناں
آوے جنہے میرے کولوں گھر برباد کراناں

جسدم گجیا شیر بہادر کون مقابل آوے
تاں کجھ قدر رسول ربانان امن اسانتں پاوے

اُتھیں تن دن پچھے حضرت عمر ایمان لیایا
وچہ رسالے ماہ محرم پورا ذکر سُنایا

اُسوچہ بالتفصیل اُنہاں دا سارا حال سُنایا
ایسے کارن اُسدا تیرے پیش احوال کرایا

اسماعیل مصنف جدا جانے عام لوکائی
قدر فاروقؓ ولی دا اُسوچہ دیکھ ضروری بھائی

ایہہ پھر جدن عمر بہادر کلمہ بول سُنایا
تیتی مرد تے چھ عورتاں نور ایمان نوں پایا

ایہہ سب حالا سال چھیویں دا جوندہ آکھ سُنایا
جسوچہ سب اُنتالی شخصاں کلمہ بول سُنایا

سال نبوت ستواں اٹھواں تے پھر ناواں چڑھیا
مکے والیاں ظالماں دے دل حسد زیادہ وڑیا

عمرو بن عاص بہانے سفروں حبشے کیتی دھائی
آکھے شاہ نجاشی تائیں جو سی مذہب عیسائی

مکے دے سرداراں طرفوں میں سفیر ہاں آیا
دیہ غلام اساڈے واپس شاہ نوں آکھ سُنایا

مطلب ایہہ جو مکے وچوں نس کر اتھے آئے
مہاجراں مسلماناں تائیں نام غلام بنائے

ایہہ گل سُن شاہ نجاشی سدیا مسلماناں
سب دربار دے حاضر ہو گئے لے آندے دربانان

جعفرؓ ابو طالب دی جائے ایہ گل آکھ سنائی
ایہ جماعت محمد دیاندی توں کیوں سد بلائی

کہیا نجاشی مکے والے طلب تسانوں کردے
آیا ایہ سفیر انہاندا منگن کارن بردے

جعفرؓ آکھیا ایہ گل جھوٹی بردے اسیں نہ کوئی
ہور حقیقت جسدی پاروں ضد انہانوں ہوئی

کھول حقیقت شاہ دے اگے جعفرؓ گل سنائی
اسیں تمامی ڈبے آہے وچہ ظلمات سیاہی

حلال حرام نہ معلم سانوں کفروں بت پوجیندے
کھا مردار تے دھیاں جمدیاں گوریں دفن کریندے

ڈاکہ چوری پیشہ ساڈا قتل فساد جدالاں
کوئی قانون نہ وچہ اساڈے بھڑیاں اٹھیاں چالاں

بے مہارے شتراں وانگوں ساڈا حال آوارہ
پیدا ہویا نبی محمدؐ شان بلند ستارہ

کہے محمدؐ ملی نبوت مینوں ربؐ رحمانوں
چھوڑ دیو جا بتاں والی واحد ربؐ پچھانوں

چھڈ کسے کل بد رسماں تائیں بندگی کر ربانی
حق ماپیاں استاد ہمسایاں دسے نبیؐ حقانی

نیک کماندا ہر دم سانوں سرور حکم سناوی
واحد اللہ واحد اللہ اکو آکھ سنادے

پڑھ لیا اساں انہاں دا کلمہ ای سردار پیاری
اس کارن ایہ جانی دشمن ہوگئے ساڈے ساری

ہوئی تاثیر نجاشی تائیں اُسنے آکھ سنایا
پڑھ کر کجھ کلام سنا جو کجھ نبیؐ لیایا

تاں پھر سورۃ مریمؑ پڑھدا جعفرؓ مرد غفاری
سُندیاں سار نجاشی تائیں ہنجوں ہویاں جاری

کہن لگا ایہ اوہوا احمد ختم رسولؐ الٰہی
جسدی وچہ انجیل سنا گیا عیسیٰ نبی گواہی

لکھ لکھ شکر خداوند والا جس ایہ وقت لیاندا
رہندا ساں میں ہر ہر ویلے نت مشتاق جنہاندا

جلدی نکل میری درباروں آکھیا قاصد تائیں
جلد بٹھایا کرسیاں اُپر مسلماناں دے تائیں

آکھے پھرو آزاد بلا شک وچہ حکومت میری
پوری کراں امداد تمہاری کوئی نہ کری دلیری

کلمہ پڑھنے کارن جد اُس راز کیتا اشکارا
پیش نہ جاون ڈِتا اُسدا پادریاں نے چارہ

مکے اندر جاکر عمرو کہیا قریشاں تائیں
مسلماناں نوں شاہ نجاشی دیندا بہت پناہیں

مشکل ہوگئے اُسدے کولوں مسلمان ہنگانے
آپس اندر متا پکاندے کافر دوزخ جانے

تاں پھر مکے اندر بالکل رہن نہ دیو انہانوں
لیون دیون بند کردو لگے پتہ تنہانوں

ورتن بند تمامی کیتا راوی ذکر لیایا
قطع تعلق کارن اونہاں سارا زور لگایا

بھی کڈھ دتا شہروں باہر سارے ہاشمیاں نوں
شعب ابو طالب وچہ جائی کیتا قید تنہاں نوں

کھاون پیون کارن اوتھے چیز نہ پہنچے کاہی
مسلماناں پر ظلم کماون جتنی طاقت آہی

ابو لہب ہک ہاشمیاں تھیں باقی رہیا نکارا
ابو جہل نال ملکر جسنے راہیں لایا پہرا

مکیوں اونہاں کول کسی نوں بالکل جان نہ دیندے
اپنے والا اونہاں خبیثاں کیتا چارہ سارا
جیونکہ مریم عیسیٰؑ موسیٰؑ یونسؑ مچھیؑ والا
باہجہ وسیلیوں جویں انہانوں رب کھوائے کھانے
اک قریشاں آپس اندر عہد نامہ لکھوایا
کل قریش انگوٹھے لاکر کعبے وچہ رکھاون
تن سالاں دا عرصہ گذریا کہیا روائت والے
ہشام جو بیٹا عروہ سندا اسُن توں میرے بھائی
جاکر ویکھو عہد نامہ اپنا جو تساں لکھایا
ایہپر ساڈا نام برابر ہر جا نظری آوے
جیکر ایہ گل جھوٹھی ہووی ساڈا عذر نہ کوئی
ہشام زبیر تے معطم زمعہ کہن قریشاں تائیں
ویکھن کی ہے رب تعالیٰ اسدی تائیں کیتا گال ازائیں
معجزہ ویکھ کریم نبیؐ دا حیرت اندر آئے
ہیں سُنیا کجھ شک دلاں وچہ کرکے آگیا دھایا
حیدرؓ جیہے کرار بہادراں کیونکر قید قبولی
اسدا سُنو جواب عزیزو کھول سناواں حالہ
کئی واریں آجذبے اندر کہن اصحاب سچا دیں
تاں پھر سرور عالم سبنوں بہت تسلی دیندے
اسمٰعیلا رحمت تائیں ایہ گل زیب نہ دیندی
اجر صبر دا اصحاباں توں حضرت پاک بتاون
نہیں تاں جمیا کون اونہانوں زور دی قید کریندا
تناں سالاں پچھوں آخر حضرتؐ مکے آئے
استھیں تے پچھے روز گیارہ گذرے اٹھ مہینے
وقت وفات برس تریاسی کہندی عمر اونہاندی

ہور جو راہی اُتوں جاوی اسنوں بند کریندے
دس فقیرا کیکر کردا گذر رسول پیارا
اُمت سنے حبیب اپنے نوں دیندا حق تعالیٰ
تویں برابر برکت نبیوںؐ امت ہو جاں مانے
نہ کوئی ورتے نال محمد لکھکر کعبے لایا
اُستے عمل برابر کردے ہول خلاف نہ پاون
تن کوہ مکیوں جتھے رہندی امت دی رکھوالی
اُسنوں ہکدن آکھ سنایا سرور نبی الٰہی
جا دیکھو رب کیونکر اُسدا نام نشان گوایا
جیکر ایہ گل سچی ہووے سانوں چھوڑیا جاوے
بیشک اندر قید گذاراں جیوں رب مرضی ہوئی
چلو رلکر ویکھو سارے عہد نامے دے تائیں
مگراں نام نبی دا روشن ثابت جا بجا ہیں
اُمت سنے حبیب محمد جلد خلاص کرائے
حمزہؓ عمرؓ ہوراں دیاں اُسدم کدھر گئیاں وڈیایاں
کیوں نہ مار فنا کردتی دشمن قوم رسولیؐ
نہیں سی چارہ چلن دیندا حکم محمدؐ والا
با نبیؐ اللہ تخم اُڈا تیے جے سانوں فرماویں
راضی اسیں رضا مولا پر جنگ نہ مول کریندے
جیکر غصہ کردے حضرتؐ دھرتی اُجڑ ویندی
چپ کر جان اصحاب نبی دی ادب کنوں شرماون
ویکھ تاریخوں جتھوں جاندی کنبے طبق زمیندا
تاں پھر قدرت پاک ربانی کی کجھ کھیل وکھلائے
ابو طالب نے رحلت پائی چاچے نبی نگینے
ایس حادثے حضرتؐ اوپر حیرت بہت لیاندی

بہت امداد نبی دی کردے ہیں کی ذکر سنائیں
تیجے دن پھر موئی خدیجہ مسلماناں دی مائی
دونہہ موتاں تھیں غم دلگیری بہت نبی نوں ہوئی
انہاں دوہاں نبی پہ کیتی بہتی جان نثاری
بعد کجھ اثر نہ مکے والیاں حکم نبی تھیں پایا
طائف والے لوکاں تائیں طرف اسلام بلایا
آکھے پڑھ لو کلمہ ہیرا جس تے جنت جانا
ایہ گل سنکر طائف والے غصے اندر آئے
پتھر مارن خاک اڑاون توں سن میرے جانی
مطعم اتے زبیر نے کیتی کجھ امداد نبیؐ دی
خزرج قوم اٹھاراں شخصاں کلمہ بول سنایا
ایہ انصار مدینے والے تینوں دسی جاواں
قتل ناجائز شراب تے چوری بدرسماں تجانے
کرو عبادت واحد رب دی جو کجھ کہاں تسانوں
اگوں بارواں سال خدا نے خیریں نال چڑھایا
ساڈی طرفوں واعظ بنکر جاہو طرف مدینے
لیکر حکم رسول اللہ دا اصحابؓ کرے تیاری
بارہویں ورہے حضور نبی دل وحی پیغام لیایا
گئے معراج وحی سنگ رلکر سرورؐ نبی پیارے
فرض نماز ہوئی اس ویلے مسلماناں پر جانوں
حج دے وقت نبی پر لوکیں کئی ایمان لیائے
تیرھویں برس اندر پھر کردی کل قریشی اڑیاں
ساری کافر کرن کمیٹی رل مل کرن صلاحیں
ابوجہل سب یاراں تائیں آکھے متا پکاوو
بلوہ کرکے سب قریشی بنی ہاشم نوں مارو

کہن جو کرسی ہتھ نبی دل ثابت جاسی ناہیں
اس صدمے تھیں بہت آزردہ ہوئے نبی الٰہی
صابر شاکر امر قضاء پر جزع فزع نہ کوئی
اُس پاروں کجھ ہوئے رنجیدہ سرور نبی غفاری
لیکر زیدؓ نوں حضرت صاحب طائف طرف سدھایا
ہیں رسولؐ خدا دی طرفوں کل خلقت ول آیا
چھوڑ دیہو بت خانے تائیں کہے حبیبؐ ربانا
اٹھکے پنڈ دے سد جہولاں مگر نبی دے لائے
اک ماہ مشکل نال گذاریا اوتھے نبیؐ حقانی
تاں گذران مکے وچہ ہوئی ربدی خاص نبیؐ دی
سال نبوت چھیکڑ دسواں حج دہاڑا آیا
کیوں اونہاں سنگ بیعت کریندا سرور نبی سچاواں
انہہ سب چھڈ خدا دل آؤ کہیا حبیب ربانے
مناں پوسی حکم خدا دا اگاں جو ملے اسانوں
آمنا جد سب نے کیتا مصعبؓ نوں فرمایا
دین سکھاؤ لوکاں تائیں روشن ہوون سینے
وچہ مدینے کرے نصیحت نال خدا دی یاری
اوپر عرش معلیٰ تینوں یاد خدا فرمایا
جیونکر ربدی مرضی آہی پہنچ گئے سرکارے
واپس آگئے لیکر حضرت حکم خدا رحمانوں
مرد نساء سب ستر آہے راوی خبر سنائے
سلماندی مارن کارن ہتھ تلواراں پھڑیاں
دنیا اوتوں کویں مٹایئے مسلماناں دی تائیں
کل قبیلیوں اک اک بندہ چن چن کے لے آؤ
ساریاں نال کویں لڑسکن ہمت مول نہ ہارو

قصاص تمامی ملکر بھریئے مار محمدؐ تائیں
مل کر سارے گھر اسدے نوں راتیں گھیرا پاؤ
نبیؐ اللہ نوں ربّ تعالیٰ تبارک ایہہ سب خبر پہنچائی
اپنے بستر اوپر حضرت حیدرؓ شیر سوایا
چلو کہیے صدیقؓ ولی نوں حضرت نبی سجاواں
موڈھے چا کر حضرت تائیں ہوئے صدیق روانہ
ساری رات نبیؐ دے گھر نوں کافراں گھیرا پایا
ہوشہ مندے کافر سارے آئے پھیر گھراں نوں
حضرت تن دن غارے رہکر طرف مدینے آئے
بارہویں ۱۲ ماہ ربیع الاول آئے وچہ مدینے
پہلے سن ہجری دے اندر مسجد تیار کرائی
ناں کلثوم ہدف دا بیٹا عوف قبیلیوں آیا
اُس وستی نوں کہن پورانا سارے لوگ مدینہ
پیشی ویلے اول اسو چہ نبی جماعت کرائی

اوہو ہے سب جڑھ اسلامی بھکر جاوی نائیں
نکلن ہرگز مول نہ دینا اندری مار گواؤ
تاں پھر شاہیں اسد اللہ نوں سدیا نبی الٰہی
مال امانت لوکاں دیکر آجاویں فرمایا
عرض صدیق کرے یا حضرت میں اگے ایہہ چاہیوال
جا کر پہنچے ثور جبل وچہ جیونکر زبنوں بھانان
صبح ہوئی تاں دوست ربدا مول نہ باہر آیا
کون انہاں نوں مارن والا دکھے رب جنہاں نوں
اٹھویں روز ملے جا یاراں رب نے کرم کمائے
مسجد قبا بنائی اوتھے حضرت پاک نبیؐ نے
سبھ نوں اول اوہو مسجد حضرت نے بنوائی
مسجد دے وچہ اوس نبیؐ سنگ پورا زور لگایا
تن کوہ شہر مدینیوں وستی ہے اوہ یار نگینہ
چوداں دن اُس وستی اندر رہے حبیب الٰہی

جلوس نکالنا اور پلتھا کھیلنا حدیث سے ثابت ہے۔ وعن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی علیہ وسلم فی المدینۃ بعث الحبشۃ الخ (داؤد) ترجمہ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی کریم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو مرید حضور کے پیچھے پیچھے نعرے لگاتے اور نعتیں پڑھتے تھے اور آگے آگے پلتھہ کھیلتے تھے۔

شعر چھوٹی طرز

ابو داؤد وچہ انسؓ تھیں آوندا — نبیؐ تشریف جد یثرب وچہ لیاوندا
سارا مدینہ گیت خوشی دے گاوندا — خوشیاں مناون چائیں چائیں
جواناں دے پیچھے بڈھے مگر زنانیاں — گوندیاں گیت شوقوں ہون دیوانیاں
جلسے دی لوگ آئے بنھ کے ڈھانیاں — کھیڈن پلتھ اوہنیں جائیں
آکھن پیارا ہادی کرماں نوں آیا — سورج چڑھیا رات بسترا چایا
کفر تے شرک کولوں اساں بچایا — ایہہ رسول سوہنا سائیں

سب مرید اکھیں نیر وہاوندے سرور دے اتوں قربان ہو جاوندے
اگ فراق ہنجوں نال بجھاوندے غمی رہی باقی نائیں
اللہ کریاں ساتھے کرم کماوناں شافع ساڈا فضلوں نبی بناوناں
اہل ایماناں تائیں جنت پہنچاوناں دے حُب رسولی ساڈے تائیں

نظم لمبی طرز

روز جمعہ دے وچہ مدینے قدم رنجہ فرماون خوشیوں ملے مرید تمامی صدقے صدقے جاون
جھنڈے پکڑ انصاریاں لوکاں خوشیاں عید منائیاں حضرت اُپر مستوراتاں پھُل برساون آئیاں
اگے سرور عالم پچھے چلن سب پروانے چھوٹیاں لڑکیاں دفاں وجاون گاون گیت شہانے
حبشی لوگ پلتھ کھیڈن راوی ذکر لیائے وچہ محلے بنی سالم دے نال خوشی دے آئے
نماز جمعہ دی اوتھے آکر پاک رسول گذاری عہد اسلام اندر اوہ خطبہ پہلا ہویا جاری
قیام رسولی یاروں اوتھے مسجد کرن تیاری جسنوں مسجد نبوی ؐ بولن ہیں صدقے ہیں واری
دہ ہزار دیناروں لیتی ایوبؓ عثمان غنیؓ نے چورنجہ گز شمالی جانب ترینٹھ شرقی تخمینے
آخر ماہ شوالوں مسجد ختم ہوئی بن ساری تجویز اذان بھی اس سن اندر حکم ہویا سب جاری
قبلہ بیت مقدس اسدم مسلمان دا آہا عائشہؓ نال نکاح کرلیتا سب نبیاندی شاہا
دو سن ہجری اندر ربنے ایہہ فرمان سُنایا ستاراں ماہ دے پچھوں قبلہ کعبہ پاک بنایا
نال علیؓ دے فاطمہؓ سندا عقد رسولؐ کرایا ایسے سن وچہ جنگ بدر بھی وچہ شعبانے آیا
ایسے سن وچہ جنگ سویق بھی واقعہ ہویا بھائی سن تیجے وچہ فرض زکوتوں کیتا امر الٰہی
جنگ اُحد بھی اسو چہ ہویا جمعہ شوال مہینے دند شہید نبیؐ دا کیتا جسو چہ قوم بے دیناں
ستر زخم نبیؐ دے تن پر اودس دہاڑے آئے بھی اصحابؓ نبی دے ستر جنت طرف سدہائے
ست سو تیراں غازی آہے تن ہزار کفاراں سخت نبیؐ سنگ ایہہ جنگ ہویا جویں اللہ دیاں کاراں
حمراء الاسد تے بدر ثانی بھی اسو چہ واقعہ ہوئے ہو کر صابر شاکر غازی وچہ میدان کھلوئے
جاں سن ہجری چوتھا چڑھیا روزی نازل ہوئے کاران جنگ دی قوم کفاراں آکر لشکر ڈھوئے
اس سن اندر دو جنگ ہوئے وچہ ذیقعد مہینے پنج سو غازی تیار کرایا سرور پاک نبیؐ نے
دہ ہزاراں کافر فوجاں بوسفیاں چڑھایاں فتح دتی رب پاک نبی نوں ساریاں مار بھجایاں

پنج ہجری وچہ بنی قریظہ نال کیتا جنگ بھاری
جس وچہ فوج اسلامی ساری تِن ہزار بتاون
پنجویں مصطلق قوم نے کیتی نال رسول لڑائی
سن چھ ہجری دے وچہ ہوئی صلح حدیبیہ پیارے
مکہ فتح ہویا سن اٹھ وچہ سن لو اہل ایمانوں
ایسے سال اندر رمضان نوں بخشیاں رب وڈیائیاں
خالدؓ بوسفیان ہوریں سب وچہ اسلام دے آئے
سارے مکے والے اُسدم پیش حضور لیاندے
خبرے ساڈے کارن احمد ہن کی حکم سناوے
نال ندامت بول نہ سکن اتنا کہن زبانوں
اسمعیلا رحمت عالم کی فرمان سناوے
ہر کوئی جتول مرضی ہووے بیشک اُتول جاوے
ویکھ تجلّی خُلق نبی دی سب ہوون قربانی
ایہ تلوار خلق دی آہی دل کردی قربانی
ہندو لنے عیسائی بھاییوا ایہ شمشیر نبیؐ دی
ایہ تلوار مبارک فضلوں جتول پھیرا پاوے
اوہ تلوار جو ملک تساڈے آن فریدؒ چلائی
اوہ تلوار علی ہجویریؒ بھی بابے اجمیریؒ
تسیں کہو تلوار فولادی یا سی لوہے والی
اُسے سیف زبیں دے اُتے سب اسلام پھیلایا
جبراً کوئی نہ آکھے لگے ماری دا مرجاوے
کیوں تلواروں دھی نہ دتی اونہاں اکبر تائیں
عاقل تائیں اشارہ کافی نہیں تفویض طویلوں
نال محبت اگلا حالا دساں تیرے تائیں
ہر ول حکم اونہاندا جاری عیش کرن من بھانے

اٹھ ذیقعد دن دس ہزاراں آہی فوج کفاری
دوجا خندق تیجا بنی لحیان جو تھا غابہ لیاون
ساریاں نوں وچہ ہنیؐ سرور نوں دتی فتح الٰہی
خیبر فتح کیتا سن ست وچہ سرور نبی سوہارے
پہلا طواف کعبے دا اتھوں ہویا شروع پچھانوں
جدیاں پاک نبیؐ دے دل وچہ وڈیاں خواہشاں آیاں
عمروؓ بن عاص تے ہور بہادراں کامے بول سنائے
جنہاں مکیوں کڈھیا سرورؐ کنبن بدن اُنہاندے
قتل کرے یا قید کریسی یا سُولی لٹکاوے
یا سردارؐ غلام اسیں ہاں ثابت دلوں بجانوں
دُکھ دکھاون والیاں تائیں آزاد کیتا فرماوے
ساڈی طرفوں کوئی نہ بندش حکم رسول سناوے
یا مولیٰ اسیں کتے نہ جائیے رہبر چھوڑ حقانی
ہزاراں لوکاں کلمہ پڑھیا اُس دن مہر جانی
جس نے کفروں دھوتی دُنیا برکت رب جلی دی
چھڈ دربار کریم نبیؐ دا کدھرے مول نہ جاوے
جدا ڈیرا پاکپتن وچہ جانے کل خدائی
گلبر والے سائیںؒ ہوراں نے ہند ملک وچ پھیری
جس نے کل کفاراں والے جھگڑے کیتے خالی
ایہ گل عقلوں زیب نہ دیندی کیوں انصاف بھلایا
مرگئے جیمل فتے ورگے حال تاریخ بناوے
مرگئے گھر برباد کرایا بھلے پھر و کدائیں
بخشے رب ہدایت سب نوں برکت نبی جلیلوں
دنیاں رہنے مسلماناں نوں کھیاں ہویاں جائیں
دور ہویاں سب رنج تکلیفاں برکت نبیؐ ربانے

جے کوئی آکھے پہلوں رب نے کیوں تکلیف پہنچائی
اسو چہ حکمت فوج نبی دی رب ہیچے ازمائی

قدر مراتب جلدا نہاں نوں جیکر خالق دیندا
ہر کوئی اُمتی قدر صبر دا کویں معلم کریندا

پچھلیاں کارن قائم کرگئے صبر دی عجب مثالاں
ڈولن مول نہ بھادیں ہودن عاجز حال کنگالاں

جنگ حُنین بھی ایس برس وچہ کرگئی عرض مثالاں
ملی ترقی دین نبی نوں ہیں قربانی جاواں

نوں ہجری وچہ فرض ہویا حج شفقت کرم پیاراں
ہُن اسلام جوانی چڑھیا شان نبی دے پاراں

عدی حاتم طائی جدی یمین اندر سرداری
وچہ اسلام دی داخل ہویا کرم کنوں رب باری

تن ہزاراں لشکر مسلم ملک مصر دل دھایا
ہرقل شاہ مصر دے اُپر جاکر غلبہ پایا

حج اخیری پاک نبی نے سن دسویں وچہ کیتا
حجتہ الوداع اخیری خطبہ ایہ فرمایا مبیتا

بہت وصیت لوکاں کارن کیتی حد کمالوں
اسلام اُوپر تساں قائم رہنا بچنا کفر دے بالوں

حق اللہ ہور حق عباد دی کرنی خوب ادائی
امر نہی پر قائم رہنا دلدی تام صفائی

شایدآخیری حج میرا مینوں معلم ہووے
کُل نفس ذائقۃ الموت مومن من کھلووے

مکیوں جدم پھیر مدینے آئے نبی پیارے
کل ملکاں وچہ دین سکھاون گھلے لشکر بھارے

ایہ تاریخ تبصرہ مجمل کرکے ذکر سنایا
فصل دوجی وچہ حال تمامی بالتفصیل لیایا

مختصر رفتار اسلام در عہد نبویؐ

سنہ ۱ ہجری میں فقط مدینہ منورہ کی چار دیواری تک حلقہ اسلام محدودہ تھا اور مسلمانوں کا کوئی پایہ تخت نہ تھا فقط مسجد نبویؐ میں تمام مسائل انجام پذیر ہوتے تھے۔ سنہ ۲ ہجری سے سنہ ۶ ہجری تک بنی نضیر کے یہود کی سرزمین پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا تھا۔ سنہ ۷ ہجری خیبر فتح ہوا۔ سنہ ۸ ہجری میں مکہ معظمہ۔ بتال۔ طایف جرش تک قبضہ اسلام ہوگیا۔ اور سنہ ۹ ہجری میں تبوک۔ ایلہ۔ ازرخ مقنا جبربا۔ دومتہ الجندل فتح ہوئے سنہ ۱۰ ہجری کے اخیر میں اسلام کی سطوت تمام جزیرۂ عرب پر سایہ ڈال چکی تھی۔ جانب شمال تبوک ایلہ۔ جانب مغرب جران یمن۔ عمان۔ بحرین یمامہ اور مشرق کی طرف خلیج فارس سے شروع ہوکر بحر قلزم تک حدود اسلام قائم ہوچکی تھی۔ سنہ ۱۱ ہجری میں حضور اکرم نے ارادہ کیا کہ لشکر مجاہدین کو اسامہ بن زیدؓ کی سپہ سالاری میں فلسطین اور شام کی طرف روانہ کیا جائے۔ اسی اثنار میں حضور رحمتہ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ یمن میں اسود عنسی اور یمامہ میں مسلیمہ کذاب اور بنی اسد میں طلحہ نبوۃ کے دعویدار بن بیٹھے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اُن کے قائل ہوکر گمراہ ہوگئے ہیں۔ حضورؐ نے خواب سے بیدار ہوکر فوراً مسجد میں آکر اپنا خواب بیان کرکے

فرمایا کہ مجھے خواب آیا ہے کہ میرے دو بازوؤں میں دو سونے کے بازو بند ڈالے گئے ہیں۔جن کو میں نے پھونک ماری تو فوراً اڑ گئے۔جن کی تعبیر یہ ہے کہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب عنقریب ہلاک ہوں گے اور وہ ملک اہل اسلام کے قبضہ میں آجائیں گے۔چنانچہ حضور کی وفات کے بعد جلد ہی صدیق اکبرؓ کے عہد میں حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں سے ان تینوں خبیثوں کا نام نشان مٹ گیا۔اور اسلام رونق افروز ہوگیا۔(تاریخ اسلام مؤلفہ حافظ عبدالرحمن شوق امرتسری جلد دوم) اور یہ حضور کا آخری وقت تھا اور جنابؐ مرض الموت کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر تمام بیویوں کی اجازت سے رہتے تھے۔اور وہیں آپ نے رحلت فرمائی جس کا مفصل ذکر خطبہ چہارم میں آویگا۔

فصل دوم حضور کی بعثت کے متعلق ضروری امور

(نوٹ):۔خطبہ اول۔صفحہ اول والا پڑھ کر شروع کریں۔

سب سے اول حضورؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پہلی وحی یہ اُتری اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ طالخ جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ترجمہ یا محمدؐ اپنے ربؑ کا نام لیکر پڑھو۔جس نے آپ کو پیدا کیا اور انسان کو کرم منی سے پیدا کیا۔نکتہ خاص اس آیت مبارکہ میں یہ امر قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو پہلے پیدا کرنا فرمایا ہے اور پھر انسان کو کرم منی سے پیدا کرنا فرمایا ہے گویا حضور صورت بشری میں پیدا تو ضرور کئے گئے ہیں مگر تخلیق خلق سے ان کی تخلیق علیحدہ ہے۔حضور کو عام انسانوں کی طرح نہیں فرمایا۔جیسا کہ بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضور بھی ہمارے جیسے انسان ہیں۔اُن کو اس آیت کا ترجمہ بچشم ہوش غور سے پڑھنا چاہیئے۔تبیان میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں لکھنے کی تعلیم دی مگر مشہور یہ ہے کہ سب سے اول لکھنے والے حضرت ادریسؑ تھے۔اکثر مفسرین کا قول ہے کہ سب سے پہلے یہی سورہ علق کی پانچ آیتیں نازل ہوئی تھیں۔اور جو کہتے ہیں۔کہ فاتحہ اور مدثر نازل ہوتی تھیں۔اُن کا یہی مطلب ہے کہ ان پانچ آیات کے بعد جب حضور کو وضو۔استنجا اور ترکیب نماز سکھائی گئی۔تو پھر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔خیر حضور جب گھر تشریف لائے تو سہمے ہوئے اور کانپتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو فرماتے تھے۔زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ یعنی مجھے کملی میں لپیٹ لو۔تو حضرت خدیجہ نے کپڑے میں حضور کو لپیٹ لیا۔جب حضورؐ کو کچھ قدرے آرام آیا تو اپنے حرم محترم حضرت خدیجہ سے تمام واقعہ بیان فرمایا۔کہ قریب تھا کہ میری جان ہی نکل جاتی۔تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین نے تسلی دی۔

نظم پنجابی

مائی خدیجہ رضؓ سنکر قصہ ہو قربان سناوے
تیرے جیسے کریماں اوپر کیونکر سختی آوے

دائم الفت نال غریباں چکو بھار یتیماں
مہماندی خدمت کردی درد رفیق ایماں

ہر اک درد مصیبت والا تیتھوں فیض اٹھاوی
یاد خدادی باہجہ تساں نوں پلک نہ بھول وہاوی

اپنا خرچ کما کر کھاؤ رنج نہ کوئی قریبی
بھول نہ مارے رب تساں نوں ہے کوئی نیک نصیبی

تاں پھر پاک نبی دی تائیں ورقہ پاس لیائی
عالم بڑا توراتوں حافظ چاچے جایا بھائی

قصہ غار والا سب حضرت ورقہ نوں بتلایا
جو کچھ غار اندر حضرت نوں پیش حوالہ آیا

کہے مبارکبادی ورقہ پاک محمدؐ تائیں
اوہ جبرئیل فرشتہ آہا غم نہ دل وچہ لائیں

آدمؑ نوحؑ خلیلؑ تے موسیٰؑ عیسیٰؑ دل جو آوے
دیگیا اج نبوۃ تینوں نام امین سداوے

ایپر میں ہن بڈھا ہویا جیون آس نہ کوئی
جوان بہادر زندہ رہندا دلوچہ خواہش ہوئی

پوری مدد کریندا تیری ہوندا صدقے واری
سکے وچوں جدوں تساں نوں قوم کڈھیند ساری

نبیؐ کہیا کیوں مکیوں مینوں کڈھن میرے بھائی
ورقہ آکھے نال رسولاں مڈھوں ہوندی آئی

جو کوئی نام خداوند والا ہو کا آن سناوے
شہروں اُسنوں نال تعدی باہر نکالیا جاوے

بعضے آکھن پڑھ کر کلمہ ورقہ ہو گیا راہی
بعضے نہیں اصحابی کہندی عالم میری بھائی

سنکر ایہہ خوشخبری حضرت گھر اپنے وچہ آیا
کل خلقت نوں پاک خدا دا خوب پیغام سنایا

حضورؐ کے کفرستان پر کیا کیا احسان

یوں تو حضور نے تمام تاریک شعبوں کو پرنور کر دیا تھا جن کی تفصیل سے بڑی بڑی کتب بھرپور ہیں مگر آپ سب قطع نظر کر کے فقط درس توحید کو لو۔ جو کہ تمام جہان کے ہادیوں کے اقوال سے بڑھ چڑھ کر ہے جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

نظم پنجابی

درس توحید محمدؐ جدم آکر دنا جبائی
خالی کل مخلوق توحیدوں اوس زمانے آئی

عیسائی تن خدا بتاون توں سن یار سوالی
عیسیٰؑ مریمؑ روح القدس عقل شعوروں خالی

قوم یہود عزیرؑ نبی نوں ابن خدا بتلاوے
نویں انجیل اندر جیوں عیسیٰ ربد اپت سداوے

ایرانیاں دو خدا بنائے میں تدھ آکھ سنائیں
اہرمن تے یزداں ہے دوجا کہن خدا جنہائیں

اہرمن خدا ہے سپ تے بچھواں ہور شریر جو چیزاں
ہے یزدان خدا پھر سبھ اہتر اہل تمیزاں

ہندو اندر کئی پوجے جاون دیو یا جن ستارے
سورج اگ تے پانی دیو تے واقف لوکیں سارے

جسدا کجھ ثبوت بھراؤ دیواں لکھ تسانوں
سورج بنسی چندر بنسی جانوں تیں جنہانوں

بہت مشہور خاندان ایہ دونویں ویکھ تاریخاں اندر
شمس قمر دی آل سدادن عجب بنائے مندر

عرب ولایت والی پچھے حالت سب سنائی
سب دنیا نوں ودھ جہالت ملک عرب چہ آہی

پیدا ہوئے سرورؐ عالم غیرت رحمت پاروں
وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ حکم ہویا سرکاروں

رتن خدا نہ بالکل آکھو وانگ یہود عیسایاں
اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّکُمْ باز آؤ تاں پاسو بھلیاں

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط اکو رب تمہارا
اُسنوں چھوڑ نہ بتاں پوجو آکھے سرجنہارا

سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ پاکی رہنوں نہیں اولاد رکھیندا
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ بھی آپے فرمیندا

ہر شے زمین اسماناں اندر میری رب فرماوے
میری آل بناون والا دوزخ ڈالیا جاوے

وعظ توحید تمام پیغمبراں واضح کر سمجھاون
پورے کرن رسالت منصب مشرک پرامناون

ساری خلقت ناوں افضل عالی شان رسولاں
وانگ خدا جو تنہاں پچھانے کافر جان جہولاں

تاہیں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہن رسولؐ الٰہی
رب دی مثل نہ کہو اینہاں نوں وانگ یہود عیسائی

کل دروازے گمراہی دے بند محمدؐ کیتے
عبد معبود علیحدہ ہویا کافر ہوئے پچھیتے

وانگ یہود نصاریٰ کوئی راہوں بھل نہ جاوے
ایسے کارن سرورؐ عالم ایہ فرمان سناوے

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں مثل تساڈی آیا
ربؐ نہ میری نال اساڈے ہیں ہاں آدمؑ جایا

نہیں کوئی جمیاں دنیا اندر سامنے آون والا
توحید اپنی نوں نال اساڈے تول دکھاون والا

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ الصمد اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ط نہ اس کا ماں باپ ہے نہ بیٹا (مثل عیسائیوں کے) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط ہر جگہ اُس کا حکم جاری ہے (دوسرے کا دخل نہیں مثل ہندوؤں کے) هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وہ اپنی تمام مخلوق (مثل فرشتے وغیرہ) پر غالب ہے۔ الذی خلق الموت والحیوٰۃ ط اللہ نے ہی موت اور حیاتی بنائی ہے هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ط وہ سبکو روزی دینے والا بڑا طاقتور ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وہی ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ وَاللّٰهُ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

الْعٰمِلِیْنَ ط وہ اللہ عمل کرنیوالوں کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط یہ دس باتیں کامل ہوئیں۔ شعر فارسی ترجمہ اردو

دل آزردہ نشوی ورنہ سخن بسیار است — اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم

رنج نہ ہووے دفتر سارا تاہیں پیش نہ کریا — تھوڑا دسیا تیری تائیں ایس گلوں دل ڈریا

الغرض۔ حضور صلی اللہ علی محمد والہ وسلم کی تمام زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے واقعے بھی دُنیا کی نظر سے اوجھل نہیں۔ سبکو معلوم ہے کہ حضور کو بیویوں کے جھرمٹ کے ادائیگی حقوق خانگی کے بعد کسطرح شعبوں پر تمام جہان سے آگے ہیں۔ جیسا کہ لالہ رام لعل صاحب ورما دہلوی نے ایک اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ بزرگوں کا خاصہ ہے کہ اکثر دنیا میں تکلیفیں آتی ہیں۔ اگر تمام جہان کے بزرگوں کو جو تکلیفات آئی ہیں اُن سب سے زیادہ اکیلے حضرت محمدؐ کو تکلیفیں آئی ہیں۔ مگر میں یہ بھی کہے بغیر نہیں رہسکتا کہ تمام جہان کے ہادیوں کے فضائل سے آپ کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔ تاریخ دان حضرات سے مخفی نہیں کہ ۲۳ سال کی قلیل مدت میں سید الاولین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ علم توحید بلند کیا۔ اور معرفت الٰہی کی شعل کو روشن کرکے ظلمت شرک و تاریکی جہل کو کافور کردیا۔ اور ریگستان عرب سے علم و عقل۔ تہذیب و اخلاق کے دریا بہا کر ظلمتکدۂ عالم کو سیراب کردیا۔ کیا فلسطین۔ ایشائے کوچک۔ مصر۔ ایران ترکستان۔ افغانستان۔ خراسان۔ فارس۔ بلوچستان۔ طرابلس الجزائر۔ مراکو۔ اسپین۔ مراقش۔ اندلس و ہندوستان میں مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ و اصحابہ وسلم کے لائے ہوئے نظام یعنی قانون کو لیکر آئے تو اُن سے پیشتر ان ملکوں کی کیا حالت تھی۔ ساتویں صدی عیسوی سے لیکر آٹھویں صدی کے ابتداء عشر تک مسلمانوں نے کس سرعت سے ترقی کی یعنی مسلمانوں کے پہنچنے سے صرف ایکسو سال کے اندر اندر یہ تمام ممالک تہذیب و تمدن اخلاق و معاشرت میں شہرہ آفاق ہوگئے اور اسلامی سیاست کی ہی برکت تھی کہ جسکو تسلیم کرکے بے تمیزیوں جہالتوں حماقتوں خباثتوں اور جمیع خصائل رذیلہ سے واقف ہوکر انصاف و عدل علم و اخلاق جمیع خصائل حمیدہ سے مزین ہوگئے غرضیکہ تمام عالم پر حضور کا احسانِ عظیم ہے۔ غور سے دیکھو اچھوتوں کو درجہ مساوات قرآن کریم کی تعلیم اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط اللہ کے نزدیک بزرگی صرف پرہیزگاری ہے) کا نتیجہ ہے۔ یا وید کی تعلیم (شودر اگر وید کی آواز سُن لے تو اُس کے کانوں میں سکہ پگھلا کر ڈالدو کا نتیجہ ہے۔ نکاح بیوگان کی اجازت قران مجید نے دیکر عالم نسواں پر احسانِ عظیم کیا ہے یا وید نے ۹ قرآن کی تعلیم سے یورپ کی وہم پرستی اور جہل پروری دور ہوئی ہے یا کسی اور چیز سے۔ شعر اردو

علم و ہُنر سکھائے حد سے زیاد تجھ کو — یورپ بنایا ہمنے مینو سواد تجھ کو

اے گلستان اندلس وہ دن ہیں یاد تجھ کو | مدت سے کہہ چکے ہیں گو فریاد تجھ کو

تھا تیری ڈالیوں میں جب آشیاں ہمارا

غرضیکہ اس موجودہ وقت میں جن قوموں نے اسلام کو بظاہر قبول نہیں بھی کیا وہ بھی زیر بار احسان اسلام کے ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کو کسی نہ کسی کام میں ضرور اسلام کی تعلیم سے استمداد حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اسی لئے لالہ پیارے لعل رونق دہلوی نے فرمایا ہے۔

نظم اردو

حقیقت میں مطیع حکم ہے سارا جہاں تیرا | تسلط ہر دو عالم میں یہاں تیرا وہاں تیرا

زمیں پر بھی ہے گھر تیرا فلک پر بھی مکاں تیرا | نشان حق سے ملتا ہے ہر اک جا پر نشاں تیرا

دل رونق نے ڈھونڈا جس طرف تجھکو ادھر پایا

یہاں بھی جلوہ گر پایا وہاں بھی جلوہ گر پایا

اس مختصر درس توحید کے بعد ہندوؤں اور عیسائیوں کو حضورؐ پر کثرت ازواج والے اعتراض کا مختصر جواب دیا جاتا ہے۔

جوابات بر کثرت ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہندو اور عیسائی آئے دن حضور پُر نور سرکار دو عالم پر کثرت ازواج کی وجہ سے شہوت پرستی کا الزام لگا کر نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔ اُنکی کوتہ فہمی پر بڑا تعجب آتا ہے۔ کہ کیوں جانتے بوجھتے ایسی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ الزامی جواب حضور کی کثرت ازواج کا فلسفہ بیان کرنے سے پہلے دیا جاتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کو واضح ہو (۱) حضرت ابراہیم کی تین بیویاں تھیں۔ سارہؑ۔ ہاجرہؑ۔ وغیرہ (۲) حضرت یعقوب کی چار بیویاں تھیں لیاہ۔ زلفہ۔ بلہ۔ راحیلہ (تفسیر حقانی جلد دوم) (۳) حضرت موسیٰ کی کئی بیویاں تھیں (۴) حضرت داؤد کی نو بیویاں تھیں اور دس حرمیں (۵) حضرت سلیمانؑ کی ایکہزار یعنی سات سو بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں۔ آپ برائے مہربانی جب ان اولوالعزم انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر محمد الرسول اللہ پر کیوں اعتراض کر کے اپنی بد باطنی کا ثبوت دیتے ہیں جبکہ ان حضرات کی شان میں نقص نہیں آتا۔ تو حضور داعی اسلام پر اعتراض کیا ہے۔ اہل ہنود کیلئے (۱) سری کرشن جی مہاراج کی تین سو ساٹھ ۳۶۰ گوپیاں تھیں ورنہ آٹھ پر تو سب کا اتفاق ہے (۲) راجہ دسرتھ کی تین بیویاں تھیں۔ رام چندر جی کی والدہ۔ لچھمن جی کی

والدہ - بھرتؔ جی کی والدہ (۳) راجہ پانڈو کی دو رانیاں تھیں - مادری - گیتی (۴) راون کی ہزاروں رانیاں تھیں دیکھو مہابھارت - رامائن - تاریخ ہند وغیرہ ہندوؤں میں اگر الزام کا مادہ ہے تو پہلے محمد عربی کی بجائے اپنے بزرگوں کو دیکھیں - اب ہم حضور کی نسبت وہ اسرار پیش کرتے ہیں جو ہمارے مخالفین ہرگز پیش نہیں کر سکتے - (۱) حضور کا پہلا نکاح ۲۵ برس کی عمر میں ہُوا - اگر آپ معاذ اللہ شہوت پرست ہوتے اور دامن عفت محفوظ نہ رکھتے تو تمام عرب میں امین کا لقب ہرگز نہ پاتے اور دعویٰ نبوت کیوقت مخالفوں نے آپ پر سینکڑوں اعتراض اُٹھائے مثلاً جادوگر - کاہن - شاعر بدعتی وغیرہ اگر اُن کو (جو تم سے بڑھکر حضور کے دشمن تھے) حضور کی شہوت پرستی کا اعتراض اور شک ہوتا تو ہرگز نہ چُوکتے حالانکہ کفار مکہ حضور کو آکر کہتے کہ جتنی خوبصورت لڑکیاں پسند کرو ہم حاضر کرتے ہیں اگر دولت چاہتے ہو تو خزانوں کی کنجیاں ہم سے لیلو - اگر حکومت کی ضرورت ہے تو تمام عرب کا تاج آپکے سر پر رکھ کر ہم آپ کو اپنا بادشاہ تصور کرنیکو تیار ہیں - مگر ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہو - مگر حضور فرماتے کہ ہمیں اِن چیزوں کی ضرورت بالکل نہیں ہے - تو پھر آپ نے گیارہ نکاح کیوں کئے سُنو کہ اُن میں کیا کیا مقاصد تھے (۱) سب کو معلوم ہے کہ حضرت خدیجہ ایک بڑی متمول عورت تھی جسکی دولت سے بہت سے دینی دنیاوی کاموں میں مدد ملی اور آپکی اولاد ہوئی (۲) حضرت صفیہ رضؓ ایک بڑے شریر یہودی خاندان کی لڑکی تھی جس کے نکاح کے بعد تمام یہود شرارتوں سے باز آگئے (۳) حضرت حبیبہ رضؓ ایک قریش سردار مکہ کی لڑکی تھی اور قریش حضور کے جانی دشمن تھے مگر اس نکاح کے بعد سب فتنے فرو ہو گئے (۴) حضرت جویریہ رضؓ ایک ڈاکو سردار کی لڑکی تھی جس کے نکاح کے بعد حضور کی برکت سے وہ سب فرشتہ خصلت ہوگئے - اور حضور کو تبلیغ میں بڑی آسانی ہوگئی (۵) حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنیکا سبب یہ ہُوا - کہ جوان کا حافظہ بہ نسبت بوڑھے کے قوی ہوتا ہے - لہٰذا تمام مسائل نسائی حضرت عائشہ کی ہی بدولت رواج پذیر ہیں - کیونکہ آپ اپنے زمانہ میں اسقدر اجل عالم تھیں کہ بڑے بڑے اصحابہ رضؓ ان کو مانتے تھے - اور حضور کے بعد جب کسی مسئلہ میں گڑبڑ ہوتی تو حضرت عائشہ سے دریافت کر کے عمل کرتے - الغرض کہ جتنی مدد دین الٰہی کو ان نکاحوں سے ملی ہے اگر بہ نظر عمیق دیکھا جائے - تو دوسرے کسی طریقہ سے نہیں ملی پس حضور کے سب نکاحوں کا مقصد اشاعت حق اور مسلمانوں کی مدد ہی تھا - مگر کسی نے بھوکے کے آگے پہیلی کہی تو اُسنے کہا روٹی ہی ہوگی - جن کی تعلیم ہے کہ ستسر بھک داستان مکتی ہزار زناہ کرنے سے نجات ملتی ہے - اور حیض آنے سے عورت زانیہ کا گناہ دور ہوجاتا ہے

اور اُن کے لئے ہر طرح سامان شہوت پرستی موجود ہے ۔ اور سب سے بڑھ کر شہوت پرست ہیں دیکھو کفر توڑ غازی محمود دھرمپال لدھیانوی انکو سب لوگ شہوت پرست ہی نظر آتے ہیں اللہ ہمارے ہندو ۔ اور عیسائی بھائیوں کو ہدایت بخشے آمین ۔

اقسام وحی

مشارق الانوار میں وحی کی بہت سی قسمیں لکھی ہیں ۔ مثلاً کبھی تو اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں ۔ جس طرح موسیٰ کے ساتھ کوہ طور پر یا محمد مصطفےٰ کے ساتھ معراج کے موقعہ پر اور کبھی بذریعہ فرشتے کے ۔ اور یہ وحی بہت آتی تھی ۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر اسی قسم کی وحی آتی تھی ۔ اور کبھی الفاقی جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے اُلْقِیَ فِی رُوْحِیْ یعنی میرے دل میں وحی ڈالی گئی ۔ اور کبھی الہامی ۔ یہ وحی نبی اور غیر نبی پر بھی آئی ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی ۔ ترجمہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کی اتنی ہی قسم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سپارہ ۲۵ سورہ شوریٰ میں ذکر فرمائی ہیں ۔ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ ط ترجمہ اللہ کسی آدمی سے کلام نہیں کرتا سوائے اس کے کہ بذریعہ وحی ۔ الہام ۔ خواب یا پردے میں ۔ موضع القرآن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کے ساتھ دو پردوں میں کلام کیا تھا ۔ ایک پردہ زرد سرخ کا اور دوسرا موتی کا تھا جن میں ستر برس کی مسافت کا فاصلہ تھا ۔ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ ط ترجمہ یا بھیجتے ہیں ہم فرشتوں کو اپنے بندوں کی طرف کہ پہنچاتے ہیں اُن کو جس طرح ہم چاہتے ہیں ۔ کہ وہ ہمارے حکم بردار ہوتے ہیں ۔ اور یہ عظیم المرتبت اور مطابق حکمت فقط میری ہی شان ہے ۔ وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط اسی طرح ہم نے روح یعنی قرآن کریم کو آپکی طرف وحی کیا ۔ فائدہ اسواسطے کہ جس طرح روح سے بدن کو زندگی نصیب ہوتی ہے ۔ بعینہٖ اسی طرح دل کو قرآن کریم سے زندگی ملتی ہے وَمَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ ط ترجمہ اور آپ پیشتر ازیں کتاب اور ایمان کے راز نہ جانتے تھے ۔ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ط لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنا دیا ۔ کہ اس سے اپنے بندوں سے جسکو چاہیں ہدایت کر دیں ۔ وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ترجمہ ۔ اور اے حبیب آپ لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلانیوالے ہیں ۔ اور آپ کا تمام مخلوق کو پکارنا عام ہے ۔ اور میری ہدایت خاص ہے ۔ جسکو چاہتا ہوں ہدایت کرتا ہوں ۔ اور صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے ۔ حضور پر فقط تین قسم کی وحی آتی تھی ۔ (مظاہر حق تفسیر عزیزی وغیرہ) (۱) گھڑیال

جیسی آواز آتی اور حضور اپنا سر مبارک جُھکا دیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی سر کو اُٹھا لیتے اور جو کچھ حکم الٰہی ملتا بیان کر دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ وحی سب سے سخت قسم کی تھی۔ اگر سردی کا موسم ہوتا تو آپکو پسینہ کثرت سے آجاتا یہی وحی بحالت سواری نازل ہو جاتی تو جس جانور پر آپ سوار ہوتے تو وہ مارے بوجھ کے بیٹھ جاتا سوائے آپکی قصوئی ڈاچی کے مگر وہ بھی پاؤں پھیلا کر کھڑی ہو جاتی اور بوجھ سہارتی چل نہیں سکتی تھی (۲) کبھی فرشتہ اپنی اصل شکل میں حاضر ہوتا اور پیغام الٰہی دے جاتا (۳) کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اکثر جبرئیل ؑ دحیہ کلبی کی صورت میں حضور کے پاس آتا تھا۔ وحی انبیاء کی اختیاری بات نہ تھی۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ جب چاہتے وحی بھیج دیتے جیسا کہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ یہ مختصر بیان ہو چکا اگر زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھنا ہو تو تفسیر عزیزی مظاہر حق وغیرہ دیکھو۔

وحی کے محفوظ رہنے کی دلیل اور وحی کے معنی

مسئلہ معلوم رہے کہ مہر نبوّت حضور کے دونوں کندھوں کے درمیان بیضوی شکل کی تھی۔ جسکے باعث حضور جیسا آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ اس کے بعد واضح ہو کہ وحی لُغت میں آہستہ یا اشارہ سے کسی بات کو کسی کے دل میں ڈالنے کو کہتے ہیں۔ مگر اصطلاح شرع میں وحی خدا کا پیغام ہے جو بتوسّط فرشتہ یا الہام کسی نبی یا ولی کی طرف بھیجا جاوے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم اور دیگر کتب سماوی کو وحی کہا جاتا ہے اور وحی کا آنا کسی وقت یا کسی جگہ کے ساتھ مخصوص نہ تھا۔ بلکہ ہر جگہ اور ہر وقت جب خداوند کریم چاہتا تھا۔ اور جب کوئی وحی حضور پر آتی تو فوراً زید بن ثابت کاتب وحی کو بُلا کر فرماتے کہ اسکو فلاں سورۃ فلاں آیت کے آگے یا پیچھے لکھ لو اور اسی ترتیب سے تمام اصحابہؓ کو یاد کرنے کی تلقین کر دیتے تھے۔ چنانچہ اُس زمانہ میں اسباب کتابت کی عدم فراہمی کی وجہ سے قرآن کریم کو اکثر اونٹ کی ہڈیوں۔ ہرن کی جھلیوں۔ پتھر کی سلوں یا کھجور کے پٹھوں پر لکھا جاتا تھا۔ لہذا حضورؐ کے زمانہ مبارک میں متفرق اجزاء پر تمام قرآن کریم بالترتیب لکھا جا چکا تھا۔ اور سینکڑوں صحابہؓ کو بالترتیب یاد بھی تھا۔ مگر حضور کو خیال ہوا کہ یہود و نصاریٰ کی طرح میری اُمت بھی اس قرآن پاک کو کہیں ادل بدل نہ کر دے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ترجمہ اے محمدؐ آپ یہ فکر نہ کریں کیونکہ ہم نے ہی قرآن پاک نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ جیسا کہ حضور کو یہ بھی خیال ہوا تھا کہ ہر ایک نبی کی وفات کے بعد اُن کا خلیفہ اُن

کے قائم مقام رہنا تھا جو اُن کی اُمت کی نگہبانی کرتا تھا مگر میری وفات کے بعد میری اُمت کا خلیفہ کون ہوگا تو ارشاد باری ہُوا کہ اے محبوب تیری اُمت میں خود میں خلافت کرونگا۔ غرضیکہ حضور کی وفات کے بعد جب حضرت ابا بکر صدیق رضی خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی کو دل میں قرآن مجید کے یکجا جمع کرنیکا احساس پیدا ہُوا۔ اُنہوں نے آکر صدیق اکبر رضی کی خدمت میں عرض کی۔ کہ جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہو گئے ہیں میرے دل میں بڑا خوف پیدا ہو رہا ہے آپ قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کرنیکی کوشش فرمادیں۔ مگر آپ نے سُنکر کہا کہ جو کام رسول خدا نے نہیں کیا ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی نے کہا۔ کہ حضور کی ۲۳ سالہ زندگی میں بڑے بڑے انقلاب رونما ہوتے رہے ہیں۔ جن کے سبب حضور کو اس کے جمع کرنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ آپکو اس کام میں تساہل (یعنی سُستی) ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ حضرت عمر کی یہ مصلحت آمیز گفتگو سُنکر حضرت صدیق رضامند ہو گئے اور زید بن ثابت رضی کاتب وحی کو کتابت قرآن کیلئے بُلایا۔ اور کہا کہ آپ کمر ہمت باندھ کر قرآن مجید کو ضرور یکجا لکھدو پہلے تو وُہ بھی حضرت صدیق کی طرح کہتے تھے کہ جس کام کو رسولِ خدا نے اپنی حیات مبارک میں نہیں کیا تم لوگ کس طرح کر سکتے ہو۔ مگر آخرکار وُہ بھی مان گئے اور سمجھ گئے کہ حضرت عمر کی رائے درست ہے۔ اور زید بن ثابت کو کتابت قرآن کریم کیلئے تمام اصحابہ رضی کی پسند کرنیکی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو وُہ جوان تھے۔ اور جوان کا حافظہ قوی ہوتا ہے۔ دوسرا وہ عاقل تھے۔ نیک اور ہر قسم کی تہمت سے پاک تھے۔ سوم۔ ہر سال اُس کی موجودگی میں حضور جبریل امین کیساتھ ایکدفعہ دور کرتے تھے۔ آخری سال جبکہ قرآن پاک تمام نازل ہو چکا تھا۔ اور جبریل نے آکر حضور کے ساتھ دو دفعہ دَور کیا تو زید بھی ساتھ شریک تھے۔ لہٰذا تقدم و تاخر ناسخ و منسوخ کا اُن کو سب سے زیادہ علم تھا۔ بدیں وجوہات اُن کو کتابت قرآن کیلئے پسند کیا گیا۔ اور اُنہوں نے حسب الحکم صدیق اکبر رضی قرآن پاک کو بڑی صحت کیساتھ بہت سے حفاظ کی موجودگی میں ایک جگہ جمع کرنیکا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضرت عمر نے سب لوگوں کو حفظ کرنے کی سخت تاکید فرمائی۔ اور ہر سال ماہ رمضان میں ایک ختم قرآن پاک کا حافظوں کو ضروری طور پر کرنیکی تاکید فرمائی۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی نے فرمایا۔ کہ یا اللہ حضرت عمر فاروق رضی کی قبر کو اس طرح روشن کرنا جسطرح اُنہوں نے تیرے ذکر سے مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ اور وہ جمع شدہ قرآن مجید حضرت عائشہ کے گھر محفوظ تھا۔ اُس کے بعد جب عہد عثمانی آیا۔ تو لوگوں میں قرآئت کا اختلاف بہت پیدا ہو گیا کیونکہ اُسوقت اسلام بہت دُور تک پہنچ چکا تھا۔ حضرت عثمان نے وُہ قرآن کریم حضرت عائشہ سے منگوا کر اہلِ قریش کو کہا کہ اپنے اپنے محاورے کے مواقف لکھ لو۔ چنانچہ قرآن پاک کی سات نقلیں کرا کر تمام ملکوں میں بھجوا دیں۔ اور لوگوں

سے منتشر اوراق منگوا کر ہمیشہ کے اختلاف کو دور کرنیکے لئے غائب کر دیا اور وُہی سات قرائتیں آج تک مشہور ہیں۔ بس اسی واسطے حضرت عثمانؓ کو جامع قرآن کہا جاتا ہے۔ دراصل قرآن کو جمع کرنیوالے زیدؓ بن ثابت ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ البتہ ناشر القرآن ضرور ہیں اور صحابہ کے زمانہ میں ایک تو سامان کتابت بھی کثرت سے نہ ملتا تھا۔ دوسرے اُن کے حافظے بڑے قوی ہوتے تھے۔ اس لئے وُہ لکھنے کے بجائے یاد ہی کر لیتے تھے اور اُس وقت قرآن پاک میں اعراب۔ نقطے۔ رکوع۔ ربع۔ نصف۔ ثلث۔ منزل وغیرہ بالکل نہ تھے۔ بلکہ وُہ اُسکو بُرا جانتے تھے۔ اور سوائے تلاوت کے اور کچھ لکھنا مناسب نہ سمجھتے تھے۔ جوں جوں مکاتب کا رواج ہوتا گیا۔ اور اسلام غیر ممالک میں پہنچ گیا تو حافظے کو سہارا ملنا شروع ہُوا۔ اُس نے بھی تمام بوجھ کو چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ آجکل تمام دار و مدار قرطاس دل کی بجائے نوشت پر ہے اُس کے بعد حضرت امام مالکؒ کے زمانہ میں ابوالاسودؒ یا حسن بصریؒ نے مصحف شریف پر زبر زیر پیش۔ شد مدّ اور پاروں۔ سورتوں کے نام حصے وغیرہ تمام مکمل کر دیا تھا۔ یہ سارا ذکر امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی تفسیر میں کیا ہے **فائدہ** یہ موجودہ قرآن مجید بالکل لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے۔ اس میں ذرہ بھر فرق نہیں۔ کیونکہ اسکے وقتاً فوقتاً نزول میں کمی بیشی نہیں ہوئی کیونکہ حضورؐ تمام اصحابہؓ کو وحی کے کہنے کے مطابق یاد کرنے اور لکھنے کی بڑی احتیاط رکھنے کی تعلیم فرماتے تھے۔ اب جو اُس کی ذرہ بھر تحریف کا قائل ہے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح ملحد بیدین ہے۔

نظم پنجابی

جو کتاباں اسماناں تھیں رب نازل فرمایاں
نبیاں پچھوں ساریاں اُمتاں سب برباد کرایاں

اک قرآن تحریفوں خالی راز کراں آشکارا
باقی سب متغیّر ہویاں جانے عالم سارا

ایہ ہے معجزہ پاک نبیؐ دا دساں تیری تائیں
اک شوشی دا فرق نہ ہوسی روز قیامت تائیں

فرض کیتا جے غائب ہوون قرآن جہانوں سارے
ہر ہر ملکیں حافظ اسنوں ثابت کرن دوبارے

اس منزل وچہ مذہب تمامی دور پچھے رہجاون
ہرگز کسے نہ طاقت پائی کیویں مقابل آون

سینے حافظاں دے وچہ اُسنوں رب کریم لکھاوے
فرق نہ ہووے زیر زبر دا آکھ فقیر سناوے

پاک نبیؐ تھیں لیکر اجتک کتنے دشمن آئے
رتی فرق نہ پیا کسے توں ساریاں زور لگائے

بعضے آکھن ہے قرآن اصحاباںؓ نے بدلایا
آنتاں اگلے پچھے لایاں نالے کجھ گھٹایا

اوہ بیشک جان منافق پکے رد انکم جھوٹھایا
اِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ط رب سچے فرمایا

رب سچا فرماوے اسدی میں کرساں نگہبانی
تذکرۃ الطہر وچہ لکھیا میں نہیں دلوں بنایا
اس مذہب دی چال تمامی وانگ یہود عیسائیاں
کارن الفت نال محبت کر کے ذکر سناواں
خیر خواہی دی بارول اللہ حال سنایا تینوں

پر شیعہ آکھن اسیں نہ مندے گھڑی کتاب زبانی
آؤ کتاب وکھائیے بھائی جے کوئی شک لیایا
کر توبہ ایہ مذہب چھڈو دلدیاں نال صفایاں
توں بھی سنکر توبہ پکڑیں میں بھی درجہ پاواں
قسم خدا دی ضد نہ کوئی دشمن جان نہ مینوں

فصل سوم دربیان حلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(لمبی طرز)

الحمد للہ نالے نعت احمد صلوٰۃ اصحاب کبار والی
والقمر متھا والشمس مکھڑا واللیل سی زلف سنگار والی
والضحیٰ پیارا بدا منہ سوہنا صفت دندان دی دیکھ یاسین اندر
مثل چوسنے سفید نہ بہت کالا سرخی مائل حضور دا رنگ آہا
اک سخن حضور تن وار کہندے موہنت جگ سب وانگ پتنگ آہا
گننے چاہے تاں ہر کوئی گن سکدا نبی پاک دے سب کلمات پیارے
ہیانہ قد نہ لمبا نہ بہت چھوٹا اکھیں سوندیاں دل بیدار ہووے
لمبے قد والے نیویں نظر آون سوہنی شان دا کویں شمار ہووے
سر پیر پیلے سوہندے عورتاں نوں اگے وزن حبیب دا شان ویکھو
اک مرد توں شروع کر ملکاں چوداں طبقاں دی نال جد تولیا ای
ابہہ ریشموں نرم خوشبو بھریا مڑھکا دیکھ کے عطر سب ڈولیا ای
داڑھی متھ برابراں سیاہ کالی زلفاں گوش مبارکاں پاس ہوون
جیکر بہت خوشی وچہ ہوون سرور مسکراندے زیادہ نہ ہسدے سن
تھوڑی نظر آون دند پاک حضرت ہر دم لاٹ نوں یار ترسدے سن
کجھہ وال ہوگئے سی سرخ آکھن اوہ بھی عطر خوشبو لگان پیارون
چشماں باہجہ سرمے سرمیلیاں سن زلفاں سنگھنیاں بہت سوہن پیارے
حضرت باہجہ نہ کسے دی عمر والی چائی قسم نہ پاک یزدان پیارے

حلیہ مختصر لکھاں سرکار والا دساں گل سب حب بیار والی
مازاغ البصر دو نین آہے ابرو قوس مثال سردار والی
ثانی نہیں حضور دا رب کیتا پیدا کوئی اسمان زمین اندر
مختصر تے جامع سخن ہوتی ہر کوئی سنن والا ہوندا دنگ آہا
سوہنے سخن شیریں نبات کولوں عالی نبی دی وعظ دا ڈھنگ آہا
سرور پاک جناب دی نور کولوں چن سورج تارے ہوون ماند سارے
مجلس وچہ بیٹھے سبتھیں ہون اچے کارن معجزے دو نامدار ہووے
موٹا سر تے پیر موزون سوہنے جنھیں مرداں دی شان اظہار ہووے
رب حکم دتا تو نو یار میرا ملکاں منیاں حکم رحمان ویکھو
وزن پاک رسول دا رہا غالب مرحبا ملائیکاں بولیا سی
عائشہ نور دی سامنے کات کردی جدا بنی سترنہ کھولیا سی
ہن داڑھی نوں مٹھو دہاں والی تی منان والی ساری ناس ہوون
غصے حالتوں رنگ ہو زرد جاندا جنوں دو ہو جھکی جد و ہسدے سن
(۷۰) ویہوں گھٹ سب وال سفید ہوا وہ بھی سر اصحاب پئے دسدے سن
ہمہ صفت موصوف حضور کامل لاشریک سن جہر نشان پاروں
زلفاں کالیاں گھٹاں تے چن متھا جیدی کھاوند اقسم رحمان پیارے
حسن ویکھ کے نوری حضور والا حضرت مائی عائشہ مکران پیارے

نبی ہونے دا مطلب پچھیا جاں مائی عرض حضور سناوندی سی — سوہنی نبوّدی جانوں سونی لبھی پہلوں نظر جو مول نہ آوندی سی
حضرت آکھیا حیف ہے اونہاں اُتّے روز حشر جنہاں نوں دید ہووے — عائشہ پچھیا ہو حیران حضرت ایسا کون بدبخت نہ پید ہووے
سُن کے نام نہ پڑھے صلوٰۃ جیہڑے اُستے راضی نہ رب مجید ہووے — پیر بعد نہ کوئی رسول آوسی حکم تساں نوں نال تاکید ہووے
جے کوئی کرے دعویٰ نبی ہون والا اوہنوں وانگ ابلیس دے جانیاں جے — اگے نہیں ثانی پیدا کوئی ہویا اگاں ہووے نہ حق پچھانیاں جے

فصل چہارم در حلم و رحم حضور پُر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (سورہ آل عمران) ترجمہ کہ اے میری مخلوق شکر کرو کہ میری مہربانی سے میرا رسول تم پر مہربان ہے۔ شان نزول اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جنگ اُحد میں جب لشکر اسلام نے حضورؐ کی فرمودہ تجویز میں کوتاہی کر کے شکست کھائی۔ تو حضور کو بھی ستر زخم بدن مبارک پر آئے۔ اور دندان مبارک شہید ہوئے تو جنابؐ کسی آدمی پر غصے نہیں ہوئے تھے۔ اور کسی کو ملامت بھی نہ کی۔ بلکہ نہایت دلجوئی اور خوشخوئی سے پیش آئے تو آیت نازل ہوئی۔ کہ نرم دلی فقط میری رحمت سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت انسؓ کی ماں دس برس کی عمر سے حضرت انس کو حضور کی خدمت کیلئے چھوڑ گئی تھی اور حضرت انسؓ کا قول ہے کہ میں دس برس حضور کی خدمت میں رہا ہوں۔ مگر خدا کی قسم اتنے عرصہ میں ایک دن بھی حضور نے مجھے نہیں جھڑکا حالانکہ کئی دفعہ مجھ سے غلطی اور نقصان بھی ہو جاتا تھا اور تمام گھر والوں کو بھی نہ جھڑکنے دیتے تھے۔ اور فرماتے کہ نقصان تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ کا بہانہ ہوتا ہے۔ حضور رحمۃ للعٰلمین کا یہ سلوک صرف انسانوں تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ حیوان بھی حضور کے احسان اور سلوک رحیمانہ سے مستثنیٰ نہ تھے۔ چنانچہ یہی حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب کبھی میں حضور کے ساتھ سفر میں جاتا تو ایک حصہ سفر کا خود اسوار ہوتے اور ایک حصہ مجھے مجبوراً اسوار کرتے اور ایک حصہ دونوں پیدل چلتے اور ڈاچی کو خالی چھوڑ دیتے۔ اور فرماتے کہ ان میں ہمارے جیسی جان ہے۔ اور ہم پر ان کا بھی حق ہے۔ کہ ہم ان کو آرام دیں۔ کاش آجکل اُمت حضور کی اس حکم پر عمل کرتی تو حیوان تو درکنار انسانوں پر اسقدر دل پھٹنے والے ظلم نہ ڈھاتی۔

حضورؐ رحیم بھی ہیں اور حلیم بھی ہیں

قولہ تعالیٰ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ط۔ (سورہ توبہ پارہ ۱۱)
ترجمہ اے مسلمانوں یہ رسول ہیں جس پر تمہاری تکلیف بہت شاق گذرتی ہے۔ اور تمہاری بھلائی کا ہر طرح دل سے خواہشمند ہے اور تم پر بڑا مہربان ہے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جنگ کے موقعہ پر جب حضورؐ کو

بڑی تکلیف پہنچی۔ تو اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ حضور آپ بھی نوحؑ اور موسیٰؑ کی طرح ان مشرکین کے حق میں بد دعا کریں۔ تا کہ ان کو خداوند پاک ہلاک کرے۔ آپ نے فرمایا اِنّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا اُبْعِثْتُ رَحْمَۃً ط رواہ مسلم یعنی میں کسی کو لعنت کرنے کیلئے نہیں بھیجا گیا بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں اگرچہ کافر ہوں یا مومن قَوْلُهٗ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط ترجمہ یا رسول اللہ ہم نے آپکو دونوں جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کما قال النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم۔ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُّهْدَاۃٌ ط یعنی میں رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضور مومنین کیلئے تو رحمت ظاہر ہیں مگر کفار کیلئے دنیا میں آسودگی مال۔ باعزت با اولاد کی کثرت۔ بیماری سے نجات یا مصیبت سے رہا کیا جاتا ہے اور بُرے اعمال کی وجہ سے دُنیا میں عذاب نہ کیا جائیگا۔ جیسا کہ تمام امم سابقہ کے حالات قرآن پاک میں مذکور ہیں کہ جہاں گناہ کیا ہیں گرفتار عذاب ہو جاتے تھے۔ مگر حضور کی برکت سے کفار کو ساری زندگی کے بداعمال کی وجہ سے عذاب نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ دُنیا سے بغیر توبہ مر جاوے۔

نظم (لمبی طرز)

ل۔ لکھیا ویکھ تفسیر اندر جویں خبر کتاب فرماؤندی اے
جدوں قہر دی نظر خدا کر داندوں شرم روضے ولوں آوندی اے

نہیں تاں سب مخلوق ہو غرق جاندی جویں خلق اعمال کماؤندی اے
ستار بخش چل پیر دی قدم پھڑ ہیٹھ جیندی گور آرام پہنچاوندی اے

نظم (چھوٹی طرز)

کافراں تنگ نبیؐ نوں کیتا طیبیؐ اندر لیایا
تاں اصحاباںؓ خدمت اندر کر کے عرض سُنایا

دعا فرماؤ یا نبیؐ اللہ ڈُے تخم کُفاراں
تاں فرمایا اصحاباںؓ نوں حضرت نال پیاراں

رحمت بنکر خلقت نوں میں رب ملاون آیا
لعنت کم نہ بالکل میرا حضرت نے فرمایا

اتنے دُکھ کفاراں پاروں صبر جمیل کمایا
تاہیں سرورؐ عالم تائیں رحمت رب فرمایا

حلم نبیؐ تھیں کلمہ جاری مشرق مغرب تائیں
دیکھ تحمل مسلم ہو گئے کئی یہود بلائیں

زید یہودی دا جویں قصہ مسلم وچہ بخاری
میں پاک نبی دیاں صفتاں ویکھیاں وچہ تورات پیاری

اوہ صفتاں ساریاں پاک نبی وچہ میں سبھے ازمائیاں
پر اک صفت نہ ہرگز پائی آکھ سناواں بھائیاں

جو اُسنوں غصّہ مول نہ آوے کتنا کوئی ستاوے
اک دن لَیں کھجوراں قرضہ میں ول حضرت آوے

وعدہ نال میری ونجہ کیتا دین دُنی دے سائیں
دل وچہ کہیا میں اج ازماواں پاک محمد تائیں

وعدوں اگے قرضے والیاں منگیاں جا کھجوراں
مندے لفظ ہزاراں بولے نال غصّے دے گھوراں

اس کارن جو سرورؐ تائیں آوے طیش دلیو چہ
جستوں لویں نہ ہرگز دیویں سارے لوک گلے وچہ

خبری ایہ بدعادت تیری کس گل پاروں ہوئی ۔ قرضہ لیکہ ہراک کولوں کریں ادا نہ کوئی
بہت اصحاب اکٹھے ہوئے جاں میں شور مچایا ۔ اج نبیؐ نوں غصہ چڑھسی دلوچہ مننا پکایا
اگے حضرت کلّے آہے تے ہن یار بھی آئے ۔ لگے نالوں ہور زیادہ لفظ بے ادب سنائے
بلیں جیوں جیوں کراں بے ادبی حضرتؐ نرم کلاماں کردے ۔ ویکھ عمرؓ نوں غصہ چڑھیا قبضے تے ہتھ دھردے
آکھیا ہن یہود کمینے کرا دنویں گفتاراں ۔ حق نبی سرور دے تیری گردن سروں اُتاراں
حضرت عمر کہے پھر سرور آکھیا میرے تائیں ۔ توں کیوں نہ آکھیا مینوں اسدا قرضہ جلد ادائیں
عمر کہے یا سرورِ عالم مینوں حکم سُنائیے ۔ کی کجھ قرضہ اسدا حضرت جاکر جلد ادا یئے
نبیؐ کہیا پھر دیکر قرضہ کرنی طلب معافی ۔ بھی دس سیر کھجوراں اسنوں مالوں دینا وافی
سخت کلاموں اسدے دلنوں جو تساں رنج پہنچایا ۔ اُسدے بدلے راضی کرنا حکم رسولؐ سُنایا
ویکھ یہودی حلم نبیؐ دا کلمہ بول سُنایا ۔ بیشک سچ پیغمبر جسدی موسیٰ خبر لیایا
ہو کر مسلم اُس نے دسّی کُل حقیقت ماضی ۔ حلم نبیؐ ازماون کارن کیتی حیلہ سازی

در تحفہ رسولیہؐ درج است

چونکہ غریب آمدے از راہِ دُور ۔ لطفِ نمودی و نشاند حضور
غریب مسافر پاس نبی دے جے کوئی دوروں آوے ۔ نال محبت سرورؐ عالم اپنے کول بٹھاوے
بہت کرن دلداری اُسدی وانگ پیاریاں یاراں ۔ راہیاں نال رفاقت بہتی کردے شاہ ابراراں
نام و وطن د عرف بہ پرسیدنیش ۔ رحم نمودی و بخشیدنیش
پچھن نام وطن سب اوسدا عرف پیدائش جانی ۔ شفقت رحم تے بخشش کافی کردے نبی حقانی!
رنج نہ کرد دلش از ہیچ کار ۔ کرد ازیں حلم جہاں را شکار
رنج نہ کردے دل کسی دا دین دُنی دی کاروں ۔ جو کوئی حلم نبیؐ وچہ آدے بچے نہ مول شکاروں
سب جہان خلق دی پاروں اک تصویر بنایا ۔ تائیں خلق عظیم نبی دا رب صاحب فرمایا
نال محبت نبیؐ تائیں ہور اک بات سناواں ۔ حلم حضور نبی سرور توں میں قربانی جاواں

حکائیت

بود نشستہ بہ مجلس رسولؐ ۔ آکامدہ یک شخص مسافر مجہول

اک دن بیٹھے مجلس اندر سرور نبیؐ الٰہی
دوروں کوئی مسافر آیا بالکل جاہل ساہی

در صحن مسجد پاک نبیؐ
کرد کز آں بے تمیز اجنبی

مسجد نبویؐ دیو چہ اُسنے سن توں میری بھائی
بے تمیزی یوں چا کیتا او ہوں خبر نہ کائی

اصحاب چوں دیدند شعب ساختند
از پئے تعزیر برو تاختند

اصحاباں جد ویکھیا اُسنوں غصے اندر آئے
مارن کارن کرن تیاری سخت کلام سنائے

بے ادبی کیوں اسنے کیتی اسنوں شرم نہ آئی
ایہ گھر ربدا بہر عبادت ذکر رسولؐ الٰہی

پاک نبیؐ گفت کہ ای اہل نشست
جُستن دلہائے غریباں پداست

ویکھ نبیؐ فرمان سناون اصحاباں دی تائیں
بُرا دُکھاناں قلب غریباں نزد خداوند سائیں

ایہہ جاہل مجہول بیچارا جانے خبر نہ کائی
اسنوں ادب نہ اس گل والا مسجد کی شے آئی

زود در آنجائے نجاست ظہور
دلو بریزید ز آب طہور

جلدی اوس نجاست تائیں پانی گھت غماراں
پاک تمامی مسجد کیتی نال دی کل ابراراں

اپنی ہتھیں اوہ نجاست دھوتی شاہ رسولاں
بہت کرن دلداری حضرت نال ظلوم جہولاں

واواہ حوصلہ پاک نبیؐ دا دھن جنیندی مائی
ہر اک نال مروت کروی پاک حبیب الٰہی

تائیں پاک نبی دی اُپر خلق ایمان لیائی
احمق آکھن مسلماناں نے تیغاں نال نوائی

نہیں کوئی ثانی پاک نبیؐ دا جد احکم بجائیے
فرض اطاعت پاک محمدؐ اُپر خلق بنائیے

کرن روائت حشر دیہاڑے ہوسی خلق تمامی
اکسو ویہہ صفاں سب ہوسن مومن خاص عوامی

مشرق تھیں لے مغرب تائیں ایہو ذکر لیاون
اسّی صفاں اُمت دیاں ہوسن پاک نبیؐ فرماون

چانی صفاں اُمت نبیاں ہوسی سنے کفاراں
ایہ سب برکت حلم نبی دی دساں نال پیاراں

فائدہ یہ حلم یا رحم صرف دنیاوی معاملات کے ساتھ مخصوص تھا کہ جس سے خداوند پاک کی نافرمانی نہ ہو ورنہ دین کے معاملہ مثلاً چوری ۔ زنا ۔ شراب ۔ بہتان ۔ جُوا ۔ سود خوری ۔ ڈاڑھی منڈانا ۔ لبیں دراز رکھنی وغیرہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو بڑی بڑی سزائیں بھی دیتے تھے ۔ حتیٰ کہ کسی کی چادر ٹخنے سے نیچے دیکھتے یا کسی بچے کو زیور پہنا دیکھ لیتے تو آپکا چہرہ مبارک سُرخ ہو جاتا تھا ۔ مگر ویسے آپکا سلوک غلاموں کے ساتھ بڑا رحیمانہ تھا ۔ اُنکی طاقت کے خلاف کوئی کام نہ فرماتے اور سب کو آزاد کر دیتے ۔ اور پھر وہ غلام آپکے خلق سے مسخر ہو کر کہیں نہ جاتے ۔

حکائیت در نظم

اکدن پاک محمدؐ سرورؐ عالم جنگل طرف سدہانے   یاراں کولوں دور لگایا ڈیرہ نبیؐ ربانے
ستے نال خوشی دے حضرت ہیٹھ درختے بھائی   ٹنگی تیغ درختے اُپر خاص حبیب الٰہی
اک شخص کمینہ دشمن دوروں کرکے آگیا دھایاں   پاک نبیؐ دی سرتے آکر بولیا کر وڈیایاں
اُٹھ محمدؐ اکیوں اج ستوں کافر بول سناوی   میری ہتھوں جان تساڈی دس اج کون بچاوی
نبیؐ کہیا نگہبان میرا رب ہر دم شام صباحئیں   حافظ ناصر رب بچاسی اج اساڈی تائیں
پاک نبیؐ نے رب سچے دا جسدم نام لیاسی   ڈگی تیغ کافر دی ہتھوں تھر تھر کنب گیاسی
اوہو پھڑ تلوار محمدؐ مشرک نوں فرماوے   میری کولوں دس ہن تینوں کیہڑا آن بچاوی
تاں پھر مشرک عرض سناوی سرور عالم تائیں   تیری حلم کرم دیبا جھوں میں بچ سکدا ناہیں
کرکے معاف سنایا اُسنوں جا جتھ مرضی تیری   ہر دم سانوں رب بچاوے کری حفاظت میری
جسدم اسنوں دیہن معافی سرور نبیؐ سچاواں   کلمہ پڑھ کر ہوگیا مومن آکھے کتول جاواں
تیری خلق تحمل اتوں میں ہو یا قربانی   کتے نہ جاوی ملیا جسنوں ہادی نبیؐ گرامی
پھر جا آکھے مشرکاں تائیں شنو عزیز بھراوُ   برحق پاک رسولؐ محمدؐ جلد ایمان لیاوُ
بھنیاں لوکاں پاک نبی پر جلد ایمان لیاندا!   بچگئے نار جہنم کولوں نیک نصیب جنہاندا
حلم نبیؐ تھیں کلمہ جاری مشرق مغرب تائیں   خلقوں خلق سواری داواہ دین دُنی دی سائیں

فصل پنجم دربیان خصائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ جس کا ترجمہ ایک عاشق رسولؐ نے اس طرح کیا ہے۔

عائشہ گوید کہ رسولؐ کریم   بود بما بر سر خلق عظیم
حضرت عائشہ کرن روائت کل مومناندی مائی   بہتا خلق اساتھے رکھن پاک حبیبؐ الٰہی
ہیچ گرآں خاطر ماراں نہ خست   از پئے خدمت کمر خود بہ بست
کدی نہ رنج اسانوں کردی پاک رسولؐ غفاری   خدمت کار کرن دی خاطر آپے کرن تیاری
شیر بدوشیدی و آتش فروخت   جامہ و نعلین چو شد پارہ دوخت

دُودھ چوون خود اپنی ہتھیں نالے اگ جلاون

خود نہ طلب کرد طعام و شراب

آپ نہ منگن حرماں کولوں حضرت کھانا پانی

گر نہ بودے ہیچ بخانہ طعام

جے گھر ہے نہیں کھانا جدن عرض سنائی جاوی

عائشہ کہے اساں پاک نبی سنگ داہ واء لنگھائی

ہر حرماندی سرورؐ عالم کردے حق ادائی

حضرت انسؓ روائت کردا نوکر پاک نبی دا

پہلوں کرن سلام محمدؐ ملتے والے تائیں

جد تک پہلوں ہتھ نہ چھوڑی بھی پھر منہ بھاوی

بہن برابر صف دی اندر اگاں نہ ہرگز ہوندی

مجلس او مجلس علم و ادب

مجلس علم ادب دی آہی پاک محمد والی

بڑی شہانہ مجلس آہی اوس سخی سرورؐ دی

چوں سخن آغاز نمودے رسولؐ

شروع کلام کرن جس ویلے سرور کل نبیاںؐ دی

عزت ودھ نہ مول کسے دی نبیؐ محمد ناںوں

جیونکر رب فرمان سنادی وچہ قرآن گواہی

تویں اصحاباں پاک نبیؐ دیاں کرکے عمل وکھایا

انسؓ روائت کردا حضرت پچھن جاں بیماراں

دعوت کرن قبول غریباں دا رمی اندر آوے

دیہن لگام جو اُسدی تائیں چھل کھجوروں آہی

حضرت اکثر خچر اُدھاں گھوڑیاں بی بھی چڑھدی

مائی عائشہ کری روائت حضرت نبی گرامی

برائی دا بدلہ نال برائی ہرگز مول نہ لیندے

جتنی نٹ جاوی تاں گنڈھن ٹاکی کپڑیاں لاون

ہرچہ کہ دادیم بخوردے شتاب

جد اوہ آپے پیش لیاون کھاندی نبیؐ حقانی

گفتے کہ شد نیت مادر صیام

تاں پھر کہندے میرا روزہ طلب نہ کجھ فرماوی

کسے حرم دی نال نبی نے سختی نہیں فرمائی

واہ واہ حوصلہ پاک نبیؐ دا دھن جیندی مائی

ادبوں سوواری ہیں نوکر حضرت انسؓ ولی دا

کرن مصافحہ نال ہتھاندی سرور دوہاں سرائیں

اُتنی دیر حبیبؐ ربانا پاسہ نہ پرتاوے

بیٹھن دوزانوں وچہ مجلس ادب تمام سکھوندی

جز بہ اجازت نہ کشادند لب

باہجہ اجازت کوئی نہ بولے مال ملک دے والی

سب پنچھی دا نے سیس نواون ہیٹھ منگن اس دردی

جملہ سرافگندہ شدندے قبول

سر نیواں چُپ بہن اصحابی ادب کنوں شرماندی

کرن اصحابؓ آواز نہ اُچا ڈر دی ایس خیالوں

حضرت دی آوازوں اُچی کرو آواز نہ کائی

نہیں تاں عمل ہووَن سب ضائع سخت حکم فرمایا

جد کوئی مرے جنازے ولدی حضرت نال پیاراں

کرن اسواری کھوتے اُتے حضرت انسؓ بتاوے

ایہ اسواری خیبر جنگ وچہ کیتی نبیؐ الٰہی

ایہہ کم تکلّف کولوں بہت کنارہ کردے

وچہ بازار نہ بہتا بولن جیویں یہود عوامی

بلکہ خوش خلقی دی پاروں ترت معاف کریندے

ہیچ گر آں خاطر ما رانہ خست
از پئے ندمت کمر خود نہ بست

جو کرن احسان غریباں اُتے میرے دوست پیارے
اسیں دیانگے بدلہ سبھنوں جداون دربارے

ایہہ بھی کری روائت عائشہ صحیح گفتار نبی دی
گن سکدی اسیں حرف تمامی واہ واشان حمیدی

بود کلام شاہ عالی مقام
افصح واعلیٰ و بدیع النظام

کلام محمدؐ سرور سندی عالی شان شہانی
فصیح بلیغ جہانوں ودھ کے نال کوئی اُسدا ثانی

واضح سن اکر وچ نالوں کلمے نبیؐ حقانی
روشن جیونکر موتی لڑیاں بولن جدوں زبانی

مختصر تے جامع پکی سب کلام حضورؐ دی
نیڑے دوروں سب کوئی سُندا اکو جیہی پوری

محفل وچہ نبی دی جیکوئی آوے نال عقیدی
نیڑی بہے یا دُور بلاشک روشن ہوون دیدی

جداک کلمہ کہندے ٹھہرن دوجا پھیر سناون
کدی کدی اک بات جو ہوی ترے ترے بار دُھراون

جاتاک سننے والی تائیں پوری سمجھ نہ آوے
تد تک اگاں رسول ربانا نہ فرمان سناوے

چوں نبیؐ پاک سخنور شدے
شعلۂ نور از دہانش برشدے

جدجدھ پڑھن محمدؐ سرور یا جدھ کہن زباناں
منہ تھیں شعلے نوری نکلن جیوں بجلی اسمانوں

لباں مبارک جدم کھولن موتی منہ تھیں جھڑدے
وند چنبے دیاں کلیاں وانگوں منہا وانگ بدر دی

رجن وچہ نہ آوے کوئی سن گفتار رسولی
دل چاہے جو لوڑی جاون خاص نبیؐ مقبولی

یارب مجلس پاک نبیؐ دی فضلوں بخشیں سانوں
جو کوئی دشمن پاک نبیؐ دا رکھیں دور انہانوں

بھی آب دہان نبیؐ تھیں مٹھے ہوون پانی کھارے
طفل چکھن تاں روز تمامی دودھ نہ پین پیارے

ستیاں اکھیں نیند نبیؐ نوں دل دائم بیداری
تے احتلام آیا سی کدی نہ آئی عمراں ساری

بغلاں وچہ نہ وال نبی نوں رہنے صاف بنایاں
کستوری تھیں ودھ پسینہ دساں مومن بھایاں

جیونکر جابرؓ کری روائت دارمی اندر آوے
کرے معطر پاک محمدؐ جس گلیوں لنگھ جاوے

ام سلمہؓ تھیں ہور روائت راوی خبر سناون
مُڑ ہسکا حضرت سب اصحابیؓ عطراں وچہ رلاون

سب مقام خوشی دی اُتے مُڑ ہسکا وتیا جاوے
سوہنی خوشبو کستوری تھیں اُسدے کر وچوں آوے

ختنہ شدہ تولد ہوئے ناف بریدہ آہی
صاف نجاست میلوں آہا بدن رسول الٰہی

پیدا ہوندیاں سجدہ کیتا اُپر زمیں جب ڈالے
فلکاں طرف اٹھائی اُنگل کہیا عزیزی والے

وقت پیدائش مائی ڈٹھا نور کنوں چمکارا
شام ولایت تیکر آیا ملک نظر وچہ سارا

جاں گرمی دھپ زیادہ ہووی بدل کردی سایہ
سایہ پاک نبیؐ دا ناہا وچہ حدیثاں آیا

ردتنی شمس قمر دی کون سائے سب دسیوں ۔ پر جسدی روشنی دو وٹا اونہاں تھیں کیکر ظاہر تھیون

ایسے کارن رب نبی نوں آکھ چراغ بلاوے ۔ جتھے سورج جن نہ پہنچے اوتھے چانن لاوے

تاہیں پاک نبی دا سایہ نظر نہ بالکل آوے ۔ جو سائے نوں بے ادبی تھیں رب کریم بچاوے

تاں جو سائے حضرت اُتے پیر نہ کوئی دیوے ۔ سایہ رہندا عرشاں اُتے سوہنی شان سوہیوے

مکھی بہے نہ پاک نبی پر جوں نہ سر گرپلیندی ۔ نہ اسواری ادب نبی تھیں پول براز کریندی

مطلب ایہ جو گھوڑے خچر اونٹ پیشاب کردی ۔ جد تک حضرت اُپر ہوون ہول نہ چارہ چردی

وقت میثاق الست بربکم خالق جد فرمایا ۔ سب تھیں اول پاک محمد نوں بلیٰ فرمایا

سب نبیاں نوں دھرتی اُپر رب معراج کرایا ۔ نال محبت سرور تائیں عرشاں تے منگوایا

پاک نبی نوں دیدالٰہی بخشش ہوئی ارزانی ۔ موسیٰ عرض زیارت کیتی آکھیا لن ترانی

بھی جنگ جدالاں وچہ فرشتے آون سب امدادی ۔ ہر دم وافر پاک نبی پر شفقت پاک خدادی

جد دم صور قیامت کو نوں خلق بہشتی یادی ۔ سب تھیں اول روضے وچوں سرور باہر آوی

بھلا دے رب پاک نبی نوں عجیب براق سواری ۔ ستر ہزار فرشتے ہوون اندر تابعداری

سجی طرف عرش دے ملسی جاہگہ پاک نبی نوں ۔ نوری کرسی دیسی رب سچا اپنے خاص ولی نوں

وچہ درگاہ خداوند والی ملسی شان وزیری ۔ دور کریسی رب اُمت والی اُسدن غم دلگیری

مقام محمود حبیب اللہ نوں بخشش ہوسی سرکاروں ۔ لواء الحمد تعریفی جھنڈا ہتھ وچہ پکڑن پیاروں

سنے اولاد آدم صفی اللہ ہیٹھ جھنڈے دی ہوسن ۔ مرسل نبی بھی تابع ہو کر پاس جناب کھلوسن

بھی سب تھیں اول جنت والا حضرت قفل لہاون ۔ بڑا کشادہ مکان وسیلہ رب تھیں بخشش پاون

اُمت سرور عالم تائیں بہت ملن وڈیایاں ۔ اسماعیل بطور نمونہ وچہاں مومن بھایاں

وعن انسٍ اَنَّ رَجُلَ سَئَلَ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِیْ مَا یَخَافُ (رواہ مسلم) ترجمہ حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ سائل نے حضور سے دو پہاڑوں کے درمیان کچھ بکریاں طلب کیں۔ حضور نے فی الفور سب دیدیں۔ تو وہ شخص اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا کہ اے قوم! سب لوگ سچے دل سے حضور محمد مصطفیٰ کا کلمہ پڑھ لو کیونکہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ حضور بلا خوف فقری و غریبی سب کچھ دیدیتے ہیں۔ اور حضرت جابر رضہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے کبھی حضور کو اس حالت میں نہیں دیکھا کہ حضور سے کوئی سول کرے اور آپنے یہ فرمایا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں یا میں نہیں دیتا۔ یعنی جو کچھ موجود ہوتا دیدیتے یا آئندہ

دینے کا وعدہ فرما دیتے چنانچہ فاروقی شاعر نے کمال کہا ہے ؎

ماقال لاقط الا فی تشہد ہٗ — لولا التشہد کانت لاءُ ہٗ نعم
ہرگز لا نہ آکھن سرور کلمے یا ہچہ پیارے — جے نہ ہوندا کلمہ تاں لا ہوندا نعم سوہارے
جیو نکر کا دسن دے وچہ شاعر لکھیا ایہ تدرانہ — اوہنوں عرض فقیر سنا وی پیر تقصیر شماناں
نرفت کلمہ لا برزبان بر علا — مگر یا شہد ان لا الہ الا اللہ
کدی زبان رسول اُپر لا نہ ہرگز آیا — مگر ان لا نفی جنس دا جو کلمے دچہ آوے
ہر ہر وقت نعم فرماون لا نہ کہن زباناں — نہیں نہیں دیندا کدی نہ آکھن سن مسلماناں

پیشاب کیتا اک رات نبی نے برتن دیچہ بھائی — بھرے ڈولن نوکر تائیں یا نہ رہ گیا کائی
پانی جان کسے اصحابی پی لیا اُسدے تائیں — خوشبو لذت ودھ مٹھیائیوں ایں کیا صفت سنائیں
ساری عمر ان اُسدے کولوں خوشبو بیحد آوے — اک کی صفت حضور نبی دی اسماعیل سناوے

فصل ششم انعامات خاص جو حضور کے سوا کسی نبی کو نہیں ملے

صحیح بخاری وغیرہم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور رحمۃ اللعالمین نے فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتَّۃٍ لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ مِّنْ قَبْلِیْ ترجمہ مجھے تمام انبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا (۱) اور مجھے ایک ماہ کے سفر کے فاصلہ تک فتح کرنیوالا رعب عطا ہوا ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے ایک ماہ کے سفر کی راہ تک لوگ کانپتے ہیں۔ اور تمام زمین (۲) میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے تیمم (۳)۔ پانچ وقتی نماز باجماعت۔ مال غنیمت (۴)۔ شفاعت (۵) کبریٰ۔ جامع (۶) الکلم۔ کہ ایک ایک بات میں گویا سمندر بند ہوتے تھے اور روایات میں حضور کی پندرہ فضیلتوں کا ذکر بھی آیا ہے۔

نظم پنجابی

مال غنیمت (۱) ساڈے کارن بخشش ہویا سرور دی — زمیں تمامی (۲) اقصیٰ وانگوں کیتی تسوق پیار دی
پنجے وقت (۳) نماز (۴) تے وضو غضبے (۵) وعدے سارے — بانگ جماعت (۶) شرف (۷) امامت الیس اُمت اوس ری
عید (۸) نماز جمعہ (۹) دی بخشی تے روزہ (۱۰) رمضاناں — آخر بقرہ (۱۱) جو دو آیتاں آیت الکرسی جاناں

لیل القدر تے فاتحہ سورۃ ملی شفاعت کبریٰ — حرمت پاک نبیؐ تھیں ملیا مسلماناں نوں بخرہ

ایہ انعام رسولاںؑ وچوں کسے نہ ہرگز پائے — خاص حبیب محمدؐ اوتے رب نازل فرمائے

کرن روایت فاتحہ رب نے جد نازل فرمائی — تاں مردود شیطان لکارا رو رو کرے دہائی

ہائے افسوس جو محنت میری ہن برباد ہو جاوے — فاتحہ پڑھنے والا مومن جیہنے غالب آوے

ہن کوئی شخص محمدیاں تھیں دوزخ جاسی ناہیں — برکت فاتحہ سورۃ یاروں بخش دیسی رب سائیں

شان رسولیؐ دنیا وچہ رب تھوڑی کیتی ظاہر — یوم الحشر تجلی ہوسی عقل قیاسوں باہر

خاص مرید نبی دے یاروں عزت وافر پاون — ہتھاں نوں چک وڈھن کافر روز کھے پچھتاون

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ حکم ہویا سرکاروں — راضی کراں محبوبا تینوں آکھیا شوق پیاروں

بس میاں پھڑ قدم نبی دے تینوں آکھ سنایا — بیفرماناں روز قیامت درد عذاب سوایا

جھیا کون انعام رسولیؐ گن کردے سارے — جبرائیل مقرب ورگے نار کھلوتے سارے

یارب بخشیں مینوں نالے دوست یار سبھی نوں — روز قیامت ساری مومن ملن حضور نبی نوں

فصل ہفتم در بیان حضورؐ کی خوش طبعی

گاہ باصحابؓ نمودے مزاح — گاہ ز اصحاب شنودے مزاح

کدے اصحاباں دی سنگ حضرتؐ کردے خوش گفتاراں — کدی خوش طبعی دیاں باتاں سندے پاس یاراں

سوہنی طرز دی ہاسہ کردے گندہ نہ کرن مزاخاں — ججت مخول نہ کرن کمینوں وانگ خراں گستاخاں

خوش طبعی سردار نبی دی روشن کردی سینہ — ہگراں جھوٹھ نہ جو جچہ ہووے وانگ جہول بیدیناں

سخن حقیق لطیفہ ہمیشہ کردے نبیؐ حقانی — سندیاں ساریاں ہی دل دی جاندی اڈ تمامی

مطائبہ اول

زال زنے آمدہ نیکو سرشت — گفت دعا کن کہ روم در بہشت

اک بڈھی عورت پاس نبیؐ دے آکر عرض گذارے — دعا فرماؤ جنت جاواں یا سردار پیارے

گفت نبیؐ پاک کہ اے خوش بیاں — زال نہ ہرگز رود اندر جناں

خوش طبعی دے یاروں اسنوں شاہ فرمان سناون — بڈھے بڈھیاں جنت اندر ہرگز مول نہ جاون

زال چوں بشنید دلش شدوشق — گفت علاج نہ بر تقدیر حق

سُنڈیاں دل بڈھڑی دا پھٹیا رو رو حال سناوے
ہائے تقدیر ربانی لگے چارہ پیش نہ جاوے

کرد پیسے گریہ فغان چنیں
گفت نبیؐ پاک مخور غم چنیں

بہتی گریہ زاری کرکے مائی شور مچایا
رحمت عالم نال محبت خوش فرمان سنایا

منتظر رحمت غفار باش
خفتہ دلے چیست بیدار باش

رکھ امید خدا دی رحمت ہردم ٹھاٹھاں مارے
ستا قلب جگا دیں اپنا جاگن بخت تمہارے

پیر شود روز قیامت جوان
بعد ازاں خوش رود اندر جنان

حشر دیہاڑے بڈھڑی بڈھڑے سب جوان ہو جاون
داخل ہوون جنت اندر عیش مراداں پاون

زال چوں شنید دلش شاد شد
خانۂ ویرانہ اش آباد شد

سن خوشخبری بڈھڑی نائی بہت خوشی وچ آئی
گھر ایمان آبادی پائی بولے حمد الٰہی

کوہڑ بیماری ہر اک والی دور کری رب سائیں
اکو عمر سبھناں دی ہوسی وچ مقام جنائیں

مطائبہ دوم

گفت بہ یک سادہ دلے بے زکا
خواہر خالِ تو چہ باشد ترا

اک سادہ دل کُند ذہن نوں حضرتؐ نے فرمایا
بھین تیری مامے دی ہووی توں کی ساک بنایا

سادہ از فکر فرو کرد سر
کرد تبسم شاہِ عالی قدر

اوہ کُند ذہن حیران قیاسوں دل فکراں وچ پایا
حیرت اُسدی ویکھ نبیؐ نوں دل وچ ہاسا آیا

گفت چوں سادہ دل از ہوش شد
مادرت از یاد فراموش شد

ہوش سلامت کر شے شخصا آکھیا نبیؐ غفاری
تیری مامے دی ہمشیرہ تیری ماں پیاری

خوش طبعی دیاں ایہیاں گلاں نبیؐ کرن سنگ یاراں
جھوٹھ ملا نہ ہرگز ہووے نیک ہوون گفتاراں

بخت بلند جنہاں نوں ملیا مجلس فیض رسولی
اسماعیلا دوزخ جاون کرن جو حکم عدولی

فصل ہشتم الفت حضورؐ باطفلاں و وفات ابوطالب

خاص کہ چوں بود رضیع او ولید
بود برا و شفقت و مہرش مزید

دودھ پیوون والے جو ہوون اکثر بال ایانے
بہت محبت نال اوہناندی کرن حبیبؐ ربانے

میوہ پھل فروٹ جے کدھروں آوے پاس شہاندی
پہلوں دیوں بچیاں تائیں آپ پچھیری کھاندی

نال حسینؓ امام حسنؓ دی بہت پیار کماندے — چاہن سیریاں اکھیاں والا اُنس کنوں فرماندے
کدی اونہاندی مونہاں اندر پاون جیبھ پیاروں — شوقوں سر منہ چم اونہاندا حکم جویں سرکاروں
جویں محمدؐ سرور عالم صاحبزادے پیارے — اتنا ہور عزیز نہ کوئی اندر عالم سارے
مہر نبیؐ بُد بہ حسنینؑ بیشتر — بیشتر از مادر و بیش از پدر
بچیاں نال جناب نبیؐ نوں بہتی شفقت آہی — دودھ کے ماں پیو تھیں کئی حصے حسنین تے سی بھالی
ہیں قربان رحیم نبیؐ توں کی کی صفت سناواں — کراں اُمید جو وچہ مریداں میں بھی گنیا جاواں

حضورؐ کے کشتی کرنے کا بیان

مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ زمانہ آنحضرتؐ میں ایک پہلوان ہزار مرد نامی تھا۔ جس میں ہزار مرد کی طاقت تھی اور تمام روئے زمین کے پہلوانوں پر غلبہ حاصل کر چکا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اسلام پیش کیا تو اس نے جواب دیا کہ یا محمدؐ میرے ساتھ کشتی کر لو۔ اگر آپ مجھ پر غالب ہو گئے۔ تو میں بلا عذر مسلمان ہو جاؤنگا۔ حضورؐ نے منظور فرمایا۔ اور تاریخ مقررہ پر مجمع عام میں اُسکو زیر کر دیا۔ اور وہ مع اپنے اہل وعیال کے مسلمان ہو گیا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حضورؐ آجکل کے پہلوانوں کی طرح رانیں سرین ننگے نہیں ہونے دیتے تھے۔ کیونکہ ناف سے لیکر گھٹنوں تک جو بدن چھپانا فرض ہے چھپائے ہوئے تھے۔ اسی طرح پابندی پردہ کے ساتھ کشتی کرنا جائز بلکہ افضل ہے۔ مگر آجکل کے پہلوان جو سرین اور ران ننگے کر کے کشتی کرتے ہیں۔ شریعت کے برخلاف چل کر گنہگار ہو جاتے ہیں۔

ہجرت سے تین سال پہلے حضور کے ہمدرد چچا ابو طالب فوت ہو گئے جو ہر وقت کفار کی ایذا رسانی پر حضورؐ کی بڑی مدد کرتے تھے جسکا حضور کو بڑا صدمہ ہوا۔ مگر جب حضور فرماتے کہ چچا جان میں چاہتا ہوں کہ ان تمام مہربانیوں کے عوض آپکو جنت میں دیکھوں۔ لہذا آپ میرا کلمہ پڑھ لو۔ تو کہتے کہ بیٹا مجھے پسند نہیں کہ ساری عمر جو میرا سر اُونچا رہا ہے اب اُسکو اپنے سرین سے نیچا کروں یا باپ دادے کا رستہ چھوڑ کر نیا طریقہ اختیار کروں۔ اور اکثر محققین کے نزدیک مسلمان ہو گئے تھے۔ جو قریباً زیادہ صحیح ہے۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ۔

خطبہ چہارم (جو دو فصل پر منقسم ہے)

فصل اوّل در بیانِ معجزاتِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قولہ تعالیٰ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۔ ترجمہ
قریب آگئی قیامت جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور کفار اس عظیم ترین معجزہ کو جادو کہتے ہوئے
منہ پھیر رہے ہیں۔ شانِ نزول اس سورۃ کا یہ ہے۔ کہ ایکدفعہ قریش نے آنحضرت کے پاس آکر
کہا کہ یا محمدؐ اگر آپ اپنے دعویٰ نبوۃ میں سچے ہیں۔ تو ہمیں اپنے معجزے کی طاقت سے قمر آسمانی
کو دو ٹکڑے کرکے دکھادو۔ اسوقت چاند عین چودھویں رات کا پوری روشنی پر تھا حضورؐ نے انگلی کے
اشارے سے دو ٹکڑے کر دیا۔ ایک ٹکڑا بدستور اپنی جگہ پر قائم رہا اور دوسرا کوہ حرا کے نیچے نظر آرہا
تھا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ اب خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاؤ۔ اُن میں کئی آدمی مسلمان ہوگئے اور
باقی جادوگر کہتے ہوئے واپس ہوگئے۔ مگر بعض مفسرین کرامؒ نے شانِ نزول اس طرح بیان کیا ہے
کہ ایکدن ابوجہل اور ایک یہودی حضورؐ کی ذاتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور ابوجہل نے کہا کہ یا محمدؐ
آج ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ۔ ورنہ آپکا سر مبارک تلوار سے جدا کر دیا جائیگا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا معجزہ
چاہتا ہے۔ تو ابوجہل نے دائیں بائیں طرف دیکھ کر سوچا کہ کوئی ایسا مشکل معجزہ طلب کیا جائے جو
جو کام اس سے نہ ہوسکے۔ یہودی بولا کہ جادوگر کا جادو زمین پر چلتا ہے۔ آسمان پر اثر نہیں کرسکتا
لہذا کہنے لگے کہ آسمان پر جو چاند روشن ہے اس کے دو ٹکڑے کرکے ہمیں دکھادو۔ حضورؐ نے انگلی سے
چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہوکر آدھا وہیں کھڑا رہا اور آدھا زمین پر اُتر آیا ابوجہل نے
کہا کہ اسکو کہو کہ ملجائے۔ حضورؐ نے پھر اشارہ کیا تو وہ دونوں ٹکڑے ملگئے۔ یہ معجزہ دیکھکر یہودی تو فوراً مسلمان
ہوگیا۔ اور ابوجہل نے کہا ہماری آنکھیں جادو سے بند کر دی گئی ہیں۔ جس سے ہمیں چاند دو ٹکڑے
نظر آیا ہے اگر سچ ہے تو جو ہمارے لوگ سفر کو گئے ہوئے ہیں۔ اُن کے واپس آنے پر معلوم ہو جائیگا۔ کہ
وہاں بھی چاند دو ٹکڑے ہُوا تھا یا نہیں۔ مگر جب اُن لوگوں نے سفر سے واپس آکر بھی شہادت دی
کہ وہاں بھی چاند دو ٹکڑے ہُوا نظر آیا تھا۔ تب بھی اُسکو ایمان نصیب نہ ہوا۔ اور جادو ہی پکارتا رہا
اور دیگر کتب مبارکہ میں بھی شق القمر کے ثبوت موجود ہیں۔ تاریخ فرشتہ والے نے بھی گیارھویں مقالہ
میں ذکر کیا ہے۔ اور مہابھارت کی کتاب دھرم پرم میں بھی بیاس جی مہاراج نے ذکر کیا ہے

کتاب الاسلام صفحہ ۲۶۶ پر معجزہ مشتق ہے عجز سے یعنی اپنے غیر کو عاجز کرنیوالا۔ اور انبیاء علیہم السلام کے دعوائے نبوت میں تقویت دیتا ہے۔ غیر نبیؑ سے ایسا معجزہ صدور نہیں ہوتا۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ معجزہ ایک امر خوارق یعنی خلاف عادت فعل صادر ہونیکو کہتے ہیں۔ جس سے دعوائی نبوت ثابت ہوتا ہے۔ اور جو خوارق عادت نبوت سے پیشتر ظاہر ہو اُسکو رہاص کہتے ہیں۔ جس کے معنی مکان کو پتھر و مٹی وغیرہ سے مضبوط کرنیکو کہتے ہیں۔ گویا اس میں استحکام امر نبوت کا ہے۔ **فائدہ** تمام خرق عادات امور چار قسم کے ہیں۔ (۱) جو کفار سے صادر ہو اُسکو استدراج کہتے ہیں۔ جیسا کہ فرعون کے کہنے سے دریائے نیل جاری ہوا اور قرب قیامت دجال سے بھی کئی خوارق ظاہر ہونگے وغیرہ (۲) جو عام مسلمانوں سے ظاہر ہوں اُنکو معونت کہتے ہیں۔ (۳) جو اولیائے کرامؒ سے ظہور ہوں اُن کو کرامت کہتے ہیں۔ اور یہ سب قید نبوت سے علیحدہ ہیں۔ ان ہر سہ اقسام کو معجزہ نہیں کہہ سکتے (۴) جو نبیؑ سے ظاہر ہوں اور وہ دعوئی نبوت بھی کرے اُسکو معجزہ کہتے ہیں۔ اور سحر جادو و طلسم وغیرہ کو خرق عادت نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اسباب سے ظاہر ہوتے ہیں اور اسباب سے ظاہر ہونیوالی خرق عادات نہیں۔ جیسے شفا مرض کا ساتھ ہے اور دوا حکیم و ڈاکٹر کا۔ اسی طرح چوری شدہ مال کیلئے فال وغیرہ کیجاتی ہے۔ اگر کوئی اسکو خرق عادات کہے تو اسکا اعتبار ظاہراً ہے حقیقتاً نہیں۔ یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات بیحد شمار ہیں مگر بندہ فقیر چند معجزات درج ذیل کرتا ہے (۱) سب سے بڑا معجزہ تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم ہے۔ اس سے پیشتر جملہ کتب میں تحریف واقعہ ہو چکی ہے مگر قرآن مجید میں تحریف بالکل ناممکن ہے بقول باری تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (پارہ ۱۴ سورہ حجر) **ترجمہ** ہم نے ہی قرآن کریم کو اُتارا ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کا محافظ خود اللہ جل شانہٗ ہو اُس میں کس طرح تحریف ہو سکتی ہے خواہ تمام دنیا کیوں نہ زور لگائے۔ اور قرآن مجید نے خود اپنے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت پُرزور چیلنج کے ساتھ دیا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ط **ترجمہ** اے عالم اگر تمکو شک ہو کہ قرآن پاک خدا کا کلام نہیں بلکہ تمہارے زعم کے مطابق محمدؐ کی تصنیف ہے۔ تو اس کی مانند ایک تو سورۃ بنا کر دکھاؤ۔ جسکو ہم نے اپنے رسول پر اُتارا ہے۔ اور اللہ کے سوا اپنے بتوں شاعروں منشیوں کو مددگار گواہ بھی بنالو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ط اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ط **ترجمہ** پس تم ایسا ہرگز نہ کرسکو گے تو ڈرو اُس آگ سے کہ ایندھن اُس کا آدمی اور پتھر ہیں۔ اور وہ ایسے ہی کفار کیلئے تیار رکھی ہے (پارہ ۱ سورہ بقر) لہذا

قرآن پاک ایک بڑا کمال معجزہ ہے ۔ کہ اس میں ایک ذرہ برابر بھی تحریف نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی
اور جو اہل تشیع کا گمان فاسد ہے کہ اصحاب ثلاثہؓ نے قرآن پاک میں بہت مقام پر تحریف کی ہے ۔ (یعنی
جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کا ذکر قرآن پاک میں ہے ۔ اسی طرح اہلبیت کا ذکر بھی تھا جو حضرت
ابا بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے اڑا دیا) یہ صاف بہتان ہے کیونکہ اگر کسی جگہ سے وہ اہل بیت کا نام
اڑاتے تو اپنا نام درج کر دیتے ورنہ انکو کیا فائدہ ۔ تمام قرآن پاک میں سوائے زیدؓ کے کسی اصحابیؓ
کا نام یا اُن کی اولاد کا نام نہیں لہذا معلوم ہوا کہ یہ تمام محض ان کا بکواس ہے ۔ اور بعض شیعہ کہتے
ہیں کہ یہ قرآن اصلی نہیں بلکہ جو اصلی قرآن نبیؐ کریم پر نازل ہوا تھا ۔ امام مہدیؒ کے پاس ہے ۔ جو کہ اصحابِ
کہف کی طرح سرمن رائے غار میں پوشیدہ ہیں ۔ اور قرب قیامت کو ظاہر ہوں گے ۔ تو اصلی قرآن لائینگے
یہ سب لغو عقائد ہیں ۔ یہی قرآن پاک اصلی ہے جو شخص اس قرآن کے تحریف شدہ ہونیکا عقیدہ رکھیگا
وہ مطابق ارشاد الہٰی کے مرتد و لعین ہوگا ۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو ماہ محرم تحفۃ المومنین میری تصنیف دیکھو

قرآن پاک کے متعلق غیر مسلم لوگوں کے خیالات

یوں تو قرآن پاک کی طلسماتی تعلیم پر زمانہ شاہد ہے اور پوری تفصیل کیلئے بڑے دفتر کی ضرورت ہے
مگر ناظرین کی خدمت میں معزز ترین اشخاص کی چند شہادتیں درج کرتا ہوں (۱) امریکہ کی سنتائی
یونیورسٹی کے پروفیسر اعلیٰ مسٹر ہوورڈ نے ایکدفعہ لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ خواہ کتنا ہی انکار کریں
مگر واقعات کو مد نظر رکھکر یہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے ۔ وہ اس قوم پر حکومت
کر رہا ہے جو ازمنہ مظلمہ علیسائیوں کیلئے شمع ہدایت بنی رہی ۔ اور جس نے اپنے علوم و فنون سے ہمارے
دماغوں کو سیراب و شاداب کر دیا ۔ میرا خیال ہے کہ اگر اسلامی حکومتیں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود بھی
ہو جائیں تو بھی اسلام اور مسلمان دنیا سے نہیں مٹ سکتے ۔ کیونکہ جو چیز ان کو حیات تازہ بخشتی ہے
وہ اُن کی کتاب قرآن ہے جو اصل کے اعتبار سے ایسی محفوظ ہے جیسا کہ اپنی پیدائش کیوقت آسمان پر
تھی ۔ اس کا حال بائیبل کی طرح نہیں ہے ۔ جو اپنی تمام مذہبی اور تاریخی خصوصیات کھو چکی ہے ۔ اور
اُس کی تمام تعلیم بیرونی عقائد سے ملوث ہو چکی ہے ۔ عیسائیت اور بت پرستی میں کوئی فرق نہیں رہا
اگر کوئی فرق کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ بت پرستی کے جراثیم نے عیسائیت کو چٹ کر لیا ہے
قرآن پاک ایک زندہ اور حیات بخش کتاب ہے ۔ مسلمانوں کے نزدیک کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی
جتنی عزت قرآن شریف کی مسلمانوں کے دل میں ہے اُتنی ہمارے دلوں میں انجیل کی بالکل نہیں مسلمان

اپنے دل و دماغ اسلام کے حوالے کر چکے ہیں ۔ اور عیسائی رسماً یا بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر اس کو مان رہے ہیں ۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ اگر قرآن مجید کی تعلیم کا صحیح ظہور ہوا تو سب سے پہلے اور زیادہ عیسائیت کو نقصان پہنچیگا ۔ (نقل از کتاب الاسلام مؤلفہ قبلہ سید نذیر الحق صاحب مدظلہ فیضہ) (۲) مسٹر کامس کارلائل صاحب فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی خوبی قرآن مجید کی اس کا خالص اور اصلی ہونا ہے ۔ میری دانست میں قرآن مجید کا وصف یہ ہے کہ ہر لحاظ سے سچا ہے (ص) مسٹر مہاتما گاندھی جی کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک قرآن کریم کی یہ خوبی بہت اعلیٰ ہے کہ اس کی تمام تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہے (کتاب الاسلام ص ۴۷۹) لہٰذا آپکا پہلا معجزہ قرآن کریم اور دوسرا شق القمر ہوا ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّی الْاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَیَّ الخ ترجمہ جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں پہچانتا ہوں اُس پتھر کو جس نے مجھے نبوت سے پہلے کہا تھا کہ یارسول اللہؐ اسلام علیک دوسری روایت میں اس طرح آتا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ جس شجر و حجر کے پاس سے میں گذرتا سب کہتے اسلام علیک یا رسول اللہؐ (بخاری و مسلم)

نظم پنجابی

ابوہریرہ رضہ کرے روایت مسلم اندر آوے
وچ نماز محمدؐ ویکھیاں گردن قدم دھریساں
اتفاقوں جاں رحمت عالم کعبے اندر آئے
قصد کیتا ابوجہل کمینے گردن قدم ٹکاواں
اچن چیتی پچھلے پیریں دوڑدا ہو یا مڑیا
مطلب ایہہ جو مارن والا اُسنوں پچھاں ہٹاوے
دوست آکھن ابوجہل نوں کیوں اتنا گھبرایوں
آکھے حائل آتش ہو گئی رستے اندر کھائی
عظمت ویکھ نبیؐ دی لوکیں بہت ایمان لیائے
نبیؐ کہیا جے میرے نیڑے ڈھکدا اج دیہاڑے
واہ سبحان اللہ کیا عظمت سرور شاہ رسولاںؐ

ابوجہل اک روز تناندی کھاکی قسم سناوے
اوپر زمین دے گردن رگڑاں بہت اذیت دیساں
ابوجہل نے ویکھیا حضرتؐ پیا نماز ادائے
جدم سجدے اندر ہوئے پاک رسولؐ سچاواں
گویا اُسدا بدن تمامی نال النبے سڑیا
جدی رب کرے نگہبانی کیکر غلبہ پاوے
قسم مطابق کم نہ کیتا پرت پچھاں ول آئیوں
تہروں آتش لاٹاں والی مینوں ساڑن آئی
پر ضدوں ابوجہل انکارا کر انکار سنائے
ٹکڑے ٹکڑے کردے اُسنوں ملک مقرب پیارے
کی جانے ابوجہل نکارا جاہل شاہ جھولاں

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الْاِسْلَامِ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ فِی الْاَرْضِ الحدیث ترجمہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن سلام سے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے مدینہ منورہ کی طرف آرہے تھے۔ اور میں اُسوقت اپنے باغ میں میوہ توڑنے میں مصروف تھا اور مجھے فرصت نہ تھی مگر تاہم کام چھوڑ کر سرکار رسالت میں پہنچا۔ اور عرض کی کہ حضورؐ تین چیزوں کا علم سوائے نبیؐ کے کوئی نہیں جانتا وہ باتیں مجھے بتادیں اگر آپ سچے نبی ہو (۱) قیامت قائم ہونیکی نشانی کیا ہے۔ (۲) جنتیوں کو پہلا کھانا کونسا ملیگا (۳) لڑکا کبھی عقل و سیرت میں کے ماں کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی باپ کے اسکا کیا مطلب ہے؟ اُسوقت جبریلؑ نے آکر تینوں اُمور کی خبر دی اور آپنے حسب ذیل جواب دیئے۔ (۱) بڑی نشانی قیامت کی یہ ہے کہ مشرق کی طرف سے آگ نمودار ہوکر تمام لوگوں کو دھکیل کر مغرب کی طرف اکٹھا کریگی۔ (۲) سب سے پہلے اہل جنت کو اُس مچھلی کے جگر کا کباب ملیگا جس کی پشت پر زمین رکھی ہوئی ہے۔ (۳) اگر بوقت دخول مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آوے تو بچوں کی سیرت صورت عادات باپ کے مشابہ ہوگی۔ اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آوے تو اولاد ماں کے مشابہ ہوگی۔ جب حضورؐ نے تینوں جواب صحیح دیئے تو عبداللہ بن سلام مسلمان ہوگئے جو کہ پہلے یہودی تھے اور تورات کے بڑے عالم تھے اُن کا نسب نامہ حضرت یوسف سے ملتا تھا اور سب اوصاف حضورؐ نبی کریم کے تورات میں پڑھ چکا تھا اور بطور آزمائش حضورؐ سے سوال کرکے مسلمان ہوگیا۔ اور مسلمان ہونیکے بعد کہا کرتا تھا کہ یارسول اللہ واقعی ہم یہودی ہونیکی صورت میں بھی آپکو اسطرح پہچانتے تھے۔ یعنی جس طرح اپنی اولاد کے نسب پر کوئی شک نہیں کرتا اسی طرح آپکی نبوۃ پر بھی کوئی شک نہ تھا۔ مگر ضد اور بدنصیبی کے باعث کلمہ شریف نہ پڑھتے تھے۔ جیسا کہ سورۃ بقر میں ہے۔ (۶) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ لَمَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ (الحدیث) جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب ہم جنگ احزاب کے وقت مدینہ منورہ کے اردگرد برائے روک معاندین اسلام خندق کھود رہے تھے اتفاقاً ایک پتھر ظاہر ہوا ہم نے عرض کی یارسول اللہؐ ہم سے بوجہ بھوک کے پتھر نہیں توڑا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے گینتی دو آپنے پتھر پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ضرب لگائی۔ پتھر ریزہ ریزہ ہوگیا۔ اور اُس سے شعلہ آگ کا اُس زور سے بلند ہوا کہ مدینہ شریف کے دونوں طرف روشنی ہوگئی۔ شارحین حدیث کا بیان ہے کہ غیب سے ندا آئی کہ یا محمدؐ آہستہ ضرب لگانا کہیں تمام زمین ہی نہ پس جائے

نظم پنجابی

ترن دناں دی بھکھے آہے سرورؐ نبی پیارے | آکھیا جا گھر بیوی تائیں جابر یار سونہارے

رمیلہؓ بنت معوذؓ انصاری نیکو کار سیانی — کرو تیار شتابی کھانا کارن نبیؐ حقانی

جیکر پکا کھانا ہووی دیوہو جلد اسانوں — بی بی پکڑ وکھادی ساڈھے ترائے سیر جواں نوں

جابرؓ آکھے آٹا اِسدا جلدی کرو تیار ہی — آپ کریندا ذبح بیٹھورا کارن نبیؐ غفاری

اِکو بکرا گھریں اونہاندی وچہ حدیثاں آیا — الغت رحمتؐ عالم کارن فوراً ذبح کرایا

گنّھ کے آٹا بی بی صاحبہ گوشت جلد پکاوی — پچکا سد رسولؐ لیاویں ہور نہ کوئی آوی

اِس پاروں جو بالکل آٹا گوشت تھوڑا آیا — ہووی نہ ندامت سانوں کرکے عرض سنایا

جاکر جابرؓ پاک نبیؐ نوں ہولی عرض سنائی — چلکر روٹی کھاؤ حضرتؐ دعوت اساں پکائی

تھوڑی کھانیوں ڈردا جابرؓ ہولی عرض کریندا — مگراں پاک محمدؐ سبھنوں تھوڑیوں سد کریندا

ساڈی جابرؓ مردربا نے دعوت اج پکائی — نال اصحاباں گھر جابرؓ دے آگئے نبیؐ الٰہی

گوشت آٹے دیوچہ حضرتؐ لب مبارک پاون — روٹیاں جلد پکاؤ حضرت رمیلہؓ نوں فرماون

اپنے ہتھیں روٹیاں گوشت سرورؐ نے ورتایا — رج کھادا دہ سئو اصحاباںؓ راوی ذکر لیایا

کھاکے قسم سناندا اخیراں جابرؓ مرد حضوری — جے میں ہانڈی دیول ڈٹھا بھری برابر پوری

اسماعیلا کی سناویں صفت رسولؐ غفاری — روشن ہوگئے طبق تمامی ہانڈی کون بچاری

آٹا اونویں وچہ کنالی گھٹیا مول نہ کوئی — برکت لب سردار محمدؐ اُسوچہ ظاہر ہوئی

ایویں ہور ہزاراں معجزے وچہ کتاباں آون — مومن سچ یقین لیاکر جنت اندر جاون

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (الحدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول خدا کے ہمراہ ایک جنگل میں جارہے تھے کہ رسولؐ خدا قضائے حاجت کو گئے مگر وہاں کوئی ٹیلہ وغیرہ پردہ نہ تھا کہ آپؐ روپوش ہوتے پس دو درختوں کو فرمایا کہ تم دونوں میرے واسطے پردہ کرو۔ پس دونوں درخت آپس میں جلدی سے مل کر آپ کے گرد لپٹ گئے اور پردہ کردیا۔ جب آپؐ فارغ ہوکر واپس آئے تو دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ اور اُس اثناء میں عجیب وغریب حالت دیکھکر میں دل ہی دل میں باتیں کررہا تھا جیسا کہ اکثر انسانوں کی عادت ہوتی ہے اور اِسکو حدیث نفس کہتے ہیں۔

نظم پنجابی

تابعدار رسولاںؐ سب کجھ ثابت جیویں قرآنوں — خاکی نوری ناری ساری بھی سب قسم حیواناں

اربعہ عناصر نجم قمر ہور سورج حکم بجاوے	بیفرمان رسولاں نبیاں دوزخ اندر جاوے
جناں تے انساناں وچوں مومن جنت جاون	الفت یاروں ہور بھی چیزاں فیض حضور دا پاون
جیونکر سگ اصحاب کہف دا کھوتا عیسیٰ والا	براق محمدؐ ڈاچی صالحؑ بخشے رب تعالیٰ
اسماعیلا صفت رسولاںؐ کون بیان سناوے	جو کوئی حب رسولاںؑ رکھے کدی نہ دوزخ جاوے
یارب مومن مرد نساواں کریں مرید رسولاںؑ	فصلوں ساتھے کریں نہ غالب ٹول ظلوم جہولاں
تابعدار حضور محمدؐ کرکے کرم بنائیں	حشر دیہاڑے نال نبیؐ دی بخشیں جنت جائیں

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِيَ الْمَسْجِدِ (الحدیث) (بخاری) **ترجمہ** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ابتداء اسلام کے وقت جب منبر شریف نہ تھا تو حضورؐ ایک کھجور کے تھم سے سہارا لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرماتے جسکا نام حنانہ صحن مسجد میں تھا جب منبر تیار ہوگیا تو حضور اُسپر چڑھکر وعظ فرمانے لگے تو وہ تھم حنانہ زار زار رونے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا اے تھم تو کیوں روتا ہے آیا دوبارہ تازہ ہو کر پھلنے کی خواہش ہے بولا حضور تازہ ہونے کی کوئی خواہش نہیں ہے مجھے تو فقط یہی خواہش ہے کہ کسی منٹ کے لئے بھی حضور سے جُدا نہ کیا جاؤں اُس وقت حضور نے کمال شفقت سے گلے لگا لیا اور فرمایا کہ اسکو اُکھاڑ کر کفن دیکر دفن کردیا جائے اصحابہ رضہم کرام نے ویسا ہی کیا۔ اور فرمایا کہ اے دوست! بیشک تو ہم سے جُدا نہ ہوگا حتیٰ کہ قیامت کو انسانی صورت بن ہمارے ساتھ رہنے کا تجھکو شرف خداوند کریم بخشیگا۔ شعر

حُب نبیؐ دی یاروں جندم لکڑ جنت جاوے کویں نہ بندہ رحمت یاروں فضل زیادہ پاوے

فائدہ۔ حضرت حسنؒ بصری فرماتے کہ اے بندگانِ خدا! جب حضورؐ کے فراق میں لکڑی کا یہ حال ہے تو تمکو اس سے کہیں زیادہ رونا چاہیئے۔ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا (الحدیث) **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حدیبیہ کے روز بہت پیاسے ہوئے درانحالیکہ ہمارے پاس ایک ہی چھاگل تھی جس میں بہت تھوڑا پانی تھا جب حضورؐ نے اس میں سے وضو کیا تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کہاں سے پانی پیویں اور وضو کریں اُسی وقت حضور نے چھاگل کے مُنہ پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ آؤ (از بخاری)

نظم پنجابی

چھاگل دے مُنہ اُتے حضرت دھریا دست نورانی	انگلیاں تھیں وانگ فوہارے جاری ہوگیا پانی

بہتر زمزم حوض کوثر تھیں پانی حضرت والا
ہیون وضو کرن تمامی اُٹھاں سب پلاون
نہاون دھوون نال خوشی دی رحمت وافر ہوئی

ڈیڑھ ہزار مزید تمامی وچہ حدیث حوالا!
نور نظارے عجب فوہارے مکن وچہ نہ آون
پورا ذکر سناون کارن کسنوں طاقت ہوئی

(نقل از بیہقی) دلائل النبوة میں ہے کہ ایک بار حضور جنگل کو چلے تو ابن مسعودؓ نے کہا کہ حضورؐ مجھے بھی ساتھ لے چلیں چنانچہ حسب الحکم حضور کے ہمراہ چلا گیا۔ وہاں جاکر حضورؐ نے سورة جن پڑھنی شروع کر دی ابن مسعودؓ کہتا ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے بہت سارے جن اکٹھے ہو کر حضور کے پاس آکر کہنے لگے کہ آپ کون ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ محمدؐ الرسول اللہ کا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آپکی نبوت کی گواہی جن وانسان کے علاوہ اور بھی کوئی چیز دے سکتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں یہ درخت بھی گواہی دے سکتا ہے۔ جنوں کے دریافت کرنے پر درخت نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط پڑھ کر گواہی دی اور سب جن سُنکر مسلمان ہو گئے۔ **فائدہ** جن بھی پرند۔ درند۔ انسان۔ حیوان کی طرح ہر قسم کی شکل کے ہوتے ہیں۔ کئی مومن ہوتے ہیں کئی کافر ہوتے ہیں۔ جو مومن ہوتے ہیں مسلمانوں کی طرح نماز۔ روزہ۔ نکاح۔ طلاق وغیرہ سب احکام شریعت کی پابندی کرتے ہیں اور امور ونواہی سے پرہیز کرتے ہیں۔ بخاری شریف باب الاسلام میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایکدفعہ میں بتوں کے پاس سے گذرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نے بچھڑا ذبح کرکے بت کی نذر کیا۔ یکایک بت کے پیٹ سے یہ آواز آئی یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَطِیْحٌ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ط ترجمہ اے مرد قوی میں تمہیں ایک کام کی بات کہتا ہوں (یعنی فطیح کہتا ہے) نہیں کوئی لائق پرستش کے مگر اللہ اور محمدؐ اللہ کے پیارے رسول ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سنکر سب لوگ بھاگ گئے۔ مگر میں کھڑا رہا اور مجھے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ وہ ایک جن تھا جو لوگوں کو حضور کے کلمہ کی تلقین کر رہا تھا۔ نسائی اور بیہقی میں درج ہے کہ جس وقت نبیؐ کریم کے حکم سے خالدؓ بن ولید نے عزّیٰ بت کو گرایا۔ تو اُس میں سے ایک سیاہ عورت چیخیں مارتی ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھے ہوئے نکلی۔ خالدؓ بن ولید نے یہ واقعہ حضورؐ کی خدمت میں بیان کیا۔ تو آپنے فرمایا کہ وہی عزّیٰ تھی جسکی تمام عرب پوجا کرتا تھا۔ اب اُس کی پوجا موقوف ہو گئی ہے جو کہ ایک درخت تھا اور اُس میں جنّات کا تصرف تھا۔

نظم پنجابی

بیہقی تھیں طبرانی اندر عمرؓ فاروق سناوے ۔ کوئی اعرابی جنگل وچوں پکڑ سنگوہل لیاوے
کہندا یا محمدؐ جے ایہ دی سنگوہل گواہی ۔ تاں میں تیرا کلمہ بولاں منّاں نبی الٰہی
ایہ گل کہکر گود رکھ دتی اگےّ پاک نبیؐ دے ۔ حضرتؐ آکھیا بول شتابی ہوون صفا عقیدے
وتی اُسنوں طاقت ربّے لگی کرن کلاماں ۔ حق محمدؐ ختم رسولاںؐ رحمت خلق تماماں
میں ہاں تابعدار تساڈی عالی شان تسادا ۔ توں ہیں شافع اوگنہاراں منکر دوزخ جاندا
حکم کرو کوئی ہیری کارن یا سردارؐ سجاویں ۔ حضرتؐ آکھیا دنیا دیوچہ کس دا حکم بجاویں
کہے سنگوہل میں واحد ربدی پوجا نت کریندی ۔ ربنوں تعؐ چھڈ غیراں نوں پوجاں ایہ گل زیب دیندی
حضرتؐ آکھیا ساڈا دسّیں اسم شریف دوبارہ ۔ کہندی نام محمدؐ تیرا وچہ تورات آشکارا
ختم رسولاںؐ سرورؐ عالم توں محبوب حقانی ۔ یا سرکار نہ دین دُنی وچہ ہرگز تیرا ثانی
جو تیرے بعد نبوّت دعوی کرے جھوٹ لکارا ۔ دھکّے کھاوے دنیا اندر اوہ کافر ہتّیارا
عذر قبول نہ روز قیامت ظالم دوزخ جاوے ۔ تابعداراں جنت ورثہ رب عطا فرماوے
دین تیرا ہُن قائم رہسی روز قیامت تائیں ۔ بُت پرست نکاری دوزخ جاون سخت سزائیں
سنکر اوس اعرابی تسوقوں کلمہ بول سنایا ۔ نال خوشی دی قوم قبیلے اپنے اندر آیا
ہو متعجب اُسنوں آکھن ایہ کی سبق پکایا ۔ تاں پھر اُسنے قصّہ اپنا سارا کھول سنایا
اوہ بھی سنکر پاس نبیؐ دی اُسیو ہیلے آئے ۔ کیتا دین قبول نبیؐ دا جلد ایمان لیائے
لکھ صلوٰۃ سلام کروڑاں اُپر حبیبؐ الٰہی ۔ جسدی خاطر ساریاں چیزاں دیون بول گواہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ (الحدیث فی الترمذی) ترجمہ ترمذی شریف میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس کچھ کھجوریں تھیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرتؐ ان پر دعا برکت کر دیں۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک میں پکڑ کر دعا فرمائی۔ اور فرمایا کہ لیجا اور توشہ دان میں ڈال کر پردہ نشین کردو اور اپنی ضرورت کے واسطے اوپر سے ہاتھ ڈال کر نکال لیا کرو پس میں نے ایسا ہی کیا۔ اور برابر تیس برس کھاتے رہے مگر توشہ دان حضرت عثمانؓ غنی کی شہادت کیدن گم ہوگیا۔ دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے کہ جب ابوہریرہؓ کے

باپ فوت ہو گئے تو وہ بڑے غمگین ہوئے حضورؐ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ کیا باعث ہے عرض کیا حضورؐ باپ فوت ہو گیا ہے ہمشیرہ ہائے جوان شادی کرنیکے لائق ہیں۔ اور میں غریب اور بڑا مقروض ہوں حضورؐ نے فرمایا کوئی چیز بھی تیرے پاس موجود ہے یا نہیں عرض کیا حضور میرے پاس ایک معمولی سا باغ ہے جس میں بہت تھوڑی کھجوریں ہیں۔ فرمایا کہ کل انکو اکٹھی کر کے مجھے بلا لینا۔ دوسرے دن ابوہریرہؓ نے ایسا ہی کیا حضور رحمت اللعالمینؐ جاکر اوپر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جاکر تمام قرض خواہوں کو بلا لاؤ۔ ابوہریرہؓ نے جاکر سب کو خبر کر دی آج میری باغ سے اپنے اپنے قرضے کے عوض کھجوریں لیلو۔ مگر دل میں ڈرتا تھا کہ مال بہت تھوڑا ہے اور قرضہ بہت زیادہ ہے شاید حضور کچھ معاف کرا دیں گے۔ جس وقت سب لوگ بوریاں لیکر باغ میں آگئے تو حضور نے فرمایا کہ تم سب لوگ اپنے حساب کے مطابق کھجوریں لیتے جاؤ۔ اور تولنے کا حکم فرمادیا اور آپؐ اوپر بیٹھ رہے۔ حتیٰ کہ ہزاروں من اناج تل گیا۔ اور سب کا حساب ختم ہو گیا۔ مگر کھجوریں ویسی ہی پڑی رہیں۔ ابوہریرہؓ کہتا ہے کہ میں نے باقی شدہ کھجوروں کو فروخت کر کے اپنی ہمشیروں کی شادی بھی کر لی۔ پھر بھی کھانے کیلئے کافی ذخیرہ بچ گیا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے ؎

رُباعی

مَیں ہندے دن حشر خداوند رحمت فضل کماسی	اوہیں ساری امّت والا قرض رسول لہاسی
کیا کیا مَیں سردار نبیؐ داشان بیان سناواں	جیکر ساتھ نبی دا ہووے کدی نہ گھاٹا پاواں

ابن ماجہ اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ مشکل کشا کیواسطے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس شیر الٰہی سے سردی گرمی دور رکھ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جناب حضرت علیؓ مرتضیٰ گرمیوں میں گرم لباس اور سردیوں میں سرد لباس پہنتے تھے۔ اور انکو حضورؐ کی دعا کے اثر سے سردی گرمی کچھ تکلیف نہ دیتی تھی۔

در نظم پنجابی

شرع شفا دی اندر لکھیا ہے ایہہ معجزہ آیا	سالم بیٹے جعد دی پاسوں ابن سعدؓ لیایا
دتی سی ہک مشک پانی دی حضرتؐ یاراں تائیں	کیتی پھیر دعا اُس کارن پیش خداوند سائیں
توشہ کر کے راہ سفر دا بخشیا نبیؐ پیارے	سفر اندر نہ او کھے ہوون پیون یار ہو سارے
کھولی مشک جدوں اصحاباں رستے اندر بھائی	دودھ ہویا اوہ پانی سارا برکت نبیؐ الٰہی

وچہ زبان مبارک رب نے فضلوں برکت ڈالی — پانیوں دودھ بنایا بیشک نبی محمدؐ عالی
لکھ سلام درود نبیؐ تے اسماعیل پہنچاوے — وچہ حشر سب امتؐ تائیں کرم کنوں بخشاوے

در نظم پنجابی

وچہ بخاری مسلمؒ آوے کہندا ابوقتادہؓ — جنگ تبوک اندر بن پانی سی تکلیف زیادہ
اک پیالہ پانی سارا دتا پاک نبیؐ نوں — پی کر سرورؐ واپس دتا شاہ عباسؓ ولی نوں
اسھیں پچھے سب نے پیتا اُس پیالیوں پانی — اک لکھ فوج برابر آہی اُس دن ہیبر جانی
رج کر پیتا سب اصحاباںؓ کوئی نہ سی ترہایا — اوہ پیالہ اونویں بھریا پاس نبیؐ دی آیا
اک لکھ کی جے ساری دُنیا پیندی اُستھیں پانی — قسم خدا دی ختم نہ ہوندا برکت نبیؐ حقانی
واہ سبحان اللہ کیا سرور شفقت کرم کماوے — روز قیامت جام کوثر دی اُمت نوں ورتاوے
اسماعیلا رحمت پاروں ہے اُمید اسائیں — بھر بھر جام پلاوی سوہنا سانوں ساڈا سائیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنا بیمار بچہ سرکار رسالت میں لائی اور عرض کی کہ حضور اِس بچہ کو صبح شام مرض جنون ہوتا ہے حضور رحمت اللعالمین نے اُسکے پیٹ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو اُسکے پیٹ سے بذریعہ قے ایک آفت نکل آئی۔ جسکی شکل کالے کتے کے بچہ کی تھی۔ اور لڑکے کو اُسی وقت آرام ہوگیا۔ اسی طرح بیہقی اور ابونعیم میں بسند صحیح روایت ہے کہ جب حضرت سلمانؓ فارسی بکتے بکتے قوم یہود کے پاس مدینہ شریف میں آئے اور اسلام قبول کیا تو حضور نبی کریمؐ نے اُسکی کثرت تکالیف پر رحم کرتے ہوئے یہود سے اُسکی آزادی کیواسطے درخواست کی تو انھوں نے کہا کہ ہم کو ایکہزار درخت کھجور کے لگا دیوے اور جب وہ کھجور پھل دینے لگے گی تو ہم آزاد کر دینگے حضورؐ نے وہ شرط منظور کر لی یہودیوں نے متعصبی اور حسد کی وجہ سے کھجور کی گٹھلیاں بھون کر سلمانؓ کے حوالے کر دیں۔ حضورؐ نے وہ گٹھلیاں ہاتھ مبارک میں لیکر بھیجیں اور سلمانؓ فارسی کو دیکر فرمایا کہ انکو لگا دو۔ بس اُن کے لگانے ہی کی دیر تھی کہ چند روز کے بعد وہ کھجوریں تیار ہوکر پھل دینے لگیں۔ حضورؐ نے وعدہ پورا کرنے پر مجبور کیا۔ تو یہود یہ معجزہ دیکھکر بہت تنگ دل ہوئے کہ ہماری تو خواہش تھی کہ یہ ساری عمر ہماری غلامی میں رہیگا مگر یہ عجیب معاملہ دیکھکر اکثر مسلمان بھی ہوگئے اور حضرت سلمانؓ فارسی کو رہا بھی کر دیا۔ اللہ اکبر کیا شان حبیبؐ ہے۔

در نظم پنجابی

بیہقی اندر کہے محمدؐ بن اسحاقؓ یگانہ
آکھ کہے قتادہؓ حضرت ہیں پر رحم کماؤ
آناں پھٹ کر اندر اکھ دے رکھن نبیؐ الہٰی
واہ قربان نبیؐ دی شانوں سوہنا عالم نالوں

جنگ اُحد وچہ اکھ قتادہؓ تھیں باہر آیا آناں
پھیر آناں اکھ دے اندر پھیر درست کرائم
مٹ گیا درد تے اگے نالوں تیز ہوئی روشنائی
ربنے ساڈا رہبر کیتا شفقت کرم کمالوں

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک کنواں تھا جسکا پانی بہت کڑوا تھا ہمیں نے آستانہ نبوت میں وہ پانی پیش کر کے شکوہ کیا حضورؐ نے اُسمیں پاؤں مبارک دھوکر فرمایا کہ اس پانی کو کنوئیں میں ڈالدو۔ جب ہم نے وہ مستعمل پانی کنوئیں میں ڈالا تو حضورؐ کے پاؤں کی برکت سے اُس کنوئیں کا پانی بہ نسبت دوسرے کنوؤں کے زیادہ میٹھا اور زیادہ ٹھنڈا ہو گیا۔ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ اسی طرح بیہقی میں روائت ہے کہ جب کبھی آپؐ کو پتھروں پر چلنے کا اتفاق ہوتا تو پتھر اسقدر نرم ہو جاتے کہ اُن پر پاؤں کے نشانات لگ جاتے تھے۔ وہ پتھر نشان شدہ اب تک مصر اور بیت المقدس میں موجود ہیں۔ اور سلطان قاہتبائی نے ایک پتھر مدینہ منورہ والوں سے ہزار دینار دیکر خریدا۔ اور وصیت کی کہ میری قبر پر یہ پتھر نصب کرنا چنانچہ وہ آج تک مصر میں موجود ہے۔ اور کئی متبرک چیزیں مثلاً موئے مبارک نعلین مبارک۔ دستار مبارک شاہی مسجد لاہور میں بھی موجود ہیں۔ اور حضورؐ جب زمین پر چلتے تو زمین لپٹتی جاتی تھی۔ اگر جناب آہستہ بھی چلتے تو دوسروں کو دوڑ کر ملنا پڑتا تھا۔

در نظم پنجابی

جنگ اُحد دی بیہقی اندر اِنج روائیت آئی
آکھ اُسنے پاک نبیؐ نوں ادبوں عرض گذاری
معجزہ برکت پاک محمدؐ تیز ہوئی تلواروں
لکڑ یوں کر تلوار نبیؐ نے مار کفار ونجائے
وچہ بخاری ذکر مبارک آکھے حزم یگانہ
بہت اصحابیؓ نال نبی دے میں تھیں سنو کہانی
خدمت کرے غریباں سندی راہ وچہ تنبو لایا

ٹٹ گئی تیغ لڑائی اندر اک صاحب دی بھائی
اک لکڑی پکڑاوں اُسنوں سرورؐ نبی غفاری
کئی ہزاراں کافر مر گئے اُس لکڑی دی واروں
سوہنا ہادی ملیا سانوں ربنے کرم کمائے
مکیوں طرف مدینے ہویا جدم نبیؐ روانہ
اُمّ معبد اک بہت زور اور راہ وچ ملی زنانی
دیہ کجھ کھانا اُسدی تائیں سرورؐ نے فرمایا

قحطاں ستایا ساڈے تائیں اوہدیوں عرض گذارے
نہیں صدقے کوئی کھاون کارن چیز نہ پاس ہمارے

نہیں تاں ساڈی کار ہمیشہ ٹہل کرن مسکیناں
ہائے افسوس وبالوں مُکّا ساڈا مال خزینہ

تاں اک بکری ویکھی سرورؐ بہت لسّی درماندی
کھلی کنارے تنبو دی اوہ جنگل طرف نہ جاندی

دیہو اجازت حضرتؐ آکھن اس بکری نوں چوواں
مائی کہے ایہ دودھ نہ دیندی کیں قربانی ہوواں

جھکھاں ماری عاجز لسّی ہڈیاں دی مٹھ ہوئی
دودھ نہ دیوے عرصہ ہویا اساں نہ ہرگز چوئی

جیکر حاجت گوشت اسدا ذبح کراکے کھاؤ
حضرتؐ آکھیا میں دودھ چوواں اذن تسیں فرماؤ

مائی اذن دتا تاں سرور ہتھ بکری تے پھیرے
پڑھ بسم اللہ چوون لگے سن توں بھائی میرے

موٹی تازی ہوگئی بکری لگی کرن آگالی
دڑا ڈوہناں اُسدے میٹھوں بھریا سرورؐ عالی

آپ پتیا سردار دو عالم یاراں نوں ورتاوی
وادہا دتا مائی تائیں وچہ حدیثاں آوے

معجزہ ویکھ جناب نبیؐ دا جلد ایمان لیاندا
خاوند اُسدا ابو معبدؓ بھی کلمہ بول سناندا

حق اوہناں دی کرن دعائیں پاک حبیب ربا نے
بدل رحمت جھڑیاں لایاں پھر گئے ہور زمانے

قحط مصیبت گھر وا اُوہناں دیوں جاندی نظر نہ آئی
اسماعیلا ویر نہ لگی ہوگیا فضل الٰہی

(۲۳) صحیحین میں ہے کہ جب حضورؐ رستے میں چلتے تو تمام شجر حجر پہاڑ حیوان وغیرہ حضورؐ کو جھک جھک کر اسلام علیک یا رسول اللہ کہتے اور ایکدن ابوجہل مٹھی میں بہت سی کنکریاں لیکر اُوپر کپڑا ڈال کر حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہؐ اگر آج بتا دویں کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے تو تجھے سچا جانونگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں بتاؤں کیا چیز ہے یا چیز خود بتا دیوے کہ میں کون ہوں۔ ابوجہل نے کہا یہ اور بہتر ہے کہ چیز بتا دیوے آپ کون ہیں حضورؐ نے اشارہ کیا تو کنکریاں بول اُٹھیں اور بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط مگر اُس شقی ازلی نے کنکریوں کو پھینک دیا۔ اور جادوگر کہہ کر چلا گیا۔

در نظم پنجابی

حمد ہزاراں باجھ شماراں پاک خُدا اکبر نُوں
لکھ درود صلوٰۃ کروڑاں احمد خیر البشر نُوں

سب تھیں وڈا معجزہ نبوی ہو قربان سناواں
ہر ہادی تھیں افضل ہادی نبیؐ رسول سچاواں

اٹھ ہزاراں سالاں عرصہ ویدک مذہب نوں ہویا
ڈھائی ہزار قریباً گذرے برس موسیٰ نوں گویا

دو ہزار قریباً کجھ کم حضرت عیسیٰ تائیں
چار سو بہتر برساں پیدائش سکھی دیتا ہیں

ساڈھے تیراں سو برساں تھیں احمد نبیؐ دتا نے
کریئے بیٹھ مقابلہ سبھ دا لگن پینے ٹکانے

ہندو مذہب کافی عرصہ شہنشاہی دا پایا — مگراں اسنے ہند مُلک تھیں باہر نہ قدم ٹکایا
مسلماناں تھیں بہت کمی وچہ ظاہر نظری آون — معلم ہویا جھوٹھا دعویٰ ایویں شور مچاون
جیکر ہوندا سچا مذہب برکت رحمت بھریا — کردیندا ایہہ باغ تمامی چار چوفیرے ہریا
مگراں اُلٹٹ تھیاں سو ایہہ تاں ڈِنڈن گھٹدا جاوے — نال اسلام مقابلہ کرکے بالکل گھاٹا کھاوے
پھیر یہودی مذہب نے بھی واہ ترقی پائی — بہتی خلقت کر تبلیغاں اپنے نال ملائی
بادشاہی دا بہت زمانہ اُس مذہب بھی پایا — ہُن ویکھو تاں مسلماناں دی عشر عشیر نہ آیا
نال اسلام مقابلے اندر رہگیا بہت پچھیرے — اُس تھیں بعد عیسائی مذہب آن جماؤ بیرے
کرکر دعظ عرب دے اندر سارا زور لگایا — پنجسو[۵] سال دے اندر اوتھے رتی فرق نہ پایا
ہُن عیسائی خلقت پھردی ہر پاسے گھبرائی — کی ہویا جے اج تک اُسدی ہتھ وچہ ہے بادشاہی
نال تصرف علماواں دی دین خرابی پائی — پیسے خرچیاں کم نہ بندا جے نہ ہوگ سچائی
مسلماناں تھیں گنتی تھوڑی بالکل جان عیسائیاں — آؤندی روز اسلام اندر کئی چھڈ چھڈ کے گمراہیاں
نال اسلام مقابل ہوکر بہت پچھے رہجاوے — اگوں سکھ پنتھ دا قصہ اسماعیل سناوے
سکھ عقیدے نال خدا خود نانک بن کر آیا — خلقت تائیں ظلم فسادوں اُسنے آن بچایا
ایویں دساں اوتاراں[۱] وچہ رب آیا دا ردداری — آخر گورو گوبند سنگھ ہوراں ڈُبتی بیڑی تاری
پونے چھسو برس دساں وچہ رج زور لگایا — اک کروڑ نہ اج تک سکھاں تائیں مول بنایا
ہے افسوس خدا دنیا پر جے دس داری آیا — جھوٹھیاں مذہباں دا لشکر وچوں کوئی نہ نام مٹایا
بھردے بہاڑے گورو حکومت بیشک اُنے پائی — چھوتی لکھ آبادی ساری اجلن تورڑی آئی
یعنی تیجا حصہ کروڑوں خبر دیون اخباراں — ایویں راہ راساں[۲] وچہ نازوں کردے سکھ پکاراں

(جوابی فقرہ) راج کرے گا خالصہ عاقی رہے نہ کوئے
عمل بغیر پیاریو ایہہ گل مشکل ہوئے

اصل پچھو تاں بابے نانک بُنیاد اسلام اُساری — ہُن سکھاں نے بُغض عنادوں اوہ ڈھاہ دتی ساری
جد تک امر نانک دی اُپر عمل نہ مول کماون — کویں مقابلہ کرن اسلام دا اینویں وقت گواون
پھیر محمد بن عبداللہ مکیوں شمع جگائی — جنوب شمال تے لہندے چڑھدے پہنچ گئی روشنائی
تریہی ور ہے دے عرصے اندر خلق تمام سواری — نورو نوری دھرتی ہوگئی فضل کنوں رب ساری

[۱] (۱) گورو نانک دیو جی (۲) گورو انگد یو جی (۳) گورو امر داس جی (۴) گورو رام داس جی (۵) گورو ارجن دیو جی (۶) گورو ہر گوبند جی (۷) گورو ہر رائے جی (۸) گورو ہر کرشن جی (۹) گورو تیغ بہادر جی (۱۰) گورو گوبند سنگھ جی مہاراج پنتھ

[۲] راہ راس ایک شلوک بطور بندگی شام کے وقت باواز بلند پڑھتے ہیں۔

سبھ مذہباں تھیں ہین زیادہ اُسنوں من والے　　جو کوئی اُسدا دشمن ہووے پیر نیلے مُنہ کالے
کلمے پاک نبی دی کولوں کوئی ولائت نہ خالی　　لاجواب ایہ معجزہ سرورؐ سبھ دُنیا تھیں عالی
وجہ کیا جو دین محمدیؐ[3] سب پر غالب آیا　　وجہ اوہو جو معجزہ سرورؐ تیجے لکھ وکھایا
اسماعیل فقیر نماناں کر کے عرض سناوے　　دی جواب مقابل ہو کر جیکوئی شک لیاوے
ایہ کئی بہتان لگادن جاہل مرد کمینے　　اک تمثیل سناواں بھائی سنتوں یار نگینے

گورمکھی کتاب چلیسا جنزادی مصنفہ بھائی سوہن سنگھ سکنہ گھوکے ضلع امرتسر صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں۔ کوڑا جھنڈا[2] "

دھن گورو پتا دسویں اوتار جی　　ڈبا ہویا بیڑا جس لایا پار جی
ہند والا بیڑا ڈبیا سی جاوندا　　گورو جیہے ملاح بنے آون لاوندا
جگ وچہ مچ جاندا دھندوکار نوں　　دھار دے نہ گورو دسویں اوتار نوں
ہند کمزور دے ہین کھولاں پاز نوں　　ڈر دے قبول کر دے نماز نوں
تیر نھاں دے نام بھلجاندی اجنوں　　ہند ساری جاوندی مکے دی حج نوں
سنوں میتھوں حال جو اورنگ زیب دا　　دیسوں کڈ دیویاں پہاڑ بھیجدا
متھرا جو دھیا پیا پاگ کاسیاں　　ہوندیاں اورنگے دیاں سب داسیاں
ہندوواں دی پچھدا نہ کوئی وات نوں　　جنگلاں اندر وچہ کٹدے نے رات نوں
بیٹھے بیٹھے پنڈت وچار کر دے　　دیوی دیوتے حامی نہ اساندی بھردے
ہندوواں نوں دیوندی ترک دکھ جی　　پھڑ لین کنیاں سندر مکھ جی
دکھ نے ودھیرے نہ کوئی بنے میچدے　　ہندوواں دی کنیاں ترک وچیدے
ونج لین کنیاں سندر مکھ جی　　ٹکہ مل پیندا غزنی دے وچہ جی
دکھی ہو کے ساری ہند نے پکاریا　　دسویں گورو نے اوتار دھاریا
سوہن سنگھ حال توں اگوں دادسدے　　کسطرح گورو نے دھرم رکھدے

صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے جبکہ بائی راجے اور اورنگ زیب گورو گوبند سنگھ سے لڑائی کیلئے آئے تھے۔ (لمبی طرز)
وہلے شام دے گوراں نے کوچ کیتا بدل گجدا ہیٔ پھوہار لوکو[3]　　نال خالصہ گوراندی سوہن سنگھا گنتی[2] وچہ سی چالی ہزار لوکو

لڑائی کس طرح ہوئی (صفحہ ۱۱)

گورو دسویں مکھوں کہندے بول کے　　مارو تیغاں خالصہ تسیں کیوں ڈولدے

۱ خبر ہے کیا ہوا۔ ۲ گنتی فوج کیلئے صوبے کا نام نہیں بتایا اور بائی راجاؤں کے نام بھی نہیں بتائے وغیرہ۔ ۳ لڑائی سرسہ ندی پر ہوئی۔

(نتیجہ صفحہ ۱۰) اک اک سنگھ سوا لکھ مارناں ۔ واہگورو دی فتح نہ تساں نے ہارناں
کرے بدھ خالصہ نہ رتی ڈرر دا ۔ مار لکھاں ویریاں نوں اک مردا
ہور سارا خالصہ ہویا شہید جی ۔ جیوندا اِچھے رہا پنجو مرید جی

(صفحہ ۱۶) مسلمان صوبیدار ۔ فتح سنگھ واجیت سنگھ پسران گورو گوبند سنگھ کو کیا کہتا ہے۔

لعل ہین کھلوتے دونویں ماکول جی ۔ آکھدا ہے صوبا پاپی مکھوں بول جی
چنگا کم دین کرلو قبول جی ۔ ہور سب جھوٹھ سچ ہے رسولؐ جی
صوبا آکھے بات میری سنوں بچیو ۔ اپنی دلیل مینوں سچ دسیو
مارن نوں چت میرا نہیں کردا ۔ کنیاں دے سک ہین تہانوں کردا
سندر جوانی تسیں لٹو موج نوں ۔ کر دکھاں قبول تسیں ساری فوج نوں
اک میری بہنتی تساں نے منّنی ۔ اپنے پتا دی تساں ریت بھنّنی
نانک گورو دی بانی نوں بھلا دیو ۔ نبیؐ دی زبان دل چت لا دیو
چھڈ فتح واہگورو منوں ایمان نوں ۔ پڑھو تسیں دونویں بیٹھ کے قرآن نوں
سوہن سنگھا دونویں دل میں وچاریو ۔ آدے جیہڑی چت مکھوں کہہ پکاریو

برادران عزیز مقام غور ہے کہ آجکل چاروں طرف اتحاد اتحاد کی پکار ہو رہی ہے مگر جو قوم ایسے اشتعال انگیز لٹریچر کا مطالعہ رکھے وہ کب متحد ہو سکتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ اس مذکورہ بالا کیت میں کون کون سے امور ثابت ہوتے ہیں۔ اور اُن میں کہاں تک صداقت ہے (۱) ان کتبوں سے ثابت ہوتا ہی کہ مسلمانوں کا مذہب فقط تلوار سے پھیلا ہے۔ جیسا کہ سُننے میں آیا ہے۔ کہ دو سکھ آپس میں گفتگو کرتے چلے جا رہے تھے ایک بولا کہ یار مسلمانی بڑی پھیلی ہے۔ ہر ملک میں مسلمان موجود ہیں اور کثرت سے ہیں نامعلوم کیا وجہ ہے کہ مذہب مسلمان کیوں زیادہ ہے۔ دوسرے نے جواب دیا کہ بھائی ہم بھی تو بہت تھے مگر ہمکو تو اورنگ زیب نے ختم کر ڈالا تھا۔ (۲) دوسرا یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورو کے آنے سے پہلے تمام مذاہب جھوٹھے تھے (۳) مذہب ہنود کی لڑکیاں مسلمان زور سے پکڑ کر اپنی بیوی بنا لیتے تھے اور فروخت بھی کر لیتے تھے (۴) مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کی خاطر اپنی لڑکیاں دیکر بھی دین بڑھاتے تھے (۵) گورو کے سکھ بڑے بہادر تھے۔

اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا جواب نمبروار عرض کر کے برادران وطن سے اپیل کرتے ہیں کہ ایسی زہریلے لٹریچر سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی کوشش کریں (۱) جواب نمبر اول۔ تمام دُنیا جانتی ہے کہ جس وقت حضورؐ

نبیؐ کریم نے دعوائے نبوت کیا نہ اُس وقت بادشاہ تھے نہ رئیس بلکہ ایک معمولی حیثیت کے انسان تھے اور باپ کی شکل تک نہیں دیکھی تھی اور اُسو وقت جو کہ پہلے آپکو امین جانتے تھے وہ بھی دشمن جان بنگئے حتیٰ کہ اپنے بھی پرائے ہو گئے اور خون کے پیاسے ہو گئے ایسی حالت میں حضورؐ کا کسی طرح تلوار چلانا ممکن ہی نہیں۔ اگر ایک یتیم تمام دُنیا کو بذریعہ تلوار مسخر کر لے تو کیا یہ معجزہ سے کم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب جہالت کا سبب ہے۔ ورنہ تمام روشن دماغ انسان جانتے ہیں کہ حضورؐ کی تعلیم فقط سادگی اور حقانیت کی وجہ سے ہی مقبول عام ہوئی ہے مثلاً پروفیسر وید و یاس اپنی تاریخ ہند میں فرماتے ہیں۔ اشاعت اسلام صفہ ۱۷۹۔ اسلام کے سادہ اصول لوگوں کو اپنے اندر جذب کر رہے تھے۔ برخلاف برہمنوں کے سخت بندھنوں کے۔ اور اُن کو مالی فائدہ بھی ہو گیا باوجود ہندوؤں کی قدامت پسندی کے سرعت سے پھیلتا گیا۔ اسلام کے پھیلنے کی دوسری وجہ اکثر اسلامی صوفیوں اور ولیوں کی فراخ مشربی کی برکت ہے کہ ہزاروں لوگ مسلمان ہو گئے مثلاً پاک پٹن جہاں سوا لاکھ جوگیوں کا گورو رہتا تھا اور کفرستان تھا۔ آج اسلام گاہ بنا ہوا ہے وہاں کسنے تلوار چلائی فقط بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی برکت ہے۔ اور اجمیر شریف جو ہندوؤں کا دارالصدر تھا آج دارالاسلام بنا ہوا ہے اور لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی برکت سے اسلام قائم ہے وغیرہ وغیرہ عقلمند کو اشارہ کافی ہے (۲) جواب دوم۔ مصنف کی سمجھ ٹھیک نہیں کہ سکو جھوٹا خیال کرتا ہے حضرت بابا نانک تو اسلامی کتابوں کو سچا جانتے اور قرآن پر عمل کرنیکی تاکید کرتے ہیں اور احکام اسلام مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ شہادت بہشت دوزخ پلصراط حشر۔ ملک۔ کتب انبیاء وغیرہ سبکے قائل ہیں اور گرنتھ صاحب میں بھی سب احکام اسلام پر عمل کرنیکی تعلیم دیتے ہیں۔

(۱) جنم ساکھی بھائی بالا) توریت زبور انجیل ترییٔے پڑھ سن ڈٹھے وید | رہے قرآن کتاب کلجگ وچہ پروان (صفہ ۱۴۷)

(۲) جنم ساکھی بھائی بالا) تیہے حرف قرآن دی تیہے سپارے کین | تس وچہ سب نصیحتاں سُن سن کر یقین (صفہ ۲۲۲)

(۳) جنم ساکھی بھائی بالا) رہے کتاب ایمان دی سچ کتاب قرآن (صفہ ۱۴۹)

(۴) گرنتھ صاحب بانیاں بابا فرید) بے نمازاں کتیاں ایہاں نہ بھلی ریت | کدی نہ چلکے آوندی پنجے وقت مسیت

(۵) گرنتھ صاحب بانیاں بابا فرید) اُٹھ فریدا اُٹھیا صبح نماز گذار | جو سر سائیں نہ نویں سو سر کٹ اُتار

یہ پانچ حوالے دیگر بوجہ خوف طوالت بند کرتے ہیں ورنہ بابا نانک مسلمان تھا اور جس کی مرضی ہو ہمارے ساتھ آکر فیصلہ کر لے (۳) جواب نمبر تین۔ یہ غلط بات ہے کہ مسلمان اپنی لڑکیاں ہندوؤں کو دیتے تھے بلکہ ہندو خود اپنی لڑکیاں مسلمانوں کو دیتے تھے کہ کسی طرح یہ ہندو بن جائیں مگر سچائی کی تو یہ شرط ہے کہ وہ دولت اور لڑکیاں دینے سے نہیں جاتی۔ جب مسلمانوں نے اسلام نہیں چھوڑا تو اُن کو خود ہندوؤں نے لڑکیاں ہیں

ملہ یہ بوجہ تعصب کے ہی ورنہ کبھی دولت کی خاطر کوئی اپنا سچا دھرم چھوڑ سکتا ہے ہمارا مدعا ظاہر طرح ثابت ہے۔ یعنی سادگی اور حقانیت۔

اور بعض ہندو عورتوں نے خوشی سے مسلمانوں کیساتھ شادیاں کرائی ہیں۔ دیکھو (۱) اکبر بادشاہ کو راجہ مان سنگھ وبھگوان داس نے خود مذہب پر رہتے ہوئے اپنے رشتے دیئے۔ لطف برآں کہ وہ عورتیں اپنے ہندو مذہب پر بھی قائم رہیں (تاریخ ہند ویدویاس صـ۲۰۵) (۲) رانی کملا دیوی نے اپنی رضامندی سے علاؤالدین خلجی سے شادی کی (تاریخ ہند صـ۱۵۱) (۳) رانی دیول دیوی نے خضر خان خلجی سے بخوشی شادی کی (تاریخ اسلام صـ۵۹۵ مصنفہ مولٔفہ حافظ عبدالرحمن شوق امرتسری) (۵) معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان حملہ آور اپنے ساتھ بہت سی عورتیں نہیں لائے تھے اُن میں سے اکثروں نے یہاں کی ہندو عورتوں سے شادیاں کرلی تھیں (تاریخ ویدویاس صـ۱۷۹)

اب ظاہر ہے کہ عورتوں کو مذہب ہندو کے بجائے مذہب اسلام میں امن اور خوبی نظر آئی ہوگی۔ اسواسطے اُنھوں نے شادیاں کرلی ہوں گی۔ ورنہ زبردستی کون شادی کرسکتا ہے۔ ساری دُنیا کے سامنے راجہ مل کی پدمنی نے خودکشی کرلی تھی اور خود راجہ بھی مرگیا تھا (تاریخ ہند ویدویاس صـ۱۹۹) اب جو راستہ اختیار کرو تمہیں اختیار ہے مگر ہر صورت اور ہر حال میں فضیلت اسلام ہی نظر آئیگی۔ اگر انہوں نے حق پسندی سے اسلام قبول کیا تو بھی اور اگر کسی لالچ سے کیا تو بھی کیونکہ لالچ میں آکر بھی جھوٹا مذہب چھوڑا جاتا ہے۔ دیکھو ہمارے اسلام میں ایک طرف تمام جہان کی دولت ہو اور دوسری طرف تلوار ہو تو مسلمان تلوار کو پسند کریگا۔ مثلاً بلالؓ حبشی وغیرہم کے قصے ہزاروں مشہور ومعروف ہیں۔ (۴) جواب نمبر چار کا جواب نمبر ۳ ہی میں دیا گیا ہے کیونکہ جب مسلمان حملہ آور اپنے ساتھ عورتیں ہی نہ لائے تھے تو دیتے کہاں سے اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہاں یہ بھی اسلام کی برکت ہے کہ جب کوئی اسلام قبول کرلے تو مسلمان اُسکو اپنے ساتھ ملالیتے تھے۔ کوئی فرق نہ تھا۔ (۵) جواب نمبر ۵ سردار سوہن سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ چالیس ہزار میں سے گورو گوبند سنگھ کے مرید صرف پانچسو بچے تھے اور ایک ایک سوا لاکھ آدمی کو مارتا تھا مطلب یہ ہُوا کہ اُسوقت گورو جی کے مریدوں نے چار عرب تریانوے کروڑ پچھتّر لاکھ مسلمان مارے تھے۔ اب ظاہر ہوکہ کسقدر بہتان ہے حالانکہ اُسوقت کیا اِس موجودہ زمانہ میں بھی سارے ہندوستان کی مجموعی آبادی بھی اتنی نہیں ہے بلکہ آج سرزمین عالم کی مسلم آبادی اتنی نہیں۔ اللہ میاں ایسے شخصوں کو ہدایت بخشے۔ آمین

نظم پنجابی

بیشک سچے ادی سارے اسوچ شک نہ کائی | پر سبھناں تھیں ودھ فضیلت نبی محمدؐ پائی

بیشک معجزے ساریاں نبیاں کانی آن دکھائے
علم عقل دا دخل نہ سوچ سمجھ لے علما نوں
ہندو اتے عیسائی بھائیو آکھ سوچ وچارو
ایہی معجزہ پاک نبی دا جسدی مثل نہ کوئی
دعویٰ ایہ اٹل اساڈا جو میں آکھ سنائیں
شکر خدا دا لکھ لکھ واری جس ایہ کرم کمایا

پر سبھناں تھیں نبی محمد سب پر غالب آئے
پیرو ہیئے پاک نبی دے دساں حال تساں نوں
پڑھ لو کلمہ پاک نبی دا اپنا جنم سوار و
ٹھنڈی دلدی نال وچار و اے دلدار ستھوئی
اِسدا کوئی جواب نہ دیسی روز قیامت تائیں
بے نظیر محمد احمد ساڈا نبی بنایا

فصل دوم پیشین گوئیاں حضور نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم)

جسطرح حضور کے معجزات بیشمار ہیں اسی طرح آپکی پیشین گوئیاں بھی بہت ہیں مگر مشتے نمونہ از خروارے ۔

پیشین گوئی اول

عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْجَنَازَۃِ الخ

ترجمہ حضرت عاصم بن کلیب رضؓ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ ہم نبی کریم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور جب دفن وغیرہ سے فارغ ہوئے تو داعی اِمْرَاَتِہٖ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَہٗ الخ ترجمہ اُس مرد کی بیوی نے نبی کریم کی دعوت کی اور حضور نے منظور فرمایا۔ توہم بھی حضور کے ساتھ گئے۔ اور کھانا جار آگے رکھا گیا۔ توہم سب کھانے لگے لیکن جب حضور کو دیکھا تو آپ صرف کھانے کو چباتے تھے مگر نگلتے نہ تھے ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاۃٍ اُخِذَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ اَھْلِھَا الخ الحدیث۔ ترجمہ اور فرماتے تھے کہ مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے (یہ حدیث بڑی لمبی ہے) حسب روایت اُس عورت نے عرض کیا کہ حضور یہ بکری میں نے ایک عورت سے خریدی ہے مگر اُس کے خاوند کی اجازت نہیں لی گئی۔ یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو اس حدیث سے تین فائدے حاصل ہوئے (۱) پہلا فائدہ میت کے گھر کا کھانا جائز ہے اگرچہ پہلے دوسرے تیسرے ہفتہ میں ہی ہو (۲) دوسرا فائدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بھی تھا۔ اسی واسطے آپنے بغیر اجازت مالک بکری کے ذبح کیئے جانے کی خبر دی (۳) کسی عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر خرید فروخت کرنی جائز نہیں ہے۔ اور نہ ہی بغیر اجازت صدقہ درست ہے۔ چہ جائیکہ پیر وغیرہ بغیر اجازت خاوند کے نذر و نیاز لیکر نوش کریں۔ (نقل از ابوداؤد بیہقی وغیرہ)

پیشین گوئی دوم

در نظم پنجابی

عمرؓ فاروق روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا — دوچ بخاری مسلم آوے میں نہیں ونوں بنایا
غیبوں خبر بدر وچہ دتی نبیؐ اساڈے تائیں — بھلکے مرسن دشمن ساڈے اِنہیں اِنہیں جائیں
بدر وچالے اونہیں دشمن رب نے مار مکائے — جس جس جگہ حبیبؐ ربانا آکھ اساں فرمائے
قسم خدا دی کر کے کہندا عمرؓ بہادر نامی — جیہوں فرمایا نبیؐ گرامی موئے سب حرامی
رتی فرق نہ اُس وچہ ہویا آکھے نبیؐ اونہاں نوں — واہ واہ مزہ چکھایا ضد تے شرک نفاق تساں نوں
عمرؓ کہے میں پیش نبی دے ادبوں عرض گزاری — کیکر سُنن کلاماں مُردے میں صدقے میں واری
بیشک سُندے مردے گلاں حضرت کہن عمرؓ نوں — اتنا فرق جواب نہ دیون جسدم جان قبر نوں
بعض جواب بھی دیون سُنکر آکھن نبیؐ الٰہی — جیہیں جواب یوسف نوں دتا وچہ قبر دی مائی
تلقین میت دی بہت تاکید حضورؐ نبی فرمائی — مُردہ دفن قبر وچہ کر کے جلدی مڑ نہ بھائی
جدوں سوال جوابوں اُسنوں تنگی دہشت ہووے — دیوے بُری دُعا تساں نوں نال دکھاندی رووے
بیڑا غرق تساڈا ہووے کدھر ہوئے روانہ — وچہ مصیبت چھڈ گئے مینوں ویکھ بندیخانہ
جن انسان تمامی چیزاں سُندیاں اوہ آوازہ — جیکر تیں سُنو مُردے نجو ہر گز رہو نہ تازہ
کر سوچے تلقین اونہاں وچہ مصیبت بھاری — حق تساں نوں دُعا فرماون وچہ درگاہ رب باری
ویکھ کتاب اسلام دی اندر جے کجھ شک لیاویں — ہمن کے بولن عارف ربدی رحمت ایدی پاروں
بہت حدیثاں دیوچہ آوے باہر حد بیانوں — پکڑ ڈپاک نبیؐ وا رستہ بچو لعین شیطانوں

پیشین گوئی سوم

وعن ساعدی ابو حمیدہ قال رسول اللّٰہ ستہب اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیہا احد ومن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ (مشارق الانوار) الخ الحدیث **ترجمہ** ساعدؓ بن ابو حمیدہ سے روایت ہے کہ جنگ والے دن نبی کریمؐ نے فرمایا کہ آج راتکو سخت آندھی آئیگی لہذا تم اپنے اونٹوں کے گھٹنے خوب کس کر باندھو ورنہ اندھیری وچہ لیجاویگی۔ اور کوئی آدمی بھی کھڑا نہ ہونا تاکہ اُڑ نہ جاوے۔ (نظم پنجابی)

جدا یہ حکم اساڈے کارن دسیا نبی الٰہی : — اوسے راتیں امر الٰہوں سخت اندھیری آئی

اتنی سخت اندھیری آئی جسدی حد نہ کوئی — جویں حضور نبیؐ فرمایا بات برابر ہوئی
بھی ہیسی اک شخص کھڑوتا آن اندھیرا ڈھایا — پہاڑاں ٹلے ملک دیاں اوپر اُسنوں ونج وگایا
کئی دناں دا پینڈا ہیسی راوی ذکر لیایا — جنتھ اندھیر وگایا اُسنوں وچہ حدیثاں آیا
ناویں سال ہجریدے اندر ہی ایہ واقعہ آیا — جیہونکر غیبوں پاک نبیؐ نے پہلوں آکھ سنایا
مطلق غیب خداوند تائیں حضرت نوں وحی آیا — جھگڑے جھیڑے کرکے لوکاں وادھو رولا پایا
ذاتی غیب خداداد خاصہ شک نہ اسوچہ کوئی — بخشش علم رسولاںؑ اُپر رحمت ربدی ہوئی
اسوچہ شرک نہ بالکل بھائی عرض فقیر سناوی — غیبی علم محدود رسولاںؑ ربدی دتیاں آوی
جیکر غنی ہزار روپیہ دے فقیر کسے نوں — کدی شریک نہ اُسدا بنسی رکھو یاد اسے نوں
غیب خداداد دتا ہویا جے نہ منے کوئی — کافر ہے فرعون برابر ختم عدالت ہوئی
انشاء اللہ اسدا اگے پورا ذکر سناواں — نقل قرآن حدیثاں وچوں واضع کر سمجھاواں
یارب اسماعیل نماناں درتے عرض سناوے — سدھا رستہ بخشیں سانوں جویں رسول سناوے

پیشین گوئی چہارم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْٓءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی (از مسلم و بخاری) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرمؐ نے جب تک سرزمین حجاز سے آگ ظاہر ہو کر بصریٰ کے اُونٹوں کی کوہانوں کو روشن نہ کریگی قیامت اُس سے پہلے قائم نہ ہوگی۔ **فائدہ** حجاز عرب میں ہے اور بصریٰ عراق میں ہے مکہ مکرمہ اور شام کے درمیان شہر ہے جس کے گھوڑے سرد ہونیکی وجہ سے مشہور ہیں۔ جب حجاز سے آگ ظاہر ہونیکو قریب تھی تو مدینہ کی زمین کانپتی رہی تھی لوگوں کو خوف ہوا کہ شاید قیامت ابھی آگئی ہے۔ تو مدینہ کے قریب ہی حجاز سے آگ نکلی جسکی وجہ سے ایک زمین پھٹ بھی گئی۔

نظم پنجابی

دوروں ویکھ خلائق ساری حیرت اندر آئی — عرب وچوں اگ ظاہر پہنچی بصری تک روشنائی
ہیسی ختم ہوون دکا اوپر دور عباسی شاہی — چھ سو برساں بعد نبیؐ تقیں ایہ اگ نکلی آہی
پتھر لوہا جو شئے اُسدے اندر ڈالی جاوے — سب کجھ سڑ کر کوئلہ ہووے مُول نہ باہر آوے

آپے غیب علم دی وچوں خبر نبی فرمائی ۔ جو کجھ پاک نبی دے تائیں کیتا بخش الٰہی!
واہ سبحان اللہ کیا عظمت ملی رسول نبیؐ نوں ۔ بعد خدا دے سب خلقت پر لیا فضل نبیؐ نوں
سارا غیب خداوند عالم بخشیا حضرتؐ تائیں ۔ جیہڑے کہن نہ غیب رسولاں بھلے پھرن کوراہیں

پیشین گوئی پنجم

وعن ابی ھریرۃ قال قال النبیؐ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ الخ (الحدیث) (بخاری و مسلم)
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریمؐ نے جب ایران یعنی فارس کا بادشاہ کسریٰ فوت ہوگا تو پھر کوئی بادشاہ نہ ہوگا جو وہاں کی فرمان روائی کرے سوائے ہمارے یعنی وہ بادشاہی اسلام کی ہوگی وَاِذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ الخ (الحدیث) ترجمہ اور جس وقت قیصر فوت ہوگا یعنی شاہ روم فوت ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا۔ جو وہاں کی فرمانروائی کرے سوائے اسلام کے اور فرمایا مجھے قسم ہے اُس خدائے رحمان کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک روم و ایران کے خزانے راہ اسلام میں خرچ کئے جائینگے۔ یعنی قبضہ اسلام ہوگا۔

در نظم پنجابی

اوڑک پورا ربنے کیتا جیوں سرورؐ فرمایا ۔ وچہ خلافت عمرؓ بہادر فارس فتح کرایا
شاہ فارس دی جتنے آہے دولت مال خزانے ۔ خرچ ہوئے سب مسلماناں پر اُس توں یار یگانے
چھتیس ۳۶ ہزار اسلامی لشکر پہنچیا کر کے دھایاں ۔ نقد ہزار اشرفیاں باراں ہر فوجی نوں آیاں
ایس حسابوں کُل خزانے بنے کروڑ بتالی ۔ پورا کیتا بول نبیؐ دا پاک خداوند عالی
ایویں روم بھی عمر بہادر کیتا فتح تمامی ۔ ونڈے گئے خزانے سارے وچہ لشکر اسلامی
دونویں ربنے فتح کرائے اندر عہد فاروقی ۔ کفر شرک دیاں رسماں اوتھوں سب ہویاں ہو توقی
پورا ذکر فتح دا وچہ رسالے محرم آوے ۔ مجلس یاراں وی وچہ ویکھو بیشک جے دل چاہوے

پیشین گوئی ششم

عن جابر قال قدم النبیؐ من سفرٍ فلما کان قرب المدینۃ جاءت ریح تکاد ان تدفن الراکب
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم غزوہ بنی مطلق سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ منورہ کے آئے

تو سخت ہوا چلی اگر لوگ کسی آڑ میں نہ کھڑے ہوتے تو اسواروں کو اُلٹ پلٹ دیتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُعِثَ هٰذِهِ الرِّيحُ بِمَوْتِ مُنَافِقٍ (ازمسلم) ترجمہ پس فرمایا رسول اکرم نے کہ اس ہوا کو اللہ تعالیٰ نے رفاعہ بن وریدہ منافق کی موت کیلئے بھیجا ہے چنانچہ جب ہم مدینہ پہنچے تو واقعی رفاعہ بن وریدہ منافق اُس اندھیری کے سبب مرگیا تھا۔

نظم پنجابی

ایہ بھی خبر رسول اللہ نے غیبوں آکھ سنائی　　رفاعہ مدینے دیو چہ ہویا نال اندھیر تباہی
پیشگوئی دے معنی ہی جو غیبوں خبر دسیوے　　ہُن کئی منکر وچہ نہ آون بڑا تعجب آوے
فوت ہویا وچہ سخت ہوا دی لچ شریر پرانا　　ایسے کارن جھکھڑ کھلا آکھے نبی ربانا
بیشک غیب نبی نوں دتا پاک خداوند باری　　ابو جہل دا ساتھی ہوسی جو ہویا انکاری
اسماعیل تیرے در مولا کردا نت دعائیں　　حرمت نبی مسلماناں نوں سدھے رستے لائیں

پیشین گوئی ہفتم

صحیح مسلم میں ابن مسعودؓ سے شرِ دجال کا قصہ بہت لمبی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ جب عروج امام مہدیؑ کو چھ سات برس ہوں گے تو اچانک ایک آواز آئے گی کہ اسطرف سے دجال لعین نے ظاہر ہو کر فتنہ برپا کر دیا ہے اُسوقت امام صاحب ملک شام میں ہوں گے اور خبر سنکر جو کچھ ہاتھوں میں ہوگا سب کچھ چھوڑ کر عرب کی طرف لوٹینگے اور دس اسوار بطور جاسوس اُنکے آگے پیچھے ہونگے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اُن کے نام بمعہ اُن کے قبائل و ولدیت کے جانتا ہوں اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں

مقولہ شاعر

نبیؐ کہیا میں نام اونہاندے معہ ولدیت جاناں　　بھی نام قبائل اونہاندے جاناں گھوڑیاں رنگ پچھاناں
اوہ سب خلقت تھیں افضل ہوون اندر اُس زمانے　　ایہ غیبوں خبر نبیؐ نے دتی سمجھیں نال ایمانے
غیب نبیؐ نوں ثابت ہووے نقلہ حدیث قرانوں　　لکھ وکھاواں تیرے تائیں فضل خدا رحمانوں

(۱) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پارہ ۴ ۱۸/۸ ۳) ترجمہ اللہ علم غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ ہاں اپنے رسولوںؑ کو دیتا ہے جتنا چاہے۔

علا جہاں کہیں اسطرح کا نشان ہو۔ اسطرح کا حوالہ سمجھیں
پارہ نمبر ۱/۸ سورۃ کا رکوع نمبر۔ سورۃ نمبر
رکوع کی آیت نمبر

(۲) عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ط پ ۲۹ رکوع ۱۲ ترجمہ اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسولوں کے (۳) وَمَا ہُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۵ پ ۳۰ محمد الرسول اللہ غیب کی باتیں بتانے میں بخیلی نہیں کرتے معلوم کرو کہ جب جانتے ہی نہیں تو بخیل نہ ہونیکا کیا مطلب (۴) صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۹۰ سطر ۱۸ بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۱۳۲ سطر ۲۳ میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ ایکدن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور ابتداء سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تھا سب کچھ بیان فرما دیا پھر جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا جسنے بھلا دیا سو بھلا دیا (۵) حدیث شریف مواہب اللدنیہ جلد دوم صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۲۰ سطر ۱۲ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبیؐ کریم نے کہ تحقیق اٹھائی گئی تمام دنیا میرے ملاحظہ کیواسطے پس میں اسکی طرف اور تمام چیزوں کی طرف جو قیامت تک ہونیوالی ہیں دیکھتا ہوں۔ اور اسطرح دیکھتا ہوں جسطرح اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ ہر جگہ حاضر و ناظر اور زندہ ہیں اور سب کچھ دیکھتے سنتے ہیں (۶) اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاہِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ط پ ۲۹ ۱/۱۶ ع ۱۳ ترجمہ بیشک ہم نے تمہاری طرف رسول عربی کو تمہارے اوپر حاضر (گواہی دینیوالا) ناظر بنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ گواہی دینیوالا وہی ہوسکتا ہے جو حالات سے واقف ہو اور شاہد بمعنی حاضر جس کا بڑا ثبوت نماز جنازہ میں ملتا ہے۔ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا یا اللہ ہمارے شاہد و غائب کو بخش دے الغرض بہت سی مثالیں غیب کے متعلق ہیں مگر بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔ لہٰذا نبی کے معنی بھی غیب کی خبر بتانیوالا ہوتے ہیں۔ اگر نبیؐ سے غیب کی خبریں جدا کر دی جائیں تو انبیاء اور ہم میں کیا فرق ہے۔ یا اللہ ہمارے متعصب بھائیوں کو ہدایت اور سمجھ عطا فرما۔ آمین۔ دیگر شرک دور کرنے کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ کا علم ذاتی اور رسولوں کا علم عطائی ہوتا ہے۔ اور ہمارے بھائیوں کے پاس نبیؐ کریم کے غیب دان نہ ہونیکا ثبوت قرآن مجید میں یہ آیت ہے جسکے معنی ہیں کہ اگر میں غیب جانتا تو مجھے برائی نہ لگتی۔ اس آیت کے متعلق تفسیر خازن جلد دوم صفحہ ۱۶۰ اور تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۴۷۰ سطر ۲ بحوالہ انوار آفتاب صداقت صفحہ ۱۲۰ ۱۲۱ ان آیات سے تواضع کسر نفسی اور اعتراف عبودیت ہی ہے ورنہ اگر نفی از علم غیب ہوتی تو دیگر آیات متعلقہ علم غیب کیوں آتیں اور یہ ٹھیک بھی اسی طرح ہے کہ کلام الٰہی میں تضاد محال ہے تو پھر اس میں تطبیق فقط اسی صورت میں ہوسکتی ہے ورنہ اگر ان آیات سے نفی از علم غیب مراد لی جائے تو بہت سی آیات و احادیث کا انکار لازم آئیگا جو کفر ہے اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ

پیشین گوئی ہشتم وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُنَیْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ یُّدْعٰی بِالْاِسْلَامِ ھٰذَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ ط حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جنگ حنین والے دن ہم لوگ نبیؐ کریم کیساتھ تھے تو حضرتؐ نے ایک شخص کے حق میں فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے حالانکہ وہ اسلام کا بڑا دعویٰ رکھتا تھا فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَکَثُرَتْ بِہِ الْجِرَاحُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ الَّذِیْ الخ (الحدیث) بخاری پھر وہ آدمی لڑائی میں گیا تو بہت سارے آدمیوں کو اسنے قتل کیا۔ اور اسکو بھی کافی زخم آئے مگر شہید نہ ہوا۔ تو اصحابہ کرامؓ نے خدمت نبویؐ میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ۔ اس شخص کو آپ نے دوزخی فرمایا ہے مگر بظاہر ہمیں پکا مسلمان معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسنے بڑے کفار قتل کئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ خبردار وہ دوزخی ہے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے پیٹ میں خود تلوار مار کر مر گیا یعنی خود کشی کر لی۔ اصحابہ کرامؓ نے حاضر ہو کر عرض کی صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ واقعی وہ آدمی دوزخی تھا کیونکہ اسنے خود کشی کر لی۔ جناب سرور کائنات نے اس کا جنازہ بھی نہ پڑھا۔

پیشین گوئی نہم امام احمدؒ ابوداؤدؒ نے عبداللہ بن عمرؓ سے بحوالہ طبرانی روایت کی ہے۔ کہ ایکدن حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ قدریہ ہونگے یعنی انکا عقیدہ ہوگا۔ کہ انسان اپنے افعال پر خود قادر ہے اور خدا کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ گویا تقدیر الٰہی کے منکر ہونگے۔ اس حدیث کے مطابق فرقہ معتزلہ۔ قدریہ۔ جبریہ۔ خارجی۔ رافضی وغیرہ ظہور میں آئے۔ اور مسلم ترمذی ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب محمد مصطفیٰؐ نے کہ میری امت میں خسف و مسخ منکران تقدیر کیلئے ہوگا۔ **فائدہ** روافض بھی منکر تقدیر ہیں ان میں خسف و مسخ ہوا تھا۔ اور مسخ کی چند حکایتیں شواہد النبوۃ میں مذکور ہیں جنکو ہم نے رسالہ ماہ محرم میں لکھ دیا ہے۔ وہاں دیکھو۔ اور خسف کی ایک روایت جذب القلوب

بلبن محب سے طبرانی نے ریاض میں لکھا ہے کہ چند رافضی اہل حلب بہت سے تحائف اور مال لیکر امیر مدینہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم کو ابابکر صدیق رضی اور عمر فاروق رضی کی لاشیں روضہ متبرکہ سے نکال لینے دو۔ وہ امیر چونکہ بد مذہب تھا۔ اُس نے اجازت دیدی۔ اور خادم روضہ پاک کو حکم دیدیا کہ چند آدمی رات کو تیرے پاس آئینگے اُنکو دروازہ کھول دینا۔ اور جو کچھ وہ کریں منع نہ کرنا۔ جب آدھی رات کا وقت ہوا تو چالیس آدمی آئے۔ اور دستک دی۔ خادم کا بیان ہے کہ میں نے دروازہ کھول دیا۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کے ہاتھوں میں کدال وغیرہ اوزار اور قندیلیں تھیں۔ اور وہ روضہ متبرک کھودنے لگے۔ میں حیران ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھکر رونے لگا۔ کہ الٰہی یہ کیا قیامت برپا ہوگئی ہے سبحان اللہ ابھی وہ لاشوں کے قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ محراب عثمانی کے نزدیک وہ تمام زمین میں غرق ہوگئے۔ اُدھر امیر مدینہ منتظر تھا کہ وہ دوست ابھی آتے ہیں۔ مگر لاچار ہو کر بہت دیر کے بعد وہ خود میرے پاس آیا اور پوچھا کہ وہ آدمی کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی کہ تمام دشمنانِ اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین غرق ہوگئے ہیں اُس نے کہا کہ تو دیوانہ ہوگیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ نشان موجود ہیں۔ میں دیوانہ نہیں ہوں۔ وہ امیر بد مذہب سے تائب ہوگیا۔

(۱۰) پیشین گوئی دہم

امام احمد و ابوداود و ترمذی حاکم وغیرہم نے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا نبی کریم نے کہ میری اُمت میں عنقریب تہتر فرقے ہوجائینگے۔ لیکن اُن میں صرف ایک فرقہ ناجی یعنی جنتی ہوگا باقی تمام دوزخی ہوں گے۔ صحابہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون سا فرقہ جنت میں جائیگا فرمایا جو میرے اور میرے اصحاب رض کے طریقہ پر ہوگا۔ اب غور کرنا چاہئے کہ حضرت عمر رض کی بیس تراویحوں سے کیوں انکار ہے۔ یا اصحابہ کرام کا طریقہ پسند نہیں ہوگا۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو خطبات ماہ محرم میں مفصل درج ہے وہاں سے دیکھو

(۱۱) پیشین گوئی یازدہم

ابونعیم نے اپنی مسند میں ابوعبیدہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت ہمیشہ انتظام سے رہیگی مگر ایک شخص بنی امیہ سے یزید نامی رخنہ ڈالیگا۔ اور فرمایا کہ مدینہ شریف میں خون ریزی بہت ہوگی یہ واقع بھی بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام ظاہر ہوا جبکہ حضرت امام حسین اور اُنکی اولاد اور بہت سے اصحاب کرام نے اور اکثر باشندگانِ مدینہ نے یزید سے بیعت انکار کیا۔ کیونکہ وہ بہت بدافعال تھا۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو رسالہ ماہ محرم میں دیکھو۔

(۱۲) پیشین گوئی دوازدہم

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ رواہ البخاری و مسلم بحوالہ انشان محمدی مصنفہ اسمٰعیل ثانی اہلحدیث ص ۵۶ ملنے کا پتہ فقیر اللہ تاجر کتب محلہ سادھواں لاہور۔ **ترجمہ** اگر ہو دے ایمان ثریا تارے کے پاس ہر آئینہ حاصل کرینگے بیٹے فارس کے۔ کیونکہ امام صاحب کا وطن اصل فارس تھا۔ دو بیت بھی اُن کے تحریر کرتا ہوں۔

وطن اونہاں دا اصل فارس پچھوں کوفے آئے ❊ ایس حدیثوں پیش گوئی کیا پاک نبی فرمائے
امام صاحب رض چہ کوفے جمے اوتھے پرورش پائی ❊ دین نبی دا روشن کیتا واہ واہ نیک کمائی

فائدہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق کے علاوہ اور بھی بہت سے اصحاب رض نبوی کی زیارت کی ہے اور نسب نامہ آپکا اسطرح ہے۔ حضرت نعمان رض عرف ابوحنیفہ بن ثابت بن نعمان بن ہرمز بن ثابت بن نفیس بن مرزبان بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان عادل۔ آپ بڑے اتقا کے مالک تھے۔ آپ نے

اپنی حیات مبارکہ میں سات ہزار قرآن شریف ختم کئے ہیں - اور ہر رات ہزار نفل پڑھتے تھے - اور چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے روایت ہے کہ ستر تھان کپڑے میں سے ایک تھان داغدار تھا - تو آپ نے اپنے نوکر کو کہدیا کہ اُس تھان داغدار کی بابت خریدار کو اطلاع کر دینا تاکہ دھوکہ نہ کھائے - مگر نوکر بوجہ نسیان فروخت کرتے وقت کہنا بھول گیا اور ہزار روپے کو تھان فروخت کر ڈالا امام صاحب نے پوچھا کہ خریدار کو داغ سے مطلع کر دیا تھا یا نہیں - نوکر نے عرض کی یا حضرت کہنا بھول گیا ہوں مگر خریدار بہت خوش گیا ہے - فرمایا جا اُسکو تلاش کر کے خبردار کر دو - نوکر نے ہر چند کوشش کی مگر اُسکا پتہ نہ ملا - تو امام صاحب نے اُس تھان کی قیمت اپنے اوپر حرام سمجھکر تمام سائلین پر تقسیم کر دی - محمد بن عثمان لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رح کے دونوں ہاتھوں اور سینے مبارک پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی - یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ط فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ط ترجمہ اے اطمینان والے نفس رجوع کر اپنے رب کی طرف راضی ہوکر اور میرے نیک بندوں کے ساتھ ملکر میری جنت میں داخل ہوجا - اور حضرت امام ابوحنیفہ کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ دہلوی صراط مستقیم میں فرماتے ہیں

امام شافعی را بہ بیند کہ چہ مدح دلے در مدح اصحاب وے میکند و گوید : النَّاسُ کُلُّھُمْ عِیَالٌ عَلٰی فِقْھِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ و در شان محمد بن حسن شیبانی کہ شاگرد امام ابوحنیفہ رض است فرمودہ اگر اہل کتاب از یہود و نصاریٰ تصانیف امام محمد را بہ بیند بے اختیار ایمان آرند و امام محمد شش کتاب تالیف کردہ کہ ہر یکے ازاں شصت مجلد و ہفتاد مجلد بلکہ بیشتر است و امام احمد اکثر مسائل دقیق از کتب امام ابوحنیفہ رح نقل میکرد و نظرے میکرد و ازاں استفادہ می نمودہ د چنانکہ تقلید و اتباع امام ابوحنیفہ باحادیث و اقوال صحابہ رض است و دیگر براینست (بحوالہ کتاب الاسلام صفحہ ۵۲)

[illegible]

ترجمہ در نظم پنجابی

صراط المستقیم دے اندر ذکر مبارک آوے
عبدالحق محدث عالم شافعی رح کنوں سناوے

امام تے اُسدے شاگرداں دی کیسی مدح سناوے
فقہ امام دے لگے بچے خلقت نوں فرماون

امام محمد شیبانی ابوحنیفہ رح دا تلمیذ پیارا
چھ کتاباں اُسنے لکھیاں سُن توں میرا یارا

سٹھ یا ستر جلداں ہیسن یا کجھ ودھ چھپانی
جلد ایمان لیاون جیکدی ویکھن یہود کرانی

اکثر اُسنے مسئلے لکھے کتب عظیم اماموں
امام احمد نے مدد لیتی بھی اُس فیض کراموں

تقلید اتے اتباع امام دا موافق نال حدیثاں
ملدی نال اقوال اصحاباں رض لگے بُری خبیثاں

ہور مناقب امام صاحب دی قدر دکھاون والے
سید میر محقق صاحب وچہ کیدا نی لیاوے
بہت محبت نال اونہاں لکھے مسئلے سب اسلامی
شافعیؒ مالکؒ ہیا رہے آکھن علم اونہاندی پارو
ہور مجدد الف ثانی جی وچہ مکتوب لیاون
مہدیؒ تے عیسیٰ جدا آون حکم انہوں بھائی
زہد فقاہت تقویٰ اندر کوئی نہ اُسدا ثانی
روم شام تے عرب مصر وچہ جتنے بادشاہ ہوئے
اوہو دلیل ہے پاس اساڈے حنفی مذہب دی بھائی
جیکر ہوندا اُسدے اندر نقص ذرا بھر کوئی
اگیہ ہور بیان سناواں تینوں شوق پیارو
ممکن وچہ نہ آون ہرگز تھوڑا ذکر لیاواں
حضرت ابوحنیفہؒ اُتے فضل خدا فرماوے
کل امام تے مجتہداں نے منی اُس غلامی
اسیں فقیہہ بنگئے تمام ثابت قول اقرارو
عیسیٰ مثل امام صاحب نوں شوق آکھ سناون
اس مذہب تے حکم چلاون فرق نہ اسوچہ کائی
علم حدیث اتے تفسیراں ہے امام لاثانی
سارے مذہب حنفی آہے ایسے اتے ہوئے
اسدی گنتی وچہ دنیا دی بہت زیادہ آئی
اُسدی منن والیاندی کیوں گنتی زیادہ ہوئی
سنکر قلب ہدایت پاوے فضل ہوئے سرکارو

بحرالرائق میں کتاب الاشتباہ میں ہے قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَبَحَّرَ فِی الْفِقْہِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی کُتُبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ کَمَا نَقَلَہٗ اِبْنُ وَھْبَانِ عَنْ حُرْمَلَۃَ اِنْتَھٰی کِتَابُ الْاِسْلَامِ ص۳ صاحب بحرالرائق نے لکھا ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جو کوئی فقہہ میں تبحر حاصل کرنیکا ارادہ رکھتا ہے اُسکو لازم ہے کہ دیکھے کتب امام ابوحنیفہؒ کی جیسا کہ ابن وھبانؒ نے حرملہؓ سے نقل کی ہے۔ شاہ عبدالحقؒ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ صراط مستقیم میں دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

چوں احادیث امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ بداں اخذ کردہ و تمسک نمودہ امام ابوحنیفہؒ بداں تمسک نمودہ واخذ نہ کردہ مردم گمان کردہ اند کہ مذہب او مخالف احادیث است وحالانکہ درانیجا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر از آنکہ وے رضی اللہ عنہ اخذ کردہ و تمسک نمودہ انتہیٰ۔

در نظم پنجابی

امام شافعیؒ نے جنہاں حدیثاں کولوں مسئلے لیتے
اس گل پاروں اکثر جاہل ایہ گل آکھ سناون
اکثر اسوچہ غلطی کھاندی جاہل لوگ سودائیاں
جنہاں اتے امام شافعیؒ نے فتویٰ نہیں لگایا
ابوحنیفہ رحمتہ اللہ نے ورج نہ ہرگز کیتے
اُلٹ حدیث امام صاحب اسارا مذہب بناون
امامؒ نے اوہ حدیثاں لیاں جو صحیح تے بہتر آہیاں
اوہ حدیثاں ابوحنیفہ مسلیاں وچہ لیایا

یا اللہ توں فضلوں سانوں جنتی کر کے ماریں | روز قیامت سانتھ نبیؐ دی پل تھیں پار اُتاریں

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۵۰ ہجری میں فوت ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو سیرۃ النعمان علامہ شبلیؒ میں دیکھو۔

پیشین گوئی سیزدہم (۱۳)

حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہونیوالا ہے کہ لوگ دور و دراز سے سفر کر کے مدینہ منورہ میں تحصیل علم کیواسطے آیا کریں گے۔ اس پیشنگوئی کے مصداق حضرت امام مالکؒ ہیں جن کا مزار مبارک بھی اب تک مدینہ شریف میں موجود ہے اپنے وقت میں مدینہ شریف کے جید عالم گذرے ہیں۔

پیشین گوئی چہارم

ابو داؤد نے ابن مسعودؓ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش میں سے ایک بڑا عالم ہوگا۔ جو زمین کو علم سے بھر دیگا۔ اس حدیث کے مصداق حضرت امام شافعی علیہ رحمتہ ہیں۔ کیونکہ آپ قریشی تھے اور اولاد حضرت عبد المناف سے تھے۔ برادران اسلام کو غور سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ علم غیب ہے یا نہیں حضور کے علم غیب کے نہ ماننے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جن آیات احادیث میں آپکو نفی علم غیب معلوم ہوتی ہے۔ اُن کے متعلق مندرجہ ذیل سبق قابل غور ہے۔ مواہب الدنیہ میں رکن دین سمنانیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صورتیں ہیں۔ ایک (۱) بشری اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (پ ۱۶ پارہ - سورہ کہف) ترجمہ یعنی اے لوگو میں تمہاری ہی طرح کا بشر ہوں۔ دوسری (۲) ملکی جیسا کہ آپکا ارشاد ہے اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ ط ترجمہ تحقیق میں تمہاری طرح نہیں ہوں کہ میں اپنے رب کے نزدیک شب بیداری کرتا ہوں اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ تیسری (۳) حقی جیسا کہ فرمایا حضورؐ نے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ط ترجمہ میرے لئے اللہ کے نزدیک ایک ایسا وقت بھی ہے کہ وہاں نہ کسی ملک مقرب کی رسائی ہے اور نہ کسی نبیؑ رسولؑ کی۔ اور سنو حدیث عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃً مَا تَرَکَ فِیْہَا شَیْئًا اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ ط ترجمہ حضرت حذیفہؓ

سے روایت ہے ایکدفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اندر خطبہ پڑھا جسمیں حضورؐ نے ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے تمام نیک و بد حالات جو گذرے تھے اور جو گذرنے والے تھے۔ دوزخ بہشت وغیرہ تا قیامت جو کچھ ہونے والا تھا بیان کر دیا۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ کیا انبیاءؑ کو ایکدفعہ بیان کی ہوئی چیزیں بھول بھی جاتی ہیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللہ ہمارے اہل اسلام لوگوں کے عقیدے درست کرے یہی علم غیب ہے اور یہ سب ذکر مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔ اور بخاری شریف میں یہ حدیث بھی موجود ہے لَاتَسْئَلُوْا عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَۃِ اِلَّا اَنْبَأْتُکُمْ بِہٖ ط ترجمہ تمہارے اور قیامت کے درمیان کوئی ایسی چیز نہیں کہ تم اُس کے متعلق مجھ سے دریافت کرو مگر میں اُسکا جواب نہ دے سکوں۔ کیوں جناب اب بھی تسلی ہوئی یا نہیں۔

نظم پنجابی

صورتاں تن نبیؐ دیاں آیاں نزد خداوند باری ۔ بشری ملکی حقی بھائی جیونکر عرض گذاری

ہر اک صورت اندر اپنی عمر رسول گذاری ۔ ہُن جو اکو صورت منّے باقی تھیں انکاری

اوہ وانگ کفار جو آکھن احمدؐ وانگ اساڈے آیا ۔ لکھ تمام احوال سناواں جویں کتابوں پایا

فائدہ ہمارا اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ صاحب کو غیب ذاتی ہے کسی کا دیا ہوا نہیں اور انبیاءؑ اولیاءؒ کو علم غیب عطائی ہے۔ کسی کو زیادہ کسی کو کم مگر جناب رسول مقبول سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخفی خزانوں کا علم دیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ شیطان لعین سے بھی کم ہے۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی کہے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کو اپنا ہی علم ہے اور اللہ سے نہیں ملا یا اللہ کے برابر ہے۔ تو بیشک کفر ہے۔ مگر ہم تو کہتے ہیں اللہ نے دیا ہے

ضمیمہ خطبات ماہ ربیع الاول جس میں معترضین کے جواب دئیے گئے ہیں

فصل اوّل حضورؐ کے آداب کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ ۵ پارہ ۲۶ حجرات ۱ (۲۹)

ترجمہ: اے ایماندارو اپنی آوازوں کو رسول اکرم کی آواز سے بلند ہرگز نہ کرو اور نہ ہی حضور محمد رسول کو اس طرح بلاؤ جس طرح آپس میں ایکدوسرے کو بلاتے ہو۔ یعنی مؤدب طریقے سے رسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر بلاؤ۔ مبادا اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں معلوم ہی نہ ہو۔ اسی واسطے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے۔ مَنْ تَرَكَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الدَّرَجَاتِ یعنی جو ادب کو ترک کرے وہ درجات عالیہ سے محروم رہتا ہے۔ مسئلہ اس آیت کے نازل ہونیکے بعد حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسقدر باریک آواز سے بولتے تھے۔ کہ دوبارہ بولنے کے بغیر سمجھ ہی نہ آتی تھی **فائدہ** دیکھو حضور رحمۃ اللعلمین کی اتنی گستاخی کی کتنی سزا ٹھہرائی ہے کہ ذرا سی آواز بلند سے بولنے کی صورت میں ہی تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ لہذا تمام اصحابہؓ ہر وقت ڈرتے رہتے تھے

از خدا خواہیم توفیقِ ادب

منگیئے ادب توفیق زیادہ خالق دی سرکاروں
چھ لکھ سال عبادت اندر عمر شیطان لنگائی

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد

تارک ادب اکیلا ہی نہ دکھ تکلیف اُٹھاوے

گر تو ہستی طالب راہِ خدائی

جے ہیں طالب راہ ہدایت وساں تیری تائیں
ادب کریں نال تیرے تائیں مطلب ملسن سارے

در ہمہ کردار با اخلاصِ رب

ہر کم وچہ اخلاص نہ چھوڑیں اے دلدار پیارے
ادب کریں تاں تھوڑے عملوں عالی منصب پاویں

ہر چہ فرماید ترا ادب رسول

جو کجھ تینوں فرماوے ادب آداب رسولی
ادب رسول کرن تھیں ملسی تینوں خالق سائیں

اے پسر ہرگز مکن ترکِ ادب

ترک ادب دی مول نہ کرنی اے فرزند پیارے

مرد باید از ادب راہِ خدائی

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

خالی رہسی بے ادب نکارا رحمت فضل غفاروں
اک بے ادبی پاروں آسدی اوگت گئی کمائی

بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

بلکہ آتش قہر غضب دی دوجیاں نوں بھی لاوے

ذرہ ذرہ ادب کُن باکبریا

چھوٹے موٹے ادب الٰہی نال پیار ادائیں
بے ادبی تھیں خالی ہوسیں وانگ ابلیس نکارے

استقامت دار در راہِ ادب

ثابت قدم رہیں ہر حالت ہر جا ادباں رب سائیں دی
بے ادبی تھیں ہوگ مُنہ کالا جے لکھ عمل کماویں

یک سر موئے نمی باید عدول

وال برابر اسدی اندر کریں نہ حکم عدولی
ادب محمدؐ پاروں تیریاں ہون معاف خطائیں

تا نہ افتی از مقامِ قربِ رب

کدی نہ بنن مقرب ربدی جو بے ادب نکارے
بلکہ باید از ادب قربِ خدا

بندہ پاوے ادب کرن تھیں راہ ہدایت پیارا
بلکہ قرب الٰہی ملدا تُوں حسن برخوردارا

از ادب زندیق صدیقے شود
بے ادب صدیق زندیقے شود

ادب کرن تھیں ملحد فاسق شان صدیقاں پاوے
کرے صدیق بے ادبی جیکر دور لکالیا جاوے

جنہاں ادب نبیؐ دا کیتا عالی منصب پائے
بلال جیہے دربان بتاندی جنت وچہ پہنچائے

کہن رسول نہ نظریں آدی سوہتیاں بناون
اسماعیلا آکھ اونہانوں اکھیاں ٹھیک کراون

نہیاں اکھیں کارن دارو ملدا اکرموں والے
یا تبرکیوں ررترھ چھپر حضرت کیلیاں والے

او تھے جاکے اکھیاں تاں جلد علاج کرائیں
پھیر رسولؐ تہ نظری آوے مینوں آکھ سنائیں

آمیں تینوں رستہ دساں رہنوں ملنے والا
طفیل بزرگاں پاروں ملدا افضلوں حق تعالیٰ

رب وکھاون والیاں ندا توں پہلوں کر شکرانہ
اُسدے باہجہ نہ راضی تھیندے ہو رب یگانہ

جیکر شک کریں تاں بھائی احادیث وکھاواں
توں بھی اُستے عمل کماویں تے میں بھی رحمت پاواں

فمن لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ تعالیٰ ترجمہ پس جسنے بندوں کا شکر ادا کیا اُسنے اللہ کا شکر ادا کیا

ترجمہ در نظم پنجابی

بندیاں ربدیاں دی نہ کرسی دلوں جو شکر ادائی
کیتا ربدا شکر نہ اُس نے آکھے نبیؐ الٰہی

بس میاں پھڑ رہبر کامل خیریں گذرن تینوں
دلدا مطلب پورا ہووے پھیر سنادیں مینوں

گر ادب در جملہ شے داری نگاہ
بے گماں گردی ز خاصانِ الٰہ

حفظِ مراتب ہر اک داتوں سمجھیں برخوردارا
بن جاوینگا بیشک جتوں خاص خدا دا پیارا

ادب نبیؐ دا ادب خدا دا ملدا مومن تائیں
رب بلاون آیا ساتوں خاص امت دا سائیں

اپنی اپنی جاہگہ رہنوں بیشک عالم جانے
فرق کفر اسلام وچالے نبیؐ رسول رہا نے

دین سکھاون آیا ساتوں سوہنے شملے والا
جس نے آن دکھایا ساتوں خالق پاک تعالیٰ

قولہ تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانہا من تقوی القلوب طلسپارہ ۲۲ ۔ سورہ ۔ فاطر) ترجمہ جو شعائر اللہ مساجد ۔ کعبہ ۔ قرآن ۔ نماز ۔ انبیاءؑ وغیرہ کی تعظیم کرے گا ۔ وہی دلکا پرہیز گار ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد اول صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں ۔ کہ تمام شریعتوں کی بنیاد شعائر اللہ کی تعظیم کرکے اللہ کا قرب حاصل کرنے پر ہے ۔ اور شعائر اللہ بہت ہیں مگر مشہور مندرجہ بالاہی ہیں ۔ یعنی ادب رسولؐ ۔ ادب اہلبیت ۔ ادب کعبہ ۔ ادب نماز وغیرہ ادب رسولؐ

کیلئے بھی رسالہ خطبہ ماہ ربیع الاوّل اور ادب اہلبیت کیلئے رسالہ ماہ محرم اور ادب کعبہ کیلئے رسالہ ماہ ذوالحجہ اور ادب روزہ کیلئے رسالہ ماہ رمضان اور ادب نماز کیلئے رسالہ ماہ شعبان ہماری تصنیف دیکھو بخاری شریف میں ہے

حدیث در نظم پنجابی

عروہ رضی اللہ عنہ آکھے مکے والیو سنو عزیز بھراؤ — میں مجلس بادشاہاں دی کیتی ایہ گل دلتے لاؤ

قیصر کسریٰ پاس گیا میں شاہ نجاشی نالے — پر مجلس پاک نبی دی اندر ڈٹھے بھیت نرالے

ادب اصحاب رضی اللہ عنہم محمدؐ جیسا ہور نہ کردا کوئی — بادشاہاں دی وانگ نبیؐ دی کردے نہ عزت ہوئی

جے تھک کھنگار زمیں پر سٹن خاص حبیب پیارے نے — ہتھاں اُتے لین اصحابی رضی اللہ عنہم شوقوں ہوئے دیوانے

وانگوں عطر گلاب ملن اوہ تے ملدے شوق پیار دوں — فوراً عمل کرن جے کوئی حکم ملے سرکار دوں

آپ نبیؐ دے وضو والا بچ بچ لین اصحابی رضی اللہ عنہم — زمیں اوپر نہ ڈگن دیندے ایسی کرن شتابی

لین تبرک کارن تے کجھ ملدے تن بدن پر — پاس نبیؐ دے شاواں رہندی بلبل جیوں چمن پر

تیز نگاہ دے نال نہ ویکھن طرف رسول الٰہیؐ — ایسا ادب نہ ڈٹھیا ہرگز وچہ کسے بادشاہی

جدوں حضورؐ سخن فرماون سارے چپ کر جاون — اُچی ساہ نہ لیندا کوئی ادب کنوں شرماون

آپس اندر ہکدوجے سنگ الفت بہت کماون — جیوں اک مائی بابل جائے نظر برابر آون

متوں سچ رسول ربانان ادب کنوں جھک جائیو — پھیر نہ ویلا ہتھیں آوے رو رو کے پچھتاؤ

بیشک ادب نبیؐ دا کیتا یاراں دلوں بجانوں — تاہیں درجے ملے اُنہاں نوں بیحد حق سبحانوں

سب اصحاباں رضی اللہ عنہم ظاہر باطن کیتا ادب رسولیؐ — مرن سعادت افضل جانن کرن نہ حکم عدولی

چنانچہ بخاری شریف میں مروی ہے کہ ایکدفعہ طائف کے رہنے والے دو آدمی مسجد نبویؐ میں باآواز بلند باتیں کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمکو معلوم نہیں کہ رسولؐ کریم کے پاس آواز بلند کرنی منع ہے۔ خدا کی قسم اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو تمکو دُرّے لگاتا۔ ایسا ہی مواہب اللدنیہ میں ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جعفر منصور عباسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین تجھے کیا ہُوا ہے اس مسجد نبویؐ میں باتیں بلند آواز سے مت کرو کیونکہ اس مسجد کا ادب حضور کی وفات کے بعد بھی ویسا ہی ہے کیونکہ حضورؐ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حیات النبی ہیں اسی واسطے اکثر علماء کرام نے فرمایا ہے۔ کہ یا محمدؐ کی بجائے یا رسول اللہ پکارنا چاہیئے۔ کہ

ع۱ حتیٰ کہ حضور نے دوران خطبہ میں فرمایا۔ اجلسو یعنی بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا مگر ایک شخص جس کا ایک قدم مسجد کے اندر اور دوسرا باہر تھا وہ بھی وہیں بیٹھ گیا اور تیسرا شخص تے مسجد سے باہر ہی سُنا وہاں ہی بیٹھ گیا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہُوا کہ حضورؐ نے فرمایا تھا بیٹھ جا۔ اس واسطے ہم جہاں تھے وہاں ہی

نام لینا بھی بے ادبی ہے ۔ **مسئلہ** ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب صلوٰۃ الاحزان میں ذکر کیا ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت حوّا سے نکاح کرنا چاہا تو فرمایا کہ اے ابوالبشر حوّا کا حق مہر ادا کرو ۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ تو پاک ہے میں حق مہر میں کیا چیز دوں ۔ ارشاد ہوا ہمارے حبیبؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بیس دفعہ درود شریف پڑھ دو ۔ حق مہر ادا ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ **مسئلہ** حضرت صدیق اکبرؓ نے حضورؐ کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر کبھی وعظ نہیں فرمایا تھا ۔ اور نہ ہی کسی دوسرے صحابیؓ نے ایسا کیا ہے اور حضرت امام جعفر صادقؒ نے کبھی بے وضو حدیث نبویؐ نہیں پڑھی ۔ اور حضرت امام مالکؒ جب حضورؐ کا اسم گرامی سنتے تو ادب سے جھک جاتے ۔ دیکھنے والے متعجب ہو کر پوچھتے تو آپؒ فرماتے لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَمَا أَنْكَرْتُمْ عَلَيَّ مَا تَرَوْنَ ط ترجمہ یعنی میں جو کچھ دیکھتا ہوں اگر تم دیکھتے تو اپنے دیکھے ہوئے پر ہرگز انکار نہ کرتے ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دستور تھا کہ جب حدیث شریف پڑھاتے تو اوّل وضو اور غسل اور کپڑوں کو معطر کر کے زیب تن فرما لیتے بعد میں اپنے شاگردوں کو درسِ حدیث دیتے ۔ یہ ہے ادب رسولؐ ۔

نظم پنجابی

امام بخاری ادب نبیؐ دا اتنا کرن پیارے	اِک اِک لکھن حدیث تے پہلے دو دو نفل گذارے
یعنی پہلوں غسل وضو کر کردے ادا دوگانہ	تاں اک لکھن حدیث نبیؐ دی سنتوں یار یگانہ
ہور لکھن تاں تازہ وضو غسل دوگانہ کردے	کر گئے عمل محبت بیتی تابعدار امر دے
تاں اُسدی تصنیف پیاری شان زیادہ پاوے	ایویں ادب نبیؐ سرور دا ہر چیزاں وچ آوے
جسم رسولاںؑ تائیں دھرتی ادبوں گل نہ کھاندی	وچ مشکوٰۃ عمرؓ دے بیٹے ایہ حدیث لیاندی

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ کریم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدن کو حرام کیا ہے کہ نیست و نابود نہ کرے ۔ اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو خطبات ماہ شعبان میں دیکھو اور سیرۃ النعمان میں ہے کہ ایکدن کسی نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی دعوت پکائی اور جب آپ کھانے کو گئے ۔ تو انہوں نے مچھلی پکی ہوئی آگے رکھی آپ نے فرمایا کہ مچھلی کہاں سے آئی ہے انہوں نے کہا دریائے فرات (دجلہ) سے تو آپ اُٹھ بیٹھے اور کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ کوفہ والوں نے نواسۂ رسول حضرت امام حسینؑ کو دھوکا دیکر شہید کیا تھا اب وہی لوگ اس دریا میں نہاتے ہیں ہم اُس دریا کی مچھلی نہیں کھا سکتے

حالانکہ آپ بھی کوفہ ہی کے رہنے والے تھے۔ مگر جب سے اُس واقعہ کی خبر سُنی اور معلوم کیا تو کوفہ چھوڑ کر بعد اس شریف لیگئے تھے۔ الغرض کہ لاکھوں ہزاروں واقعات ادب رسولؐ کے مشہور ہیں مگر گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے تحریر نہیں کرتے دعا ہے اللہ کریم ہمیں بھی ادب کرنیکا شرف عنایت فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

فصل دوم حضورؐ کے نام مبارک کا سُن کر تعظیم کرنیکا دین و دنیا میں فائدہ اور چھوڑنے کا بیان

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط ترجمہ اے مسلمانوں بیشک ہم نے بھیجا رسول کریمؐ کو تمپر گواہی دینے والا اور اعمال نیک کے عوض جنت کی بشارت سُنانے والا اور بداعمال کے بدلے دوزخ سے ڈرانیوالا تاکہ اُسکے طفیل تم اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ پر ایمان لانے کے بعد تمپر فرض ہے۔ کہ ایسے محسن رسولؐ کی پورے دل سے مدد کرو اور پوری پوری تعظیم و تکریم کرو۔ کیونکہ میرے پیارے حبیبؐ کی محبت و فرمانبرداری حقیقت میں میری ہی تعظیم و فرمانبرداری ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ ؎

نظم فارسی ترجمہ اردو

منزل بے رضاء محمدؐ نفس
راہ رستگاری ہمیں است بس

بناں رضاء محمدؐ سر در ساہ نہ جائز لیناں
بس ہے ایہو راہ نیکا ندامن اساڈا کہناں

محمدؐ عربی کا بر دوئے ہر دو سراست
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

دو جگ دا سردار محمدؐ سبھنوں آکھ سُناؤ
جو نہیں خاک نبیؐ دی در دا خاک اوہدی سر پاؤ

تابعدار نبیؐ دے اُتے رحمت خالق باری
نکلے جو در بار نبیؐ تھیں اُسنوں ملے خواری

جو اس دربار وں گیا سارا یا دوزخ دیوچہ پیاں
جو اس درباری آیاں دسندیاں جنت اندر گیاں

عیب کسے نہ بھولے مولا دفتر بدیاں بھریا
جنہاں نام نبیؐ دا سُنکر سر چشماں پر دھریا

حلیہ ابو نعیم دے اندر اک روایت آئی
وہب بن منبہؒ کیے روایت سنتوں میرے بھائی

اسرائیلیاں اندر سی اک ظالم مرد ستمگاری
دو سو سالاں عمر ان اُسنے بدیاں وچہ گذاری

دینا دیوچہ سب قسماں دی بدی نہ چھوڑی کائی
دو سو سالاں پچھوں اُسنوں موت اچانک آئی

اس کارن جو دنیا تے اُس نیک نہ عمل کمایا
گندی نالی دیوچہ اُسنوں لوکاں پکڑ دگایا

فوراً حضرت موسیٰ کارن وحی جنابوں آیا
جلدی غسل کفن کراُسدا رب سچے فرمایا

اسرائیلیاں ساریاں کارن جلدی حکم سناؤ
سارے پڑھو جنازہ اُسدا جیکر بخشش چاہو

جوکوئی پڑھے جنازہ اِسدا بخشش رحمت پاوے
سُنکر حکم ربانا موسیٰ سب نوں پاس بولاوے

نالی وچوں کڈھ کراُسنوں عزت نال نہوایا
کفن پہنایا خوشبو بھریا رادی ذکر لیایا

شوقوں سارے پڑھن جنازہ جیونکر حکم ربانا
جسنوں نالی وچ سٹیا سن توں بار رسجاناں

بعد جنازہ ربدے اگے موسیٰ عرض گذاری
یارب دو سو سال گذارے اِسنے وچہ بدکاری

کہڑا عمل پیارا اِسدا وچہ سرکارے بھانا
جسدے پاروں اِس پہ ہویا اتنا فضل ربانا

حکم دتا پھر رب تبارک حضرت موسیٰ تائیں
وچہ توراتے نام محمدؐ ڈٹھا ایس جدائیں

نال تعظیم مروت شوقوں چمیا اسم گرامی
اک نیکی تھیں گُل برائی ہوگئی دُور تمامی

واہ سبحان اللہ کیا سوہنا اسم کرامت بھریا
سڑیا خشک باغیچہ جسنے پلوچہ کیتا ہریا

اسماعیلا نام نبیؐ دی آس اسانوں ہوئی
فضل کرے رب اُسدے بدلے ہور نہ چاوڑ کوئی

برادرانِ اسلام اگلی امتوں کے شقی گنہگار حضورؐ کے اسم گرامی کے چومنے سے بخشش پاگئے ہیں۔ اگر ہم لوگ جو اُمت محمدیہ ہونے کے مدعی ہیں حضورؐ کا اسم گرامی سُنکر یا دیکھکر تعظیم کیلئے بوسہ دینگے یعنی چوم لینگے تو رحمت الٰہی کس طرح نہ پاوینگے جو لوگ خود حضور کا نام لیکر یا سُنکر بوسہ نہیں دیتے بلکہ بوجہ حسد بوسہ دینے والوں کو بھی بُرا جانتے ہیں۔ وہ ضرور حشر کے دن پچھتاوینگے۔ تقبیل ابھامین۔ (یعنی انگوٹھے چومنے) مضمرات میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرنیکی کوشش کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ الرسول اللہ کے نور کو حضرت آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں کے ناخنوں پر ظاہر فرمایا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں پر نور کو بوسہ دیکر آنکھوں پر مل لیا۔ اُسوقت سے یہ سُنت حضرت آدم کی اولاد میں جاری ہوگئی۔ جیساکہ تورات شریف کے حوالہ بالا سے معلوم ہُوا۔ اور اِس واقعہ کو جبریل امین نے نبیؐ کریم کی خدمت میں ذکر کیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَ اِلْاِبْھَامَیْہِ وَ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ اَلْخ یعنی فرمایا نبیؐ کریم نے جو کوئی میرا نام مبارک سُنے آذان میں یا دیسے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر ملے تو وُہ اندھا نہیں ہوگا۔ اور مُسندِ فردوسی سے دیلمی میں روایت ہے۔ کہ جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کہتا ہے تو حضرت ابابکر صدیقؓ فرماتے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا ط یعنی میں شہادت دیتا

ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیارے بندے اور رسول ہیں اور میں راضی ہوں اس بات پر کہ اللہ میرا رب ہے، اور اسلام میرا دین ہے اور محمد مصطفٰی میرے نبی اور رسول ہیں۔ اور قرآن پاک میرا امام ہے اور اپنے انگوٹھوں پر بوسہ دیکر آنکھوں پر ملتے۔ وہ کہتے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابابکر صدیق سے سنا تو فرمایا۔ مَنْ فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے صدیق اکبرؓ جیسا فعل کیا اُس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔ **فائدہ جلیلہ** مولوی احمد علی صاحب لاہوری نے بھی اپنی کتاب رسالہ اوراد النبوۃ میں صـ۱۱ پر اس وظیفہ متبرکہ کی بڑی فضیلت لکھی ہے۔ اور احمدؒ و ترمذی میں بھی ہے کہ جو شخص صبح شام نماز کے بعد تین تین مرتبہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّ رَسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا پڑھیگا۔ اللہ تعالیٰ پر اُس کا حق ہوگا۔ کہ اُسے قیامت کے دن خوش کرے اور سوالات قبر کیوقت جواب اس وظیفہ کی برکت سے پورا دیگا۔

نظم پنجابی

پہلی جلد فتاویٰ شامی ذکر مصنف لیایا
اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سُنکر جے بندہ کائی
پھر دوجی وار شہادت سُنکر ایہہ کجھ آکھ سُناوے
ٹھنڈیاں ہون اکھیں میریاں برکت احمدؐ پاروں
انگوٹھیاں دی نونہہ چم کے دونویں پھر اکھیاں تے لاوے
یا اللہ توں بخشیں مینوں اکھیں کن نورانی
جو کوئی ایسے وظیفے تائیں نال محبت پڑھسی
بوسہ دینا نام نبیؐ پر بہت مبارک جانی
وچہ انجیل مبارک ویکھیا جسدم اسم پیارا
نام نبیؐ دے پاروں قائم انگریزاں دی شاہی
حویں مولانا رومیؒ صاحب نال پیار بتایا

کنزالعباد دے اندر جیونکر باب اذانوں پایا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہے زبانوں بھائی
قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ولدا مطلب پاوے
میریاں چشماں دی ٹھنڈ احمدؐ آکھے شوق پیاروں
اَللّٰہُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کرکے عرض سناوے
کم دیون ایہہ دونویں مینوں فضل کرو ارزانی
روز قیامت نبی محمدؐ اُسدیاں باہیں پھڑسی
جیونکر ادب نبیؐ دا کیتا اک عاشق نصرانی
نام نبیؐ پر بوسہ دیکر شوق کیتا آشکارا
توں بھی سنکر پکڑ ہدایت پڑھنے والیا بھائی
توہیں برابر دساں تینوں میں نہیں ولوں بنایا

حکائیت

بود در انجیل نام مصطفٰے
آں سر پیغمبراں بحر صفا

وچہ انجیل مبارک آہا نام نبی دا بھائی — اوہ سردار تمام رسولاں رحمت فضل الٰہی
جو جو خوبیاں اونہاں اندر جد اجداد پایاں — اوہ سبھے کیتی ہور زیادہ پاک نبیؐ وچہ آیاں
بود او ذکر و حلیہ ہائے شکل او — بود ذکر عزّ و صوم و اکل او
حلیہ شکل نبیؐ دی ساری وچہ انجیل پیاری — عزّت منصب ذکر روز یدا کل کیتا رب باری
کھاون پیون بولن چلّن کل اوصاف پیارے — لکھے وچہ انجیل مبارک پاک نبیؐ دے سارے
طائفے نصرانیاں بہر ثواب — رسید ندے بداں نام و خطاب
اک جماعت عیسایاں وچوں نیک نصیباں والی — واقف ہو کر قادر رکھیا تا ذات مبارک عالی
ایہو افسر کل خلائق ربدا خاص پیارا — جسدی کاران رب تبارک کیتا کُل پسارا
چمیاں نام نبیؐ سرور دا اونہاں نال پیاراں — کرن تعظیماں صدقے جاون پایاں رحمت باراں
نسل او شاں نیز ہم بسیار شُد — نام احمد ناصر آمد یار شُد
تاہیں ہو گئی دُنیا اُتے وافر نسل اونہاندی — نام محمدؐ احمدؐ کیتی واہ امداد تنہاں دی
ایہ جو دُنیا اُتے پایاں اونہاں عیش بہاراں — ادب نبیؐ دی پاروں ساریاں حاصل گل گلزاراں
نام احمدؐ چوں چنیں یاری کُند — تاکہ نورش چوں مددگاری کُند
نام محمد نال عیسایاں پوری کیتی یاری — نور محمدؐ سرور کیتی مدد اونہاندی بھاری
جویں عیسایاں منصب پایا نام محمد پاروں — اے مومن کر ادب نبیؐ دا شان ملے سرکاروں
نام احمد چوں حصارے شُد حصین — تا چہ باشد ذات آں روح الامین
حاصل گلدا نام نبیؐ دا ادب کریں دلدارا — اسدے پاروں تینوں ملسی دلدا مطلب سارا
ادب کریں تاں اگلیاں وانگوں برکت رحمت پاویں — نہ کریسیں تاں وانگ ابلیسے دور نکالیا جاویں

مسئلہ تمام قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء علیہم السلام کو نام لیکر پکارا ہی یا موسیٰؑ یا ھارونؑ یا آدمؑ یا نوحؑ یا عیسیٰؑ وغیرہ مگر حضور نبیؐ کریم کو نام لیکر نہیں پکارا بلکہ آپکے اوصاف مبارکہ کو مخاطب کر کے بڑے ادب سے یاد فرمایا ہے مثلاً یا ایّھا النّبیؐ۔ یا ایّھا الرّسول۔ یا سیٓن یا ایّھا المزّمّل۔ علی ہذا القیاس تفسیر درمنثور میں لکھا ہے کہ آپکو یا محمدؐ۔ یا ابوالقاسم۔ یا ابن عبد اللہ کہہ کر پکارنا منع ہے۔ واقعی انصاف بھی یہی چاہتا ہے کہ جب حضور کا صاحب یعنی حاکم آپکو نام لیکر نہیں پکارتا تو غلاموں کی کیا مجال ہے کہ نام لیکر پکاریں۔ بلکہ تمام صحابہؓ آپکو اسطرح بلاتے کہ ہمارے ماں باپ آپؐ پر نثار ہوں یا رسول اللہ۔ بخاری شریف میں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ

حضور کے بیٹھنے کی جگہ پر ہاتھ رکھکر مُنہ پر مل لیتے تھے۔ یہ تھا حضورؐ کا ادب اور تبرّک شواہد النّبوۃ میں ہے کہ ایک اصحابیؓ کا نوجوان لڑکا فوت ہوگیا تھا اور حضورؐ کے اسم مبارک پڑھنے سے زندہ ہوگیا غرضیکہ حضورؐ کے ادب میں ہی سعادتمندی ہے بیت فارسی

گر مردم از ادب بے ادبیست او مردیست | فرق در جنس بنی آدمؑ و حیوان ادبیست
آدم زاد جے ادب کرے تاں اُسنوں بشر پچھانی | نہیں تاں ہے اوہ ڈنگر اُوسنوں بندہ مول نہ جانی
بلکہ ہے بے ادب حیوانوں ابتر یار سوالی | اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ آکھدا رب عالی
تابعدار مؤدب نبیاںؑ جنت باراں پاسن | بے ادباندی ہوں مُنہ کالے دوزخ اندر جاسن

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ با ادب با نصیب ٭ بے ادب بے نصیب۔ الغرض اسلام و ایمان کا سارا دارومدار ہی ادب رسولؐ مقبول پر ہے پارہ ۱۰ سورۂ توبہ ۳/۸ ۹ قرآن پاک میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جب تک اپنے جان و مال اہل و عیال محلّات وغیرہ سب چیزوں سے زیادہ محبّت اللہ اور رسولؐ کے ساتھ نہ کرو گے مومن نہیں بن سکتے۔ اور ایک حدیث ترمذی ابوداؤد شریف میں مروی ہے۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ فرمایا نبیؐ کریم نے کہ تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے جب تک مجھکو اپنے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ سمجھو۔ مصنف ابن شیبہؒ نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کو بتوں سے صاف کیا تو تمام بُت اور تصاویر کو تیر دل سے توڑ دیا مگر اُن میں جو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ (مثلاً حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ حضرت موسٰیؑ وغیرہ کی) اُنکو نہیں توڑا تھا بلکہ ادب کے ساتھ زعفران لگا کر معدوم کر دیا۔ مسئلہ اسماء انبیاء و اسماء اللہ تعالیٰ کا بڑا ادب کرنا چاہیئے۔ اور ضروری ہے کہ جس کاغذ پر اسماء اللہ یا اسمائے پیغمبران ہو اُس کاغذ کو ادب سے رکھنا چاہیئے۔ اگر سارے کاغذ کی حفاظت نہ کر سکیں تو ضروری اسماء گرامی کو کاغذ سے کاٹ کر علیحدہ کر کے ادب کے ساتھ محفوظ رکھ لینا چاہیئے۔ اور دیگر ادب اسماء الٰہیہ کا اس طرح کرنا چاہیئے۔ کہ جس وقت خُدا کا نام لے تو اللہ جلّ شانہٗ۔ اللہ تعالیٰ اللہ کریم۔ خدا پاک۔ رب العزّت وغیرہ کہہ کر پکارے اور جس وقت نبیؐ کریم کا نام لے تو کہے سرکارِ دو عالمؐ۔ سرور کائنات۔ رحمۃ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ اور کتاب اللہ کا اسم مبارک لیتے وقت کہے۔ قرآن مجید۔ فرقان حمید۔ قرآن کریم۔ کلام پاک وغیرہ اور مقام متبرّکہ کو کہے۔ مکّہ معظّمہ۔ مدینہ منوّرہ۔ بیت المقدس۔ بغداد شریف۔ کربلا معلّیٰ وغیرہ اور اصحابہؓ کا نام لیتے وقت

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور بیبیوں کے نام پر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہے۔ اگر تابعین و اولیاء اللہ کا نام ہو تو رحمۃ اللہ علیہ کہہ کر نام لینا چاہیئے۔ بلکہ کسی سے ان تمام تر بزرگ اسمآء سے کوئی اسماء سُنے تو بھی اپنی زبان سے مودبانہ خطاب کہنا چاہیئے مثلاً اللہ کا نام سُنے تو کہے جل شانہٗ۔ رسول پاک کا نام سُنکر درود پڑھے صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے اور دیگر انبیاء کے نام پر علیہ السلام اور صحابہ کے نام پر رضی اللہ عنہ اور اولیا کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ کہے **فائدہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا مخفف (ﷺ) اور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی علامت (رضؓ) اور عَلَیْہِ السَّلَامُ کی علامت (؈) اور تعالیٰ کی علامت (تعؔ) ہے رحمۃ اللہ علیہ کی علامت (رحؒ) ہے مگر یہ علامتیں خاصکر اللہ تعالیٰ یا نبی کریم۔ یا اصحابہؓ کرام۔ یا اولیا کرامؒ ہی کے نام سے مختص ہیں۔ اگر ہم لوگ اپنا نام اُن کے نام پر رکھیں تو اپنا نام لکھ کر اور علامت لکھنی ناجائز ہے۔ مثلاً محمد دین۔ غلام علی۔ غلام جیلانی۔ احمد شاہ وغیرہ پر علامت کی کوئی ضرورت نہیں۔ فقط نام ہی لکھے۔ **(ازالہ غلط فہمی)** بعض لوگ نام لکھ کر عفی عنہ لکھتے ہیں۔ یہ غلط ہے بلکہ عفا اللہ عنہ لکھنا چاہیئے۔

فصل سوم۔ یارسول اللہ کہنے کا بیان اور اُس کا مدلل ثبوت

برادران اسلام سب سے پہلا ثبوت یارسول اللہ کہنے کا نماز ہی سے ملتا ہے بلکہ ہمارا تو یہ دعوائی ہے کہ جبتک یارسول اللہ نہ کہا جائے نماز ہی نہیں ہوتی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ترجمہ یارسول اللہ آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکتیں ہوں۔ مقام غور ہے کہ جو ہمارے بھائی یارسول اللہ کہنے کو شرک جانتے ہیں۔ وہ خود پانچوقتہ نماز میں یارسول اللہ کہکر شرک سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ مولوی روشن دین صاحب نے اپنی کتاب تفسیر سورہ ہمزات میں لکھا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کہنے والے مشرک ہیں کیونکہ عَلَیْکَ صیغہ حاضر کا ہے اور حاضر سوائے رب العزت کے اور کوئی نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے عقل سے کام نہیں لیا۔ صرف ضد سے لکھدیا ہے اگر عَلَیْکَ صیغہ حاضر کا ہے تو اَیُّھَا صیغہ حاضر نہیں ہے؟ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم جلد چہارم مقام تشہد میں فرماتے ہیں۔ وَاحْضَرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمِ وَقُلْ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ترجمہ اے مخاطب اپنے دل میں نبی کریم کو حاضر کرکے پڑھا کر کیونکہ حضورؐ بڑی زبردست ہستی کے مالک ہیں۔ اور نہایت بزرگ ہیں۔ لہٰذا کہا کر السلام علیک یارسول اللہ اور آپؐ پر اللہ تعالیٰ

کی رحمت و برکات ہوں۔ اور نہایت واضح الفاظ میں فرماتے ہیں کہ تَشَہُّد بطور نقل نہ پڑھا کرو۔ بلکہ عین حضور دل سے جناب نبی کریم کو حاضر جانکر ادب سے پڑھا کرو۔ **فائدہ** بزرگان دین تو فرماتے ہیں کہ جب تک حضور دل سے جناب سرور کائنات کو اپنے دل میں حاضر کر کے نماز نہ پڑھو گے تو نقل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ مگر افسوس کہ بعض ہمارے بھائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر نماز میں جناب نبی کریم کا خیال آجائے تو نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے۔ اور کتے گدھے بیل وغیرہ کا خواہ کتنا ہی خیال آجاوے نماز نہیں فاسد ہوتی۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ واضح ہو کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے ائمہ اربعہ کے بھی منکر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ہم مسلمانوں کو ایسے عقائد باطلہ سے بچاوے۔ آمین

نظم پنجابی

بعضے[1] منکر تِن اصحاباں بعضے[2] چار اماماں
منکر چار اماماں جانی اوٹھ جیوں بے مہاری
مہار توڑا کر اوٹھ مریلا مشکل قابو آوے
جو ہیں منکر تِن اصحاباں پردہ آل رسول بنایا
وچہ حقیقت وڈھے دشمن اہلِ بیت نبی دے
اہلِ حدیث دی آڑ بنا کر خلقت بہت پھسائی
حاصل مطلب رب گولئے فرقے سب آوارہ
اسماعیل فقیر نماناں منگے نت دعائیں
گھٹن گھیر اندھیریاں وچوں کر کے فضل بچاویں
ہے اک طعنہ حنفیاں اُتے بڑا زور آور بھائی
باطل مذہب مبلغاں تائیں مدد کردی مالوں
سنت الجماعت بیچارے رکھن خبر نہ کائی
وچہ تبلیغی جلسے خرچن قوت بدنی مالی
سنت اہل جماعت اندر ایہ گھٹ عادت آئی
ہوش کرو کجھ حنفی بھائیو غفلت خواب گواؤ
آؤ ملکر سارے قوت دین نبی تے لائیے

ادب نہ کرن کسے دا وانگوں اسپاں بے لگاماں
اے مومن توں اونہاں کولوں ہر دم رہیں کناری
کئی لوکاں نوں زخمی کر دا کئیاں مار گواوے
دعویٰ الفت اہلبیت کر لوکاں نوں بھرمایا
اوہو ہیں منکر چار اماماں گندی تنہاں عقیدے
کئی اہل قرآن سداون کئی بنن مرزائی
سنت اہل جماعت حنفی رکھ عقیدہ یارا
یارب وچہ عقیدے حنفی ثابت قدم لیجائیں
نویاں مذہباں ملعوناں دا نام نشان مٹاویں
مبلغاں دین نبی دیاں سندی کجھ نہ کردی یاری
اشاعت کرن کتاباں سندی کھاں ہر سر جالوں
نویاں مذہباں ایسے کارن بہت ترقی پائی
تاہیں کرن ترقی اکثر بعضے فرقے غالی
بخشش توفیق خدایا سانوں کریئے حق ادائی
قلمی قولی فعلی بدنی مالی قوت لاوئے
نویاں مذہباں[3] دا لا بوٹا مڈھوں پٹ وگائیے

[1] شیعہ۔ [2] وہابی۔ [3] شیعہ مرزائی اہلحدیث وغیرہ کی کتابیں ہزاروں شائع ہوتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوجاتی

مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام علیک ایھا النبی الخ کے بجائے السلام علی النبی پڑھنا چاہیے کیونکہ اب حضورؐ کا وصال ہو چکا ہے۔ اور یہ خطاب حاضر کیلئے ہے اور حضورؐ پاک کو حاضر ناظر جاننا شرک ہے اور ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں کہ ایک اصحابیؓ نے السلام علی النبیؐ بعد وفات کے پڑھا ہے۔ مگر وہ حدیث بخاری شریف میں اس طرح ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے دل میں خیال گذرا کہ اب رسول پاک وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا اب علیک کے بدلے علی النبی پڑھنا چاہیئے مگر یہ اُسکے ذاتی الفاظ ہیں جن کے ساتھ کسی اصحابیؓ نے اتفاق نہیں کیا۔ اسواسطے یہ حدیث حجت نہیں ہو سکتی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر اُن کے خیال میں حضورؐ حاضر ناظر نہیں ہیں۔ فقط جہاں ہیں وہاں ہی حاضر ہیں۔ تو حضورؐ کے زمانے مبارک میں بہت دور دور تک اسلام پھیل چکا تھا۔ اور تمام لوگوں کو یہی تعلیم تھی۔ کہ السلام علیک ایھا النبیؐ الخ پڑھا کریں۔ اور ایسا ہی ہر جگہ حضورؐ پر بصیغہ حاضر ہی پڑھا جاتا تھا اگر معاذ اللہ شرک ہوتا تو حضورؐ نبی کریمؐ بتاکید فرما دیتے کہ اے لوگو! جو میرے پیچھے نماز پڑھیں وہ علیک الخ پڑھیں اور جو دور رہیں وہ علی النبیؐ الخ پڑھا کریں۔ کیونکہ میں ہر جگہ حاضر نہیں ہوتا اور ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہے۔ مگر کسی حدیث کی کتاب میں ایسا لکھا ہوا ہرگز ہرگز نہیں پایا۔ تو پھر جو کام زمانہ نبویؐ میں شرک نہ ہو۔ اب کیسے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اب جو یا رسولؐ اللہ کہنے والے کو شرک کہتا ہے۔ وہ خود مشرک ہے۔ کیونکہ وہ خود پانچ دفعہ نمازوں میں یا رسول اللہ کہتا ہے۔ اور بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ نماز میں یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ لیکن نماز کے علاوہ کہنا جائز نہیں۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ جب نماز جیسی کمال یکسوئی والی جگہ حضورؐ کو یا رسول اللہ کہنا اور حاضر جاننا جائز ہے اور نماز کے بعد کس طرح ناجائز ہو سکتا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔ کتب علم ادب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب میں حرف ندا کئی طرح پر استعمال ہوتا تھا۔ ندائے عاشقانہ یعنی تفجع۔ ندائے دعائیہ وغیرہ۔ ندائے عاشقانہ میں فکر و غم کے وقت غائب کو حاضر کر کے خطاب کیا جاتا تھا جیساکہ ایک شعر حضورؐ کی پھوپھی صاحبہ صفیہؓ کا ہدیہ ذیل ہے۔

اِلَا یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ رَجَائُنَا   وَکُنْتَ بَرًّا وَلَمْ تَکُ جَافِنَا

بعد وفات نبیؐ دی پھوپھی کر کے عرض سناوے   جدا نام صفیہؓ بی بی وچہ حدیثاں آوے
حال سناواں تیری اگے یا رسولؐ الٰہی   توں بھلیایاں کرنیوالا جدی حد نہ کائی

احسان کریں نت ساڈے اُتے کدی نہ رنج پہنچاویں
یا رسول اللہ توں سانوں ہُن بھی بھل نہ جاویں

حضرت عمر فاروقؓ کا حضورؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کو حاضر خطاب سے پکارنا

بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ کَانَ جِذْعٌ تَخْطُبُ النَّاسَ عَلَیْهِ الخ۔

ترجمہ در نظم پنجابی

بعد وفات نبیؐ دی آکھیا حضرت عمرؓ پیارے
یا حضرتؐ میں تیرے اُتوں ماں پیو دونوں وارے

تیری وچھ جدائی رووی مُڈھ کھجور حنانہ
یا حضرتؐ پھر کیوں نہ ہووی خادم عمرؓ دیوانہ

اے غافل جے یا نبیؐ اللہ کہنا جائز نہ آیا
یا رسولؐ اللہ کیوں حضرت عمرؓ دلی فرمایا

کفر شرک دیاں بوٹیاں جینے مُڈھوں پٹ وگایاں
دیکھ رسولؐ اللہ دی اگے کیکر دے دو باہاں

وچ عقیدی تیری اوہ بھی شرکوں بچیا ناہیں
ٹھہیر بے ادبا ہور سناواں حالا تیری تائیں

فَاِنْ کُنْتَ عَنِّیْ فِی التُّرَابِ مُغَیَّبًا
وَ ذِکْرُكَ اَلْسَانِیْ لِجَمِیْعِ الْمَصَائِبِ (حضرت فاطمہؓ کے مرثیہ سے)

اے بابا توں بیٹھوں مٹی اندر مُکھ چھپایا
ہر مشکل وچہ ورد زباں پر تیرا ذکر بنایا

ویکھ میاں اوہ سارے حضرتؐ حاضر کرن پکاراں
توں کیوں اسنوں شرک بناویں جھیڑی کم ابراراں

ایہو جیہے پاک لوکاں نوں کیوں الزام لگاویں
بچ جانا جہنم کولوں ہا جے توبہ ول آ دیں

کرتوبہ ایس عقیدی کولوں بنیں مقلد بھائی
ہے تقلید امام ضروری ہور ساری گمراہی

جتنے لوگ بزرگ امام حدیثاں والے
سب مقلد چوہاں اماماںؒ چھڈ اپنے چالے

توں کیوں رستہ چھڈ ابراراں پھڑیا راہ شیطانی
چشتی قادری نقشبندی سہروردی سبھ حقانی

امام رازیؒ کے نزدیک بھی ندا غائب کو حاضر پکارنا جائز ہے۔ وَالْمَقْصُوْدُ اَنَّ ذَالِكَ وَقْتُ الْحَسْرَۃِ فَاِنَّ النِّدَآءَ مَجَازٌ وَّالْمُرَادُ اَخْبَارٌ ط ترجمہ یعنی اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ حسرت کا وقت۔ نا کہ حسرت کو پکارنے والا بلکہ اُس مقام پر ندا مجازاً جس کا مطلب خبر دینا ہوتا ہے۔ جیسے ؎

مدینے میں مجھکو بلا یا محمدؐ
مجھے اپنا کوچہ دکھا یا محمدؐ

ذرا رخ سے پردہ اُٹھا یا محمدؐ
مجھے نوری چہرہ دکھا یا محمدؐ

یہ سب ندائیں حسرت کی ہیں اور ندائے دعائیہ یہ ہے جس میں غائب کو حاضر کا خطاب دیا جاتا ہے جیساکہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے مسجدوں کی رونق ماہ رمضان شریف میں دیکھ کر حضرت عمرؓ کے حق میں فرمایا تھا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا نَوَّرَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ ط ترجمہ اے عمر فاروقؓ جس طرح

عــــ۱ بر رسالت [illegible] ۔ عــــ۲ [illegible] دیکھئے [illegible]

آپ نے ہماری مسجدوں کو نورانی کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ آپکی قبر نورانی کرے۔ برادران اسلام حضرت علیؓ کرم اللہ وجہٗ بعد وفات حضرت عمر فاروقؓ کو مخاطب کرکے بُلا رہے ہیں۔ اور کس پیار سے بُلا رہے ہیں۔ مذہب باطلہ کو ہوش کرنی چاہیئے۔ اب اس ثبوت کے باوجود بھی بعض لوگ نہ مانیں اور روسیاہی کریں۔ تو اللہ انکو ہدایت بخشے آمین۔ اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یارسول اللہ کہنا زمانہ نبویؐ سے چلا آتا ہے اور جاری رہیگا اس کی ممانعت نہ قرآن پاک میں آئی ہے نہ حدیث شریف میں اور نہ اقوال بزرگانِ دین میں ہے۔ بلکہ قرآن پاک اور حدیث پاک اور اقوال سے یارسول اللہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔ مگر بعض لوگ یا رسولؐ اللہ کہنے کی مخالفت کرتے ہیں۔ دراصل وہ لوگ حضورؐ کی عظمت و بزرگی کے منکر ہیں۔ خواہ وہ کچھ بھی کریں انکو طوعاً و کرہاً یارسول اللہ کہنا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر روز قرآن پاک میں یَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ یَاأَيُّهَا الرَّسُولُ۔ یٰسٓ پڑھتے ہیں اور یارحیم۔ یارؤف۔ یاکریم تو ضرور پڑھنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ یہ اسمائے پاک اللہ کے نام بھی اور رسولؐ کے نام بھی ہیں۔

حاضر و ناظر کے اقسام

ندائے یارسول اللہ میں تین طرح کا احتمال (یعنی خیال) پیدا ہوسکتا ہے۔ (۱) یا تو سرکار دو عالمؐ کے دربار اقدس میں ملائکہ کے ذریعہ سے پہنچایا جاتا ہے۔ (۲) یا خود حضورؐ روضہ مبارک میں قدرت تصرف سے دیکھ سُن لیتے ہیں۔ یا حضورؐ ہر جگہ ہر کسی کے پکارنے پر موجود ہوتے ہیں۔ خواہ روحانی یا جسمانی حالت میں جیسا کہ بعض حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ ہر ایک مومن کی فوتیگی پر قبر میں۔ بروقت سوال منکر نکیر حاضر ہوتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی براءؓ بن عازبؓ ہیں (درلمعات مشکوٰۃ شریف) اور یہ بات قرین قیاس ہے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" یعنی خدا کے سوا آپ سے افضل کوئی چیز نہیں بلکہ سب خادم ہیں۔ تو آپ کے خادموں میں سے چاند و سورج ہر جگہ حاضر ہیں۔ عزرائیل علیہ السلام تمام چیزوں کی روح قبض کرتا ہے اور عرش سے تحت الثریٰ تک ایک منٹ میں ہزاروں جاندار چیزیں مرتی ہیں اور مختلف مقام اور مختلف جہت میں مگر وہ ہر جگہ حاضر ہوجاتا ہے۔ حضورؐ چونکہ صاحب و مالک ہیں اسواسطے وہ اولیٰ درجہ ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو حاضر و ناظر ہر جگہ ہونیکی قوت بخشی ہے۔ شاہ عبدالحق صاحبؒ دہلوی اور حافظ محمد لکھوی نے بھی ایسا ہی مانا ہے۔ جس سے کسی کو انکار کی گنجائش ہی نہیں۔

نظم پنجابی

حضرتؐ آکھیا امت میری دی سب عمل چھانی
میری پیش گذاری جاون نیکی بدی تمامی

صبح تے شام اعمال اوہناں دی حاضر ملک لیاون
چھوٹے موٹے عمل تمامی مینوں آن وکھاون

ایسے کارن شاہد ہاں میں امت اُپر آیا
ہر ہر حال اوہناں دا مینوں رب سچے جتلایا

شرح بخاری عینی اندر حضرت سعدؓ بتایا
جلد ناویں دے اندر لکھیا میں نہیں دلوں بنایا

بھی جا ویکھیں ترمذی اندر ابوہریرہ یوں آیا
جس راتیں رب میرے تائیں خاص معراج کرایا

جاں میں عرش معلّیٰ پہنچا پیش خداوند سائیں
کل چیزاں وکھلایاں اُس دن خالق میرے تائیں

چوداں طبقاں اندر جو کجھ رب قدیر بنایا
رات معراج خداوند عالم مینوں کل وکھایا

ہتھی پھیر ہتھ بے کیف خدا نے موڈھے میرے دھریا
جس تاثیروں بدن تمامی میرا لذت بھریا

مشرق مغرب پورب پچھم ہو گئے روشن سارے
حال تمام دکھائے مینوں خالق سرجنہارے

کل نبیاںؑ تھیں شان اُچیرا رب نے بخشیا مینوں
کل خزانے غیبی بخشے حال سناواں تینوں

کجھ کجھ علم خصوصی رب نے دتی ہور رسولاںؑ
مینوں سبھ کجھ بخشش خدا نے شان وڈا مقبولاں

اے منکر کر ہوش ٹکانے چھڈ دے ضد شیطانی
حاضر پاک نبیؐ دا ہونا برحق سچ پچھانی

غیب رسولؐ اللہ دے کولوں کیوں ہوویں انکاری
غیب رسول اللہ نوں فضلوں بخشیا رب غفاری

وچہ مختاری وانگ ابلیسے توں عداوت چائی
کر توبہ اس کفر عقیدیوں بن جا سنی بھائی

ہن میں تینوں لکھ دکھاواں خبر حبیبؐ ربا نے
جیونکر آکھیا پاک نبیؐ نوں اکبر رب توانے

اے دوست اساں تیری خاطر سب سنسار بنایا
ظاہر باطن کر دو نظارہ حکم خدا فرمایا

ایہ غیبی معجزہ پاک نبیؐ نوں رب بخشش فرمایا
توں کیوں نال نبیؐ دے کر دی ویر عداوت چایا

اسیں کیتے رب پاک نبیؐ نوں غیب عنایت کیتا
توں ہو منکر نعمت رب تھیں کفر پیالہ پیتا

ایہ ہی فضل خدا دا مولیٰ جس پر کرم کماوے
باہجھ شیطانے کرم خدا تھیں کوئی انکار نہ لیاوے

ہور حدیث بخاری اندر ابن عمرؓ تھیں آئی
مجلس وچہ اصحاباںؓ الدن خبر رسول سنائی

کل خلقت دا شاہد مینوں رب کریم بنایا
حوض کوثر تے وعدہ پورا ہووے گا فرمایا

ہن میں دیکھاں حوض کوثر نوں تک اسے جائی
زمین خزانے سارے مینوں بخشے ذات الٰہی

اس غیبی معجزے پاک نبیؐ تھیں کیوں ہوویں انکاری
دیکھ صحیح حدیث نبی دی کیوں تیری مت ماری

اَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ ط ترجمہ فرمایا رسول اکرم نے کہ تم پر گواہ ہوں اور مقام وعدہ حوض کوثر ہے اور بیشک میں یہاں کھڑا ہوا اُسے دیکھ رہا ہوں اور یہ تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔

نظم پنجابی

ہور حدیث نبی سرور دی وچہ طبرانی لیایا	اوہ بھی لکھ دکھائیے مینوں کیوں شک وِچہ پایا
کنجیاں کنز زمیندیاں رب نے میرے ہتھ پھڑایا	اے منکر معجزے پاک نبی دی توں کیوں اڑیاں لایاں
اینہاں اڑیاں تھیں ہتھ کڑیاں روز قیامت پاوی	شان نبی دی اندر غافل ہوں نہ کریں کوتاہی

تفسیر سورۃ علق مصنفہ مولوی احمد علی لاہوری دروازہ شیرانوالہ قَالَ اُوْتِيْتُ مَفَاتِيْحَ كُلِّ شَيْءٍ ط وَاَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ ترجمہ تمام چیزوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں۔ اور میں تقسیم کرنیوالا ہوں اور خدا مجھے عطا کرتا ہے اور جو فرشتہ سرکار دو عالم کے روضہ منورہ پر مقرر ہے وہ بھی غیب جانتا ہے حدیث از طبرانی عمار بن یاسر رضی سے روایت ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَا اَحَدٌ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا بَلَّغَنِيْهَا ط ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو فرشتہ میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہیگا۔ اُسکو تمام لوگوں کے نام اللہ کریم نے جتلا دیئے ہیں جو کوئی میری اُمت سے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے وہ فرشتہ اس شخص کا نام بمعہ ولدیت میرے پیش کر دیا کریگا۔ یعنی اس فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے اسقدر قوت سماعت عطا فرمائی ہے کہ خواہ کوئی زمین کے کسی گوشے میں درود شریف پڑھے وہ سُنکر پیش کر دیتا ہے۔ مسئلہ ملک الموت بھی غیب جانتا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ ترجمہ فرمایا نبی کریم نے کہ ملک الموت ہر ایک مومن وکافر کے سر پر پہنچتا ہے بوقت جان کنی کے اگرچہ وہ کہیں کا رہنے والا ہووے۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الموت والقبور میں طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول کریم نے کہ عزرائیل نے کہا کہ دنیا میں کوئی ایسا گھر نہیں جس پر میری ہر وقت نظر نہ رہتی ہو۔ اور میں ہر ایک ذی روح چیز کو ایسا ہی پہچانتا ہوں جیسا اپنے آپکو پہچانتا ہوں۔ اب جائے غور ہے۔ کہ خادم روضہ اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حالات غیب جان سکتا ہو اور عزرائیل علیہ السلام بھی ہر وقت ہر ایک ذی روح چیز کو دیکھتا ہو کہ اس کی بقایا عمر کتنی ہے۔ اور وقت مقررہ

سے ایک منٹ بھی آگے پیچھے نہ ہونے دیتا ہو۔ چنانچہ کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ملائکہ کی قوت سمع اور بصر کے معتقد کو تو مومن مخلص کہا جائے مگر رسول کریم کے متعلق اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ آنحضرت کو بھی اللہ نے یہ طاقت بخشی ہے اور حضور بھی اللہ کے جتلانے سے اُمت کے حال سے واقف ہیں تو نعوذ باللہ من ذالک اُسکو کافرو مشرک کہا جائے۔ کسقدر ظلم اور ناانصافی ہے۔ یوں تو کہتے ہیں کہ تمام نوری ناری اور خاکی حضور رحمۃ اللعالمین کے خادم ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ خادم غیب جانے تو خیر مگر ہادی کے متعلق ایسا خیال کیا جائے تو شرک۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

نظم پنجابی

آپ کرانصاف کہو لے منکر شان رسولیؐ
اوہ سبھ انسان حیواناں جانن ہر ہر نام وہاندے
ایہ اعتقاد تاں رکھن والا مومن مخلص تھیوے
جو کوئی اُسنوں مشرک آکھے خود مشرک ہو جاوے
جیویں فرشتیاں تائیں رب نے طاقت بصر عطائی
اے ظالم توں پاک نبیؐ توں بہتر ملکاں جانے
جندی خاطر کل پسارہ رب قدیر بنایا
خبر دتی رب پاک نبیؐ نوں چوداں طبقاں لی
اسماعیلا وڈی نعمت ہتھ او ہاندی آئی
شان نبیؐ دی اندر جیہڑے بولن نقطا او ہری
ربّ معبود محمدؐ عابد اسو چہ شک نہ آیا
مشرک آکھن اُسنوں جو رب نال شریک بناوے
سنّیاں نوں جو کافر آکھے اوہ خود کافر آیا
کافر اوہ جو نال اماماں ضد انکار لیاوے
جویں مولانا رومیؒ صاحب کر تفریق سناندا
کافران را دیدہ بینا نہ بود
چشم کفاراں اندر ہرگز مول نہیں روشنائی

دوروں نیڑیوں سُنن ہمیشہ خادم نبیؐ مقبولی
جس جس جاگہ دیوچہ رہندے تے جو کسب کماندے
جو شان نبیؐ دا ایویں جانے مشرک کیوں کہیوے
خادم ملکاں ناؤں جو کوئی شان جیہے گھٹاوے
اسھیں ودھ کے پاک نبیؐ پر کیتا فضل الٰہی
جو اونہاں غیب نے پاک نبیؐ نوں دتا نہیں خدا نے
غیب خزانہ دے ملکاں نوں اُسھیں کیوں چھپایا
نوری ناری خاکی ناؤں ملیا رتبہ عالی
جنہاں شان نبیؐ دے اندر کیتی نہیں کوتاہی
روز قیامت آکھے ہوسن خالق دے دربارے
پھیر کویں اوہ مشرک ہووی جس خالق رب بنایا
رہنوں واحد جانن والا مشرک کہیا نہ جاوی
کافر اوہ جس نبیاںؑ ولیاںؒ حسد دی شان گھٹایا
کافر اوہ جو نبیاںؑ ولیاںؒ اپنی مثل بناوے
حال کفاراں ساڈے کارن واضح کرسمجھاندا
نیک و بد در دیدہ یکساں نہ بود
نیک بداں نوں یکساں جانن احمق لوگ سودائی

ہمسری با انبیاءؑ برداشتند اولیاءؒ را ہمچو خود پنداشتند

ولیاںؒ اتے رسولاںؑ تائیں اپنی وانگ پچھانن عقل کفاراں اُپر پردہ فرق نہ ہرگز جانن

نوٹ۔ مفصل شرح اگلی ہیں دیکھو۔ ندائے یارسول اللہ کے جواز میں چند بزرگان دین کے فتوے شاہ ولی اللہؒ۔ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی۔ محمد اسحاقؒ۔ شیخ سعدیؒ شیرازی۔ مولانا جامیؒ۔ علامہ نظامی گنجوی۔ مولوی محمد قاسمؒ بانی مدرسہ دیوبند۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی۔ وغیرہم ایسے ایسے قصیدے لکھتے ہیں ؎

قصیدہ

اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی تو کوئی اتنا نہیں جو کرے استفسار

کروڑوں جرم کئے آگیے یہ نام کا سلام کریگا یا نبی اللہ کیا یہ میری پکار

بہت دنوں سے تمنا ہی کیجیے عرض اگر ہو اپنا ترے در تک بار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسمؒ بیکس کا کوئی حامی کار

حضرت شیخ شہاب الدینؒ سہروردی حضرت شیخ سعدیؒ کے استاد اپنی کتاب عوارف المعارف میں اور مولوی رشید احمدؒ صاحب گنگوہی امداد السلوک میں بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ الغرض اتنے ہی حوالے ثبوت سند کیلئے کافی ہیں۔ ورنہ تمام بزرگان دین نے ندائے یارسول اللہ پر جو کچھ لکھا ہے اگر جمع کیا جاوے تو دفتر عظیم بن جائے۔ جسکو بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے ؎

گفتہ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

جو کجھ کہن خدا دے بندے رب دا آکھیا جانو نکلے بھاویں حلق انسانوں ہرگز شک نہ آنو

اور قرآن مجید میں ایسی مثالیں موجود ہیں جیسا کہ جنگ بدر اور بیعت الرضوان کا واقعہ ہے اور سیرۃ نبویہؐ میں ابوسعید سے روایت ہے کہ ایک رات سخت اندھیری تھی اور بارش بھی ہو رہی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو ایک کھجور کی چھڑی پکڑ فرمایا کہ گھر جاؤ۔ اور جب گھر جاؤ گے تو یہ خود بخود روشن ہو جائیگی تو اُسکی روشنی دس دس ہاتھ چاروں طرف ہو جائیگی۔ اور تمکو اپنے گھر کے اندر ایک سیاہ رنگ چیز نظر آئیگی اُسکو چھڑی مار کر گھر سے نکال دینا جب حضرت ابوقتادہ اپنے گھر گیا تو ویسا ہی پایا۔ اور حضورؐ کے حکم کی تعمیل کی۔ اسطرح ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اُم الفضلؓ نے کہا کہ ایکدفعہ میں رسولِ خدا کے ہمراہ جا رہی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ اے اُم الفضل تیرے پیٹ میں لڑکا ہے۔ جب پیدا ہو میرے پاس لے آنا۔ فلما ولدتہ

اتیتہٗ فاذّنَ فی اُذنیہِ ط ترجمہ پس جب لڑکا پیدا ہوا تو میں نے بارگاہ رسالتؐ میں پیش کیا تو حضورؐ نے اُسکے کانوں میں اذان اور اقامت کہی۔ الحدیث رواہ مسلم و بخاری عن انسؓ قال اِنَّ رجُلً کانَ یکتبُ لِلنّبیِّ صلّی اللّٰہ علیہِ وسلَّمَ فارتدّ عن الاسلام الخ ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک آدمی رسولؐ اکرم کی وحی لکھا کرتا تھا اور وہ مرتد ہو گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب یہ مریگا تو اسکو قبر قبول نہ کریگی چنانچہ جب وہ مرا تو اُسکو بارہ دفعہ دفن کیا گیا مگر ہر وقت قبر اُسکو باہر پھینک دیتی تھی۔ اسی قسم کے ہزاروں واقعات ہیں مگر عاقل کو اشارہ کافی ہے زبدۃ الاسلام اور بہجتہ الابرار میں لکھا ہے کہ شاہ عبدالحقؒ در جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ عَینِی فِی لَوحِ المحفوظ یعنی میری نظر لوح محفوظ پر پڑتی ہے اور میں اُسکو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ اور شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ امت محمدیؐ میں دو شخص بڑے بزرگ اور بلند مرتبہ گذرے ہیں۔ ایک شاہ عبدالقادرؒ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ دوسرے خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اپنے زمانہ کے اولیاؒ سے منکر ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور محمدؐ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی سب طرح کے ہوتے ہیں۔ نابالغ۔ اور بالغ۔ آزاد اور غلام۔ مرد زن مجنون و عاقل وغیرہم ہر ایک قسم کا آدمی ولی ہو سکتا ہے۔

نظم پنجابی

جنت جان ارادہ رکھو جیکر مسلمانو
پٹہ غلامی گل حضرت دا ہر دم فخر پچھانو

جو دل پاک نبیؐ دی الفت کولوں ہون خالی
روز قیامت با جھہ ایمانوں دوزخ جاون غالی

جنہاں دلاں وچہ پاک نبیؐ دی حُب بالکل ہوئی
تنہاں جھولاں حشر دیہاڑے کتے نہ ملسی ڈھوئی

یا مولیٰ توں فضلوں ساڈوں کریں غلام محمدیؐ
روز قیامت برسی ساتھے رحمت ٹھاٹھ کرمدی

سنے مصنف بخشیں پڑھنے سُننے لکھنے والے
مومن مرد نسا رب پاون شوقوں قرب نوالے

حاجت دین دُنی دی ساڈی پوری کریں تمامی
بیدیناں نوں بخش ہدایت صدقہ نبیؐ گرامی

فصل چہارم دربیان وہ آیات بینات جو مخالفین کی طرف سے نفی از علم غیب پیش کی جاتی ہیں انکا جواب باصواب مستند و محققین مفسرین کی تفاسیر سے انشاء اللہ دیا جائیگا

آیت نمبر (۱) وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ط پارہ ۹۔ سورہ اعراف مکی ۲۳/۷ ترجمہ اگر میں غیب دان ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کرلیتا اور مجھکو برائی نہ لگتی۔ میں تو ایک برائی سے ڈرانے والا اور نیکی کی بشارت دینے والا ہوں اُس قوم کو جو مان لینے والی ہے۔ آیت نمبر (۲) وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ط پارہ ۷۔ سورہ انعام مکی ۹/۷ ترجمہ اور اللہ کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں جسکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

نظم پنجابی

وچہ تفسیر کبیر دی حضرت رازیؒ آکھ سنایا
اُنہاں آیتاں وقت نہ شاہد غیب نبیؐ نوں آیا

اس تحقیق بعد نبیؐ سرور نوں غیب رب دتا سایئں
اوہ کلام بھی سانھ لغاراں دیون جوابا ایئں

یا اظہار عبودیت کارن نفس کسر فرمایا
تو اضع بہت پسند حضرت نوں وچہ حدیثاں آیا

خازن روح البیان عزیزی دیکھ جلالین بھائی
سب مفسر ایویں آکھن شک نہ اس وچہ کائی

بھی پھر غیب دیاں دو قسماں کر تفصیل سناواں
ذاتی وہبی وچہ تفسیراں لکھیا جیوں علماواں

ہیں ذاتی غیب خداوند تائیں مول شریک نہ کوئی
وہبی غیب رسولاںؑ ولیاںؒ ربدی بخشش ہوئی

وحی ذریعے تے الہامی علم ملے انساناں
نبیؐ تے غیر نبیؐ۔ ہور ملکاں سنتوں مسلماناں

مریمؑ تے برخیہ آصف حضرت عمرؓ پیارا
وچہ قرآن حدیث تنہاندا ذکر مفصل سارا

انہاں ولیاں والے تینوں ہور مقام سناواں
خاصہ غیب خدا دا مطلق دسیا کھول بھراواں

سلف صالحین سبھاندا ایہو عقیدہ آیا
نیشاپوری تے شرح خفاجی ایہو ذکر لیایا

آیت نمبر (۳) قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ط پارہ ۲۰۔ سورہ نمل ۵/۲۷

ترجمہ یا رسول اللہ آپ ان کفار کو فرمادیں کہ زمین و آسمان کے غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایسا ہی حدیث پاک میں ہے لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ ط ترجمہ خداوند کے سوا کوئی کل کی خبر نہیں جانتا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اگر یہ واقعی مان لیا جائے تو اُن آیات سے کہ جن میں

عنایت علم غیب کا ثبوت ہے تطبیق محال ہے۔ اور یہ بھی محال ہے کہ کلام الٰہی میں اتضاد ہو کیونکہ جھوٹے کے کلام میں ہوتا ہے۔ خدا کے کلام میں بہر حال تطبیق ضروری ہے اور وہ فقط اسی صورت میں ہے کہ مطلق غیب دانی تو خدا تعالیٰ کا ہی حق ہے اور عطائی انبیاءؑ و اولیاءؒ کا حق ہے ورنہ بصورت دیگر ان آیات کا انکار لازم آئیگا جو کفر ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے عنایت علم غیب کا ذکر فرمایا ہے اور یہی طریق امام نوویؒ نے کتاب منثورات میں فرمایا ہے۔ کہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ سے بالذات بلا استقلال علم غیب کی نفی ہے کہ جملہ علم الٰہی کا اُن کو علم نہیں ہے۔ ہاں بالواسطہ علم غیب جو تعلیم الٰہی سے ہے۔ وہی اُن کے لئے ثابت ہے اسی پر خفاجی۔ نیشاپوری۔ زرقانی و شرح مواہب وغیرھم کا اتفاق ہے۔ اور تفسیر خازن و روح البیان میں ہے۔ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُولِهِمْ یعنی یا رسول اللہ لوگوں سے اُن کی سمجھ کے مطابق بات چیت کیا کرو۔ کہ مجھے خود بخود علم غیب نہیں میں تو اللہ کے حکم سے سب کچھ بتاتا ہوں۔ جیسا کہ حدیث معراج میں ہے کہ لَیْلَةِ الْمِعْرَاجِ قَطَرَتْ فِی حَلْقِی قَطْرَةً کہ میرے حلق میں معراج والی رات کو ایک ایسا قطرہ نورانی ڈالا گیا جسکی برکت سے میں نے سب کچھ معلوم کر لیا۔ جو ہوا اور جو ہونیوالا تھا۔ اور ایسا ہی قرآن پاک میں ہے جو کہ مذکورہ بالا ہے

تعریف علم غیب

حضرت امام فخر الدین رازیؒ اپنی کتاب تفسیر کبیر جلد اول یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے تحت میں فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْغَیْبَ هُوَ الَّذِیْ یَکُوْنُ غَائِبًا عَنِ الْحَاسَّةِ یعنی علم غیب وہ ہے جو حواس خمسہ (یعنی سننے دیکھنے۔ سونگھنے۔ چھونے۔ چکھنے) سے باہر ہو منتخب اللغات و تفسیر عزیزی میں بھی یہی تعریف لکھی ہے۔ پس جو غیب بلا دلیل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور جو دلیل و واسطہ سے ہے وہ انبیاءؑ و اولیاءؒ کا ہے۔ مخالفوں کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ بخاری شریف میں باب اعلان النکاح میں ربیعؓ سے روایت ہے کہ میری شادی پر لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ تو لڑکیوں نے کہا کہ ہمارے اندر ایک ایسا نبیؐ ہے۔ جو آئندہ کے حالات بھی جانتا ہے۔ تو حضورؐ نے منع فرمایا۔ اور کہا کہ جو پہلے کہتی تھیں پھر کہو۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر یہ جائز ہوتا تو حضورؐ منع کیوں کرتے۔ اب جو ایسا اعتقاد رکھے وہ مشرک ہے۔ جواب یہ ہے کہ ان نافہموں کو معلوم نہیں کہ حضورؐ رحمت اللعالمین نے دیگر حدیثوں میں کس وضاحت سے فرمایا ہے۔ کہ مجھے سب کچھ جتلایا گیا ہے اور آپ نے قیامت ہونیوالا

کچھ بتا دیا۔ تو اس حدیث سے کس طرح شرک ثابت ہوا۔ اگر معاذ اللہ شرک ہی ہوتا۔ تو حضور نے اُن
مشرکہ لڑکیوں کو تجدید ایمان کیوں نہیں کرائی۔ مگر یہی کہا کہ جو پہلے کہتی تھیں وہی کہو۔ پس معلوم ہوا
کہ منع کرنا حضور کا کسر نفسی کی وجہ سے تھا۔ کہ آپؐ لوگوں سے اپنی تعریف سننا زیادہ پسند نہ فرماتے تھے
یا اور کوئی حکمت ہوگی۔ **مسئلہ** بعض بیوقوف یہ بھی کہتے ہیں کہ آپکو اپنا خاتمہ کا بھی پتہ نہ تھا
اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ بخاری شریف میں ہے۔ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ
وَمَا بِکُمْ۔ اور آیت شریف مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (سپارہ ۲۶۔ سورہ احقاف) مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔ کہ
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا۔ اور تمہارے ساتھ
کیسا ہوگا۔ **فائدہ** معالم التنزیل میں ہے کہ جب یہ آیت کفار نے سنی تو بڑے خوش ہوئے۔ کہ
جیسے ہم اپنے انجام سے ناواقف ہیں۔ ویسے ہی مسلمانوں کا ہادیؐ برحق بھی ناواقف ہے تو فوراً جبرئیل
علیہ السلام سورۃ لیکر نازل ہوئے۔ اور مولانا عبدالرحمان دمشقی اپنے رسالہ ناسخ منسوخ میں فرماتے
ہیں۔ کہ وہ آیت و حدیث منسوخ ہیں۔ اور اُن کی ناسخ سورہ فتح ہے (پارہ ۲۶۔ سورہ فتح) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ط **ترجمہ** تحقیق ہم نے یا رسول اللہ آپ کو
فتح ظاہر دی اور آپکی معاف کردیں خطائیں پہلی اور پچھلی۔ **مسئلہ** فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ
حضورؐ کی پہلی لغزش سے مراد حضرت آدمؑ و حواؑ کی خطا ہے۔ اور پچھلی سے گناہِ امت مراد ہیں۔ تو یہاں
سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کے ساتھ کیا سلوک کریگا۔ تو اصحابہ رضؓ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ
ہمارے لیے خوشخبری نہیں آئی۔ تو سرکارِ خداوندی سے حکم ہوا۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ط یعنی
عنقریب ہم آپکو یا رسول اللہؐ اسقدر عطا فرمائینگے کہ آپؐ خوش ہوجاؤ گے۔ یہ پیغام حضورؐ نبی کریم نے
اصحابہ رضؓ کو سنا کر فرمایا۔ کہ مجھے قسم ہے سچے خدا کی کہ میں ہرگز نہ راضی ہوں گا۔ اُسوقت تک کہ میری
اُمت کا کوئی آدمی دوزخ میں نہ رہے گا۔ (قولِ سعدیؒ)

نماند بدوزخ کسے در گرو — کہ دارد چنیں سیدؐ پیش رو

دوزخ دیچ بندہ مومن ہرگز رہے نہ کوئی — سیدؐ عالم ہادیؐ جہدا بدی بخشش ہوئی

عطائے شفاعت چنانش دہند — کہ امت تمامی ز دوزخ رہند

بخشش شفاعت خداوند عالم حکم نبیؐ نوں دیسی — دوزخ وچوں اُمت ساری کرسوں باہر کیسی

مسئلہ جو ملا علی قاریؒ اور شامیؒ نے انبیاءؑ و اولیاءؒ کی غیب کے علم سے نفی بیان کی ہے اور لکھا ہے
کہ ایسے عقیدے والا انسان مشرک ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ جو انبیاءؑ و اولیاءؒ کو ذاتی علم تصور

کرے ورنہ جو عطائی علم مراد لینے والے کو بھی مشرک کہے وہ خود مشرک اور ضدی ہے۔ اور بعض اوقات کوئی بات کسی خاص حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ لا آیۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ اور ایسا ہی بخاری شریف میں ہے يَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي الحدیث۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کج فہموں کے نزدیک معاذ اللہ خدا بھی غیب نہیں جانتا۔ اور ایسی سینکڑوں احادیث ہیں (پارہ ۱۶۔ سورہ کہف میں ہے) أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہ میں تمہارے ہی جیسا انسان ہوں اور اس آیت کے مطابق رسول پاک کو اپنے جیسا انسان ہی جانتے ہیں۔ مگر انکو يُوحَىٰ إِلَيَّ دکھائی نہیں دیتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی خبر کردی ہے کہ وہ تمہاری طرح کہنے میں کچھ راز ہے بلکہ تمہارے اور نبی کے درمیان بڑا فرق ہے کہ ان کو وحی بھیجی جاتی ہے۔ مگر ان عقل کے اندھے لوگوں نے تمام بنی آدم کو برابر ہی کردیا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی بھلا دیا أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ترجمہ تم میں سے میری مثل کوئی نہیں اور برابر بندہ ہی کرتے گئے اور کہتے رہے کہ حضور بھی ہماری طرح انسان تھے۔ جو جو اعتراض کفار قدیم نے کئے تھے وہی مسلمانی کا دعویٰ کرکے پیش کرتے اور نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔ آہ مولانا روم نے کیا خوب فرمایا۔

گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر — ما و ایشاں بستہ خوابیم و خور

آکھن نبی ولی سب بندے ساڈے ورگے بھائی — سوندے کھاندے ساڈے وانگوں فرق نہیں اک رائی

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد — کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

ایسے طرح ہزاراں لوکاں راہ گمراہی پایا — نیک خدا دے بندیاں دا کجھ قدر قیاس نہ آیا

عاد ثمود جیوں صالح ہوداں نوں کہن کفار حرامی — ساڈے وانگوں کھاوے پیوے چلو پھرو تمامی

تیس بھی ساڈے ورگے بندے فرق نہ ہرگز کوئی — ایویں بن بن نبی وکھاوے عجب عدالت ہوئی

ایویں سارے نبیاں تائیں کہیا کفار جہولاں — ہن بھی ایویں کہن نبی نوں ٹولہ نا مقبولاں

بدنوا تاں نے نبیاں تائیں اپنی مثل بنایا — اوہ بھی بشر اساڈے ورگے ادب تمام گوایا

اے بے شرم خبیث شیطاناں شرم خدا تھیں کرتوں — ابوجہل واناں بن ساتھی قہر خدا تھیں ڈرتوں

نبیاں نال برابری تینوں کیہڑی گلوں ہوئی — تینہاں فرشتے کرن تعظیماں کدھر عقل گہوئی

این ندانستند ایشاں از عمی — ہست فرق درمیاں بے انتہا

انھے ہو کر نہیں پچھاتن شان ادب نبیاں دا — اونہاں آتے اساڈے اندر فرق ہزار گو ہاندا

آکھائی میں تیری تائیں کر تفصیل سناواں
بدبختاں جویں نبیاں اندر فرق برابر آیا

صد ہزاراں اینچنیں اشباہ بین

کئی ہزاراں ہور مثالاں ایسے طرح پیاری
پر ایہ فرق نکالن سوئی جنہاں فضل غفاری
انسان بلاشک ظاہر اندر ساڈے ورگے آہے

گرچہ صورت آدمی یکساں بدے

بیشک صورت سب انساناں ظاہر اکو آئی

ہر دو گور نبور خوردند از یک محل

دونویں مکھیاں اکس مقاموں کھاون خوراک پیاری
انہاں دوہاں مکھیاں نوں کوئی کدے برابر جانے
ہرن جو نبی تے عاماں اندر فرق قیاس لیاوی

ہر دو گو آہو گیاہ خوردند و آب

ہر دونویں اک جنگل وچوں کھاون گھاہ تے پانی
انہاں دوہاں ہرناں اہر گر نشان اکو ہووے

ہر دو نے خوردند از یک آب و خور

دو کانے وچہ جنگل پیندے اکس زمین تے پانی

احمد و بوجہل در بتخانہ رفت

احمد تے ابوجہل جے دونویں بتخانے وچہ جاون

آں در آید سر نہند او را بتاں

نبی جائے تاں سب بتخانہ سجدے وچہ دھردا
حضرت رومی بہت مثالاں اسی طرح لیایا
بشریت عاماں تے نبیاں فرق ہزار کوہاں دا
لعل تے کچ نوں عقلوں خالی جو کوئی اک بنائی

شاید ملے ہدایت تینوں ہیں کہی غیرت پاواں
نبیاں عاماں اندر اسٹھیں بیشک فرق سوایا

فرق ایشاں ہفتاد سالہ راہ بین

فرق زیادہ ستر سالاں پینڈا کوئی گذارے
عقلوں انہاں سمجھ نہ آوے منت شیطاناں ماری
باطن فرق ہزار کوہاں دا مومن شک گوائے

احمد و بوجہل نیز یکساں بدے

احمد و بوجہل دے اندر فرق نہ دسی کائی

از یکے شد نیش وزاں دیگر عسل

اک تھیں شہد مصفا ملدا اک نیز اوڈنگ ماری
باہجوں دلدیاں اکھیاں ڈٹھیں مومن نیک سیانے
اوہ بے پیر ادونہہ مکھیاں ڈاہکو شان بناوی

از یکے سرگین شد زاں مشک ناب

اک کستوری پیدا کردا دوجا گوبر جانی
ایویں فرق عاماں تے نبیاں مومن سن کھلووے

از یکے خالی و دیگر پر شکر

اک خالی تے دوجیوں شکر حاصل ہو جانی

آں شدن و ایں شدن فرقیست رفت

فرق پچھانن عقلاں والے جدوں نظارہ پاون

ایں در آید سر نہد چوں امتاں

ابوجہل سر نیواں کر کے ادب بتاں دا کردا
ترک طوطیوں اسماعیل نے اتنا ذکر سنایا
جیوں کر لعل تے کچ دیتائیں کوئی نہ اک بناندا
مثال اونہاندی رب تبارک وچہ قرآن بتاوے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا

وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ط **ترجمہ**
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق بہت سارے جن والانسانوں کو ہم جہنم میں بھیجینگے - کیونکہ اُن کے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں - اور آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں - اور اُن کے کان ہیں مگر سُنتے نہیں - اُن کی مثال چارپایوں کی طرح ہے - بلکہ اُن سے بھی بدتر - اور ایسے ہی لوگ غافل ہوتے ہیں -

نظم پنجابی

جیہڑے لوک رسولاں تائیں اپنی مثل بناون — دنیا توں بے ادبی یاروں باہجھ ایماناں جاون
پاک نبیؐ دیاں سُنے صورتاں پچھے ذکر سُنایا — ابوجہل دا ساتھی ہوسی جو انکار لیایا
وچہ تفسیر حسینی ایویں کہے مفسر حالا — سورۃ مریمؑ وچہ جیہوں آکھے خالق پاک تعالیٰ
ایویں لکھ گئے حضرت سعدیؒ ہور کتاباں والے — بشر رسولؐ بے مثل پچھانوں دسا کھول حوالے
جو کوئی پاک نبیؐ سرور نوں بے مانند نہ جانے — دین اسلاموں خارج بیشک کافر ساڈے بھانے
اپنی مثل بناون والیا پاک نبیؐ سرور نوں — اگر کرے توبہ ایس عقیدیوں بچسیں روز حشر نوں
نہیں تاں کوئی نہ حامی بھرسی وچہ مصیبت تیری — پھڑلے دامن پاک نبیؐ دا من نصیحت میری
ہر ہر جبڑ جو پاک نبیؐ دا ہے بے مثل پیارا — سرتوں لیکے پیراں تائیں حال سنایئے سارا
مڑھکا بول براز نبیؐ دا سب بیمثل پچھانی — ایہ سب پنجویں خطبے اندر دسی کھول کہانی
پچھے بھی کجھ ذکر سنایا پھر دو بار سُناواں — شان حضورؐ نبی دی یاروں برکت رحمت والی
بیمثال سی ہتھ نبیؐ دا اسوچہ شک نہ کوئی — چن اسمانی نال اشارے ٹکڑے دو ہویوئی
انگلیاں تھیں نہراں جاری وچہ حدیثاں آیا — اک پیالے تھیں لشکر نوں پانی رج پلایا
لکڑ تھیں تلواراں بنیاں ہتھ نبیؐ سرکاروں — ہور ہزاراں معجزے حضرت خبر جویں اخباروں
اوہ کیہڑا ہتھ وانگ نبیؐ دے دسو میتوں جانی — یا بیمثل نبیؐ نوں جانوں چھڈ و عقدت شیطانی
روشن چہرہ پاک نبیؐ دا چنوں دون سوایا — دند مبارک وانگ بجلی تھیں وچہ کتاباں آیا
چاروں طرفے نور محمدیؐ چمکے لاٹاں مارے — جو ہم مثل نبیؐ نوں جانن رب گوائے سارے
اکھ حضور نبیؐ دی روشن تے بیمثل پچھانی — برابر اگے پچھے ویکھن پاک حبیب حقانی
حسن کیہڑی اکھ مثل نبیؐ دی ماضی استقبالاں — ایہا آن دکھاؤ سانوں چھڈو کوڑ مثالاں
لب مبارک پاک نبیؐ دی بیمثل پیاری — برکت جیندی یاروں ہو دن مٹھے پانی کھاری

بال ایانے جی مُنہ لاون دودھ نہ حاجت گائی ۔ زخم زہریلے نوراً بچدے وچہ حدیث گواہی
ایہویں ہر اعضاء نبیؐ دا پاک مثال نظیروں ۔ تاہیں بشر ہمثل محمدؐ ثابت اس تقریروں
وچہ بول نبیؐ خوشبو زیادہ عطر گلابوں جانی ۔ براز نبیؐ دا غائب تھیندا دھرتی وچہ چھپانی
نہ سایہ نبیؐ زمین پر پوندا مکھی بدن نہ بہندی ۔ گوبر لِد حیوان نہ کردا کرن اسواری جیندی
مڑھکے دی خوشبو عطروں ودھکے دسّاں تینا ہیں ۔ جُوں نہ پئی نبیؐ دے جُسّے ساری عمر کداہیں
اطہر جسم نبیؐ سرور دا اُڈ چڑھیا آسمانی ۔ سیر کیتا چوداں طبقاں دا اک شب اندر جانی
وچہ قرآن حدیثاں خبراں میں نہیں دلوں بنایا ۔ بخاری مسلم ابن ماجہ نے کر تفصیل سنایا
اپنی مثل بناون والیا پاک نبیؐ نوں یارا ۔ ایس عقیدے گندے کولوں بچ جا برخوردارا
سب لے ادب اکٹھے ہو کے پورا زور لگاؤ ۔ اک بندہ ہم مثل نبیؐ دی سانوں کر دکھلاؤ
بے امید جواب کم تہانوں ہرگز ہوسی ناہیں ۔ چھڈ بد راہ ہمثل پچھانوں سرور عالم تائیں
قدر پچھاندا بلبل جانے صاف دماغاں والی ۔ قدر پچھاندا گرجھ کی جانے مُردے کھاون والی
لعلاں قدر جواہری جانن لعلاں دے ونجارے ۔ گدّاں چارن والے گلگو جانن کویں وچارے
قدر نبیؐ دا مولا جانے یا کجھ قدر تہانوں ۔ جو لے ادب نبیؐ دی ہووَن ریدی مار تہانوں
اسماعیلا چھوڑ حقیقت نہ کر طول طویلاں ۔ بیشک اتنا کافی ہوسی دانشمند اصیلاں

نوٹ:۔ گو اس فصل میں مخالفین کے دلائل نفی علم غیب انبیاؑ و اولیاؒ کا پورا پورا جواب دیا گیا ہے مگر سب سے آخری اور اٹل جواب یہ ہے کہ وہ آیات مبارکہ جن میں لکھا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا تمام کی تمام مکہ شریف میں نازل ہوئیں۔ جبکہ مومنین کے دل بھی پورے طور پر مضبوط نہ ہوئے تھے۔ اور کفار کا بڑا زور تھا۔ اور اُن آیات میں کفار کے جوابات ہیں ورنہ مومنین کے سمجھانے کی خاطر ملی آیات بھی (مثل سورۃ جن) علم غیب با انبیاؑ نازل ہو چکی تھیں۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ حکم ناسخ منسوخ کے بعد نازل ہوتا ہے لہٰذا علم غیب کے جواز میں آٹھ دس یا زیادہ آیت مدنی نازل ہو چکی ہیں ممکن ہے کہ مدنی آیات سے مکی آیات منسوخ ہو گئی ہوں۔ بدیں صورت ہم تمام علم غیب با انبیاء کے منکروں کو دعوٰی سے کہتے ہیں کہ کوئی ایک آیت تو مدنی بھی دکھا دیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ میں نے اپنے انبیاءؑ و اولیاءؒ کو علم غیب عطا نہیں کیا۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

(اسماعیل فقیر عفا اللہ عنہ)

خطبہ پنجم ۔ جس میں تین فصلیں ہیں

یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ط قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَیُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِہٖ وَیَھْدِیْھِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط ترجمہ ۔ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) آیا تمہارے پاس میرا محمدؐ رسول جو بیان کرتا ہے ۔ واسطے تمہارے جو پوشیدہ کرتے تھے تم ۔ اور تم سے بہت کچھ درگذر بھی کرتا ہے ۔ اور آیا تمہارے پاس نور یعنی محمدؐ مصطفےٰ اور کتاب (یعنی قرآن شریف) بیان کرنے والی ہدائت کرتی ہے طرف اللہ کے جو کوئی تابعداری کرتا ہے رضامندی اُسکی سے راستہ سلامتی کا اور نکالتا ہے اُن کو اندھیرے سے طرف نور کے ساتھ حکم اللہ کے اور ہدایت کرتا ہے ۔ اُنکو طرف راستے سیدھے کے ۔

مزن بے رضائے محمدؐ نفس ۔ راہ رستگاری ہمیں است و بس

نہ مار دم سوائے رسول کریمؐ کے ۔ بس یہی راہ شفا ہے بہر مرد اثیم کے

فصل اوّل ۔ دربیان فضائل و وظائف ماہ ربیع الاوّل اور وجہ تسمیہ

ربیع الاوّل ۔ موسم بہار کو کہتے ہیں ۔ ابتدائے زمانہ میں جب اللہ نے اس دُنیا کو آباد فرمایا تو کچھ دنوں کے بعد بارش ہوگئی ۔ اس لئے اس ماہ کا نام مبارک ربیع الاوّل ہوگیا ۔ مسئلہ ۔ اس ماہ مبارک کی تمام مہینوں پر اس لئے فضیلت ہے ۔ کہ اس میں تمام جہان کیلئے رحمت خدا کا سب سے بڑا انعام یعنی سرکار دو عالم حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئے ۔ اور اسی ماہ مبارک میں خدا تعالیٰ نے اپنا رب ہونا ظاہر فرمایا کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْھَرْتُ رَبُوْبِیَّتِیْ یعنی فرمایا کہ رسول اللہ اگر آپکو پیدا نہ کرتا تو اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا ۔ لِھٰذَا الشَّھْرِ فِی الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ وَمَنْقَبَتُہٗ تَفُوْقُ عَلَی الشُّھُوْرِ رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٍ فِیْ رَبِیْعِ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ فَوْقَ نُوْرٍ ط اسواسطے یہ مہینہ ربیع الاوّل اسلام میں بہت ہی بزرگ ہے کہ اس کے فضائل بہت ہی بلند ہیں تمام مہینوں پر ربیع بیچ ربیع کے ربیع ہے اور نور کے اوپر نور ہے ۔ فائدہ ۔ فضائل و وظائف ۔ اس ماہ کی پہلی تاریخ کو چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد سات سات مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے تو اُس کے نامۂ اعمال میں نو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اُس کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔ (جواہر غیبی) ۲/۱ اس ماہ کی بارہ تاریخ تک یٰسین شریف ۔ کلمہ طیبہ

اور درود شریف پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے (کتب وظائف) (۳) اس ماہ کی بارہ تاریخ کو اگر کوئی بیس رکعت نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف بارہ بارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھکر ختم کرے۔ اور بعد سلام ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ثواب حضورؐ پاک رحمۃ اللعالمین کو بخشے تو تمام نیکیوں سے بڑھ کر ثواب حاصل ہوگا۔

در نظم پنجابی

کرن روائت سی کوئی مومن ایہ وظیفہ پڑھدا
خواب اندر سردارؐ دو عالم اُسنوں نظری آیا
قسم خدا دی تیری باہجوں جنت کدی نہ جاواں
جو مومن بھائی ہمت کرسن نال نصیب پیارے
انیس الواعظین دے اندر حیدرؒ نے فرمایا
اُسدے خوف کروڑاں پار دن ماں نہ پت سمبھالے
واہ سبحان اللہ کیا سانوں ملیا سوہنا ہادیؐ
بارہویں نوں کوئی روزہ رکھے دسے مدارک آکر
دسواں اس تھیں ہور زیادہ مومن کی گل چاہون

ہر ہر سالے پڑھے ہمیشہ قضا نہ ہرگز کردا
نال محبت شفقت کرکے حضرت نے فرمایا
جو توں پڑھکر بخشیا سانوں اجر ثواب دیوادا
مشکل کم دینی دنیاوی حل ہو جاون سارے
تنواری ایس مبارک جے کسے عمل بنایا
پادن فیض شفاعت مومن عمل کماون والے
محشر دیدن اُمت تائیں دیوی کوثر شادی
ہزار روز یداً اسنوں مولا اجر عطا فرماوے
اسمعیلا نیک نصیباں والے عمل کماون

فصل دوم

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کا ذکر۔ پارہ ۶۔ سورہ مائدہ۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط ترجمہ یارسول اللہ آج کے ہم نے آپکے دین کو آپ کیلئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمتیں بھی تمہارے اوپر پوری کردیں۔ اور آپکے لئے اسلام کو دین بھی پسند کرلیا جو تمام دینوں سے بالاتر ہے۔ **فائدہ** یہ آیت مبارک حجۃ الوداع کے دن (عرفہ کے دن) نماز عصر کے بعد نازل ہوئی جبکہ حضورؐ اپنی قصوۃ ڈاچی پر اسوار تھے۔ اور یہ سب سے آخری آیت ہے۔ اِس کے نزول کے بعد حضور اکرمؐ ۸۱ اکاسی روز زندہ رہے **فائدہ** حضرت جوزیؒ نے فرمایا کہ ماہ صفر کی بیس ۲۰ تاریخ کو حضورؐ بیمار ہوئے اور بارہ ربیع الاول کو وفات پائی جب حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکو درد سر اور بخار بڑی شدت سے تھا۔ آپ کروٹ پر کروٹ بدلتے اور فرماتے اِنَّهٗ اَشَدُّ الْبَلَاءِ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ ط ترجمہ بیشک یہ انبیاء کیلئے سخت آزمائش ہے جس کا ہمکو ثواب بھی بڑا ملتا ہے۔ حضورؐ کل بیس ۲۰ دن بیمار رہے اور ایام بیماری میں چالیس ۴۰ غلام آزاد کئے

اور باوجود اس تکلیف کے نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے حالانکہ ایک روز حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ اپنے کندھے پر آپکے بازو رکھکر مسجد میں لائے اور حضرتؐ کے پاؤں مبارک شدت مرض کے باعث اچھی طرح اُٹھتے نہ تھے۔ تو پیر مبارک کی لکیر مسجد تک گئی۔ اب امت کو شرم چاہیئے کہ مسجد میں حاضر ہونا تندرستوں کیلئے بھی مصیبت ہے۔ **مسئلہ** کسی نبیؑ کی روح قبض نہیں کی جاتی جب تک اُس کو پہلے جنت نہیں دکھایا جاتا اور نبیؑ مختار ہوتا ہے اپنے زندہ رہنے پر یا فوت ہونے پر جیساکہ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کَانَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضُ النَّبِیُّ حَتّٰی مَقْعَدَ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ (رواہ البخاری) **ترجمہ** فرمایا حضرت ماں عائشہ صدیقہؓ نے کہ تھے رسولؐ پاک فرماتے جبکہ تندرست تھے۔ کہ ہرگز روح نہیں قبض کیجاتی کسی نبیؑ نے یہاں رہنا پسند ہی نہیں فرمایا بلکہ اپنے ربّ کے پاس رہنے کو ہی پسند کیا ہے۔

بقول شاعر

مینوں دُنیا نال پیار نہ کوئی سرورؐ نے فرمایا — دنیا رہن مثال ایویں جویں راہ درخت سایہ
راہی بیٹھ آرام کرے پھر ہووی انت روانہ — اس گل کارن کیہڑا عاقل طلب کرے سمیانہ
ہے دُنیا نال محبت کوڑی دُنیا چار دہاڑے — ایہ کسے دے نال نہ رہی نہ اسدے بڑے پواڑے
ایہ چھنڈ دنا ندا کوئی واسہ دُنیا چار دیہاڑے — قبر قیامت دا کر توشہ چھڈ سبھے کم ماڑے
ہے سچ محبت پاک خدا دی نافع دوہیں سرائیں — عشق الٰہی جنہاں حاصل خوف تنہاں کجھ نائیں

بقول شیخ عطار

ہست دُنیا بر مثالِ قنطرہ — باگذر از وے تو دانی در براہ
دُنیا پل مثال بھراوا وساں تریے تائیں — ہوش سلامت اسدی اتوں پار سنبھل لنگھ جائیں
ہر کہ سازد بر سر پل خانہ — نیست عاقل او بود دیوانہ
جیکوئی رستے اندر پل تے آن بناوی خانہ — نہیں اوہ عاقل اسنوں جانی احمق شخص دیوانہ
حاصل از دُنیا چہ باشد اے امین — تو گزر کر پاس نہ گز از زمین!
اوڑک اس دُنیا یوچوں کی تیری ستھ آوی — تن گز دھرتی تو گز یا دوہ کفن پوایا جاوی
شا سلطان امیر اکابر دنیا چھوڑ سدھاری — خالی ہتھیں گئے دُنیا توں سُن لے دیر پیاری

اسماعیلا چھڈ دنیا نوں توں بھی اکدن جانا!
جے لکھ برساں جیوے کوئی آخر قبر ٹکانا!

اس موقعہ پر شیعہ کا اعتراض قرطاس وارد ہوتا ہے جو کہ بالکل جھوٹ ہے تفصیل اسکی میرے رسالہ ماہ محرم میں دیکھو (مصنف)۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَاکَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ لَہَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ ط (رواہ البخاری) **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کو شدت مرض کے باعث بیہوشی آجاتی تھی۔ اور یہ دیکھ کر حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرا پیارا باپ سخت تکلیف میں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے میری بیٹی تیرے باپ کو آج کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرٰتٍ ط اور فرمایا کوئی نہیں بندگی کے لائق مگر اللہ۔ اور سختی جان کندن کی بہت سخت ہے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءؑ و اولیاءؒ کو بھی جان کنی کی سختی ہوتی ہے۔ روایت ہے کہ مشفق امت کو جب جان کنی کا بار معلوم ہوا۔ تو فرمایا اے عزرائیلؑ! ابھی یہ بار کتنا باقی ہے عزرائیلؑ نے عرض کی کہ حضور یہ ایک حصہ ہے اور باقی نو حصے آپکی امت کیلئے ہے۔ قربان جاؤں ہادی اعظمؐ کے فرماتے ہیں کہ اے عزرائیل! میری امت کو تکلیف نہ دینا۔ اور وہ نو حصے بقایا بھی مجھ پر ہی پورے کر لو اللہ اکبر اے مسلمانوں اس سے بڑھکر بھی کوئی اور شفیق ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو پھر تمہیں بھی لازم ہے کہ حضورؐ کی محبت کا پورا پورا ثبوت دو۔ پھر حضورؐ نے فرمایا یا مولا کریم اس سختی کو نرم فرما۔

در نظم پنجابی

سختی جان کندن دی جیونکر برہ سوٹھ تلواراں	وچ زخم کسی دے تن پر آکھیا شاہ ابرارؐ
ہے اسوقت زبان چلے تے یاراں خیر سنا وے	گوشت پوست سب جھڑ بدنوں سندیاں ہو جاوے
وقت نزع دے دئیں اساتی یارب میری سائیں	مسلماناں نوں اُس گھاٹی توں فضلوں پار لنگھائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے تین انعام ہیں اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر وفات پائی۔ درآنحالیکہ آپؐ میرے سینے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کو حضرت عائشہؓ سے خاص اُنس تھا۔ دوسرا انعام یہ کہ میرا بھائی عبدالرحمانؓ حضورؐ کی بیمار پرسی کیلئے آیا تو ہاتھ میں مسواک تھی تو حضورؐ نے اُسکی طرف دیکھا۔ جس سے میں سمجھ گئی کہ حضورؐ کو مسواک سے بڑی محبت ہے اور آپ مسواک لینا چاہتے ہیں۔ تو میں نے مسواک لیکر دی تو حضورؐ نے اشارہ کیا کہ نرم کردو۔ کیونکہ حضورؐ کو سخت تکلیف تھی۔ میں نے حسب الحکم اپنے منہ میں مسواک ڈال کر نرم کر کے حضورؐ کو دی تو حضورؐ نے اپنے منہ مبارک میں مسواک پھیری۔ حاصل کلام کہ جمع ہوئیں دونوں لبیں میرے اور حضورؐ کے حلق مبارک میں بوقت وفات رحمتہ اللعالمینؐ کے۔ تیسرا انعام یہ ہے کہ حضور میرے ہی گھر میں دفن ہوئے۔ اس سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آخر دم تک راضی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

در نظم پنجابی

ایس حدیثوں معلم ہویا توں سن میری جانی
بہت مراتب عائشہ ؓ پائے بیوی نبی ؐ حقانی

او ہن جانی دشمن بعضے جانن مائی صاحبہ تائیں
مندی لفظ جو اُسنوں آکھن دوزخ بہن سزائیں

اوہ بہت پیاری پاک نبی ؐ نوں گل مومنا مائی
نہ مائی نال عداوت رکھدا مگراں شخص سودائی

اے حرامی حرم نبی ؐ دی حرمت جان مدامی
مسئلہ ثابت خاص قرانوں جانوں ادب تمامی

جو حرم نبی ؐ دا ادب نہ کریں جان حرامی جایا
حرم رسول ؐ امت دیاں ماواں وچہ قرآنے آیا

وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھَاتُھُمْ (پ ۲۱ احزاب) ترجمہ نبی ؐ کریم کی تمام ازواج مطہرات ؓ سلمانوں کی مائیں ہیں مسئلہ فرمایا رسول اکرم ؐ نے اے میرے اصحابو ؓ اب میرا آخری وقت معلوم ہوتا ہے۔ اسلیئے تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ پانچ وقتہ نماز کی بڑی پابندی رکھنا۔ اور غلاموں اور عورتوں کے ساتھ بہت سلوک رکھنا اور میرے بعد قرآن کریم اور میری سنت کو مضبوط پکڑنا۔ امید ہے کہ پھر تم گمراہ نہ ہو گے۔ اور آپس میں اتفاق رکھنا اور فرمایا کہ میں ابوبکر صدیق ؓ کو اپنا خلیفہ کرتا ہوں تاکہ نماز پڑھائے۔ اسی طرح حضرت عباس ؓ اور حضرت علی شیر خدا ؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور نے کسی اُمتی کے پیچھے سوائے ابوبکر صدیق ؓ کے نماز نہیں پڑھی۔ اور حضور ؐ نے تین دن رات کی نمازیں ابابکر صدیق ؓ کی اقتدا میں پڑھی ہیں حضرت علی اسد اللہ الغالب ؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ جب حضور نے ابابکر صدیق ؓ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تو میں اسوقت حاضر تھا۔ اور تندرست بھی تھا۔ اسیواسطے میں کہتا ہوں کہ جو خلیفہ حضور ؐ نے ہمیں دین کیلیئے دیا ہے اُسکو دنیا میں ہم کیوں نہ خلیفہ بنائیں۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی ؓ تو نے میرا غسل اور کفن کر کے ایک مکان میں رکھ دینا اور آپ باہر چلے جانا۔ سب سے پہلے میرا جنازہ جبریل ؑ امین کرائیگا۔ پھر عزرائیل ؑ و میکائیل ؑ علیہم السلام باری باری کرائنگے۔ اُسکے بعد انصار و مہاجر اور رہبرہ گردونواح کے عام مسلمان۔ جیساکہ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت عمر ؓ دروازے پر کھڑے تھے۔ اور دس دس آدمی باری باری سے جنازہ پڑھتے تھے۔ کیونکہ جگہ تنگ تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ جنازہ کے بعد مجھکو عائشہ صدیقہ ؓ کے حجرے میں دفن کر دینا۔ اور یہ وصیت کر کے آپ ؐ مسجد کیطرف تشریف لے آئے۔ اور منبر پر کھڑے ہو کر بہت سی وصیتیں فرمائیں۔ اور فرمایا جس کسی نے مجھ سے کوئی چیز لینی ہو وہ لے سکتا ہے۔ اور اگر مجھ سے کسی پر زیادتی ہو گئی ہو وہ یا تو مجھکو معاف کر دے یا پھر مجھسے بدلہ لیلیوے۔ کیونکہ قیامت کی رسوائی بری ہے

جس کسی نے کسی کی ایک رتی بھر چیز چرائی ہوگی یا خیانت کی ہوگی وہ قیامت کے دن آ اللہ سو نیکی دیکر خلاصی کرائیگا۔ یہ سن کر ایک اصحابیؓ نے ادب سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایکدن آپنے مجھے ایک رقبہ انعام دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر وہ مجھے ملا نہیں۔ حضورؐ نے حضرت عباسؓ کو اشارہ کیا تو عباسؓ نے فوراً دیدیا۔ اُسکے بعد ایک اور شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ایکدن مجھے آپنے تھپڑ مارا تھا۔ لہٰذا مجھے وہ بدلہ دیدیا جائے۔ حضورؐ رحمۃ اللعالمین نے فرمایا کہ بیشک مجھے جہاں چاہے تھپڑ مار لے۔ اس آدمی نے کہا حضور میرا بدن اُسوقت ننگا تھا۔ آپؐ اپنا کرتہ اتار کر مجھے بدلہ دو۔ سبحان اللہ! اُسوقت تمام مریدوں میں تو ہلکہ مچ گیا۔ اور ہیجان پیدا ہوگیا۔ اور ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ ہم سے بدلہ لے لیوے اور حضور کو اس حالت میں تکلیف نہ ہووے۔ مگر سرکارِ دوعالمؐ نے فرمایا کہ نہیں ہم ہی اپنا بدلہ دینگے اور اپنا کرتہ مبارک تن سے اتار دیا۔ اور کہا کہ اے بھائی آ۔ اور اپنا بدلہ مجھ سے لے لے۔ یہ دیکھ اصحابہ رضی اللہ عنہم کرام میں قیامت برپا ہوگئی مگر حضورؐ کے حکم سے خاموش تھے۔ وہ آدمی آیا اور کندھوں کے درمیان سے مہر مبارک کو بوسہ دیکر (یعنی چوم کر) کہا کہ حضورؐ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بڑی مدت سے شوق تھا کہ کسی طرح مہر مبارک کی زیارت حاصل کروں۔ اس لئے یہ حیلہ کیا۔ ورنہ میری کیا مجال تھی اگر آپ مجھے قتل بھی کردیں تو میری کیا جرأت۔ **فائدہ** اور جوں جوں حضورؐ رحمۃ اللعالمین فرماتے کہ میں اب جانے والا ہوں توں توں اصحابہؓ بہت ہی غمناک اور بیقرار ہوتے تھے۔ مگر آپنے تسلی کیلئے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (پ عنکبوت) **ترجمہ** ہر ایک جاندار چیز کو موت ہے۔ پیش نظر رکھو اور بے صبر ہرگز نہ ہو تاکہ آخرت صابروں کی ہے۔ اور دم بدم آپؐ گھٹتے ہی گئے۔ اور ممبر سے اتر کر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں آگئے تو ملک الموت نے ایک اعرابی کی صورت اختیار کرکے دروازے پر آکر بلند آواز سے پکارا کہ السلام علیکم یا اہل البیت مجھے اندر آنے کی اجازت بخشو۔ حضرت فاطمہؓ نے اندر سے اجازت نہ دی بلکہ فرمایا کہ اے مشتاقِ رسول اللہ تجھکو اجر دے یہ وقت حضورؐ کی ملاقات کا نہیں کیونکہ آپ بہت بیمار ہیں۔ دوسری بار اُسنے پھر وہی آواز دی اور وہی جواب پایا۔ تیسری بار اُسنے اس زور سے آواز دی کہ مکان لرزنے لگے۔ اور سُننے والے بھی کانپنے لگے۔ حضرت فاطمہؓ نے سمجھا کہ شاید یہ اعرابی کانوں سے بہرہ ہے۔ حضورؐ رحمۃ اللعالمین نے یہ باتیں سنکر پوچھا کیا بات ہے۔ حضرت خاتون جنتؓ نے عرض کی۔ قبلہ! باہر ایک اعرابی مہیب صورت اور عجیب وضع کا ہے۔ اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ ہم نے ہرچند کہا ہے کہ جاؤ یہ وقت حضورؐ کی ملاقات کا نہیں مگر وہ نہیں مانتا اور اس مرتبہ ایسا زور سے گرج کر بولا ہے کہ ہمارے بدن کانپ اُٹھے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اے فرزند ارجمند تو نہیں جانتی یہ کون ہے۔ هٰذَا هَادِمُ اللَّذَّاتِ وَمُفَرِّقُ الْجَمَاعَاتِ

ترجمہ در نظم پنجابی

ایہ سبھ لذتاں توڑن والا ملک الموت پیارا — رل وسندیاں نوں جہ کرے جدایاں نہ لاوے پلکارا
بیوہ کر مسکین زناں نوں خاوند مار گواوے — روندی رہن یتیم نمانے ہرگز ترس نہ آوے
ماواں کولوں پتّ پیارے آ کر جدا کریندا — ویراندی کول ویر پیارے ہرگز رہن نہ دیندا
بابل کولوں وچھوڑے سخت مصیبت پاوے — ہتھ ڈنگوری بڈھڑا عاجز در در دھکے کھاوے
محل مکان نہ چھوڑے کوئی ہر جا گھر جاندا — حکم پکیاں کوٹاں وچوں مار پلک نہ لاندا
ایہ اوہ عزرائیل فرشتہ بجلی وانگ جو آوے — ہسدیاں وسدیاں تائیں بی بی پلو چہ آن وی
محل مکان کرے بربادی کرے آبادی قبراں — توڑے مان ہنکاریاں والا تینوں دساں خبراں
خلقت والی کھیتی تے اُس آن سوہاگہ دھریا — سب کجھ اکدن بھن وجاسی کوئی نہ رہسی اڑیا
عزرائیل بہادر جگو چہ دیسی عجب بہاری — نام نشان نہ چھوڑے ہرگز مارے خلقت ساری
اسماعیلا تینوں بھی اُس اکدن آن بلانا — رب نبیؐ دا تابع ہو جا چھوڑ نکماں ماناں

کہ اے بی بی یہ وہی فرشتہ ہے اور اذن مانگنا اس کا صرف ہمارے ادب لحاظ کی وجہ سے ہے ورنہ عام لوگوں سے یہ قانون نہیں ہے۔ الغرض جس وقت اذن دیا گیا تو ملک الموت حضورؐ اقدس کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عزرائیل زیارت کیلئے آیا ہے یا روح قبض کرنے کیلئے۔ فرشتے نے مؤدبانہ عرض کی کہ حضورؐ مقصد اوّل تو میری غرض ہے اور مقصد دوم آپکی رضا پر منحصر ہے۔ اگر اجازت ہو تو روح مبارک کو لے جاؤں۔ ورنہ واپس چلا جاؤں۔ جیسا کہ پیچھے حدیث گذر چکی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے عزرائیل آج میرے دوست جبرئیلؑ کو کہاں چھوڑ آئے ہو۔ اُس نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ اس وقت آسمان دنیا پر ہے۔ اور تمام ملائکہ اُسکے ساتھ بیمار پرسی کر رہے ہیں۔ یہی قیل و قال ہو رہی تھی کہ جبرئیلؑ نے بھی آکر سلام عرض کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ! دل کچھ بیقرار ہے کوئی خوشخبر سناؤ۔ تاکہ تسلی ہووے۔ اُس نے عرض کی کہ حضورؐ تمام آسمانوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور سب ملائکہ نور کے طباق لیکر دست بستہ استقبال کیلئے کھڑے ہیں۔ کہ روح مبارک پر نور نثار کریں۔ ارشاد ہُوا کہ نہیں کوئی ایسی خبر سناؤ کہ جس سے میرے دل کا غم نکل جائے۔ جبرئیلؑ امین نے عرض کی یا رسول اللہؐ سب بہشتوں کے دروازے کھلے ہیں اور سب حوریں اور غلمان آپکی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اس سے بھی کوئی اعلیٰ خوشخبری سناؤ۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ یا حضرت حشر کے دن جو کڑا

سختی کا دن ہے سب سے پہلے تاج شفاعت آپکے ہی سر مبارک پر رکھا جائیگا۔ یہ بات سنکر فرمایا الحمد اللہ بتقدسہ

در نظم

حضرت آکھیا جبرائیلا کوئی خوشخبر سناوے ۔ دل میرے دیاں ساریاں غمیاں خوشیوں دور کراوے
جبرائیل مؤدب ہوکر کیتیاں عرض ندائیں ۔ یا سردار سناواں مینوں غم کی تیرے تائیں
سرور آکھیا کو مینوں امت دا غم مارے ۔ میرے بعد انجام اونہاں دا کیکر ہوگ پیارے
جبرائیل کہیا پھر ایہ غم دل توں دور ہٹائیں ۔ پہلے تیری امت توں کوئی جنت جاسی ناہیں
کوئی دربان نہ ہرگز کھولے جنت دا در کائی ۔ جدتک تیری امت داخل کرے نہ پاک الٰہی
عزرائیل مؤدب ہوکر کیتی جلد تیاری ۔ جسم تے روح نوں کرے علیحدہ کارن حکم ستاری

اور آخری وقت جبریل علیہ السلام نے سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کے بعد میرا دنیا میں آنا بھی موقوف ہوا کیونکہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میرا کام فقط انبیاء پر وحی لانا تھا جیساکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میرے پر نبوت ختم ہوگئی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ سوائے جھوٹے دجالوں کے۔

حضرت کہیا عذاب نزع دا کرلے میری تائیں ۔ میری امت تائیں ہرگز دکھ نہ مول پہنچائیں
عزرائیل نے آکھیا حضرت ہرگز مول نہ ڈرتوں ۔ مومناں تائیں دکھ نہ دیساں دلوچ خوف نہ کرتوں
روح مومن دا سوکھا نکلے اڑیاں مول نہ لاوے ۔ جیکر مشک یا گھڑا اپلٹیاں پانی باہر آوے

غرضیکہ آثار نزع حضور کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہونے لگے اسوقت تمام امہات المومنین رض اور اہل بیت حجرے شریف میں موجود تھے۔ ذرا آغا لیکہ سردار دو جہاں مائی عائشہ کے گھٹنے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرماتے تھے اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ یعنی پہنچا مجھکو میرے رفیق اعلیٰ کے پاس اور ہر طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کی آوازوں سے حجرہ گونج گیا۔ اور حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ربیع الاولی ۱۱ھ بروز سوموار واصل بحق ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط مسئلہ حضرت علی اسد اللہ الغالب رض سے روایت ہے۔ کہ بعد انتقال حضور کے بدن مبارک جسم اطہر سے تمام عطریات سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی۔ اور اس معجزہ کو دیکھ کر بہت سے یہود نصاریٰ مسلمان ہوئے۔ دیگر ام سلمہ رض فرماتی ہیں کہ بعد وفات میں نے اپنا ہاتھ حضور کے سینہ مبارک پر رکھا تو اسقدر خوشبودار ہوگیا۔ کہ باوجود دھونے کے بھی عرصہ تک خوشبو دور نہ ہوئی۔

جد سرکار دو عالمؐ رحلت دنیا تھیں فرمائی — چشماں وچوں ہنجوں جاری اصحاباں نوں بھائی

ہکناں حالت سکتہ اندر سخت بیہوشی پائی — سفر کیتا جد دنیا اُتوں سرور نبیؐ الٰہی

عمرؓ ولی پھڑ تیغ مبارک مُنہ تھیں کری پکارا — جے کوئی آکھے سرورؐ مر گئے گردن سروں اُتاراں

بکرؓ صدیق فاروقؓ ولی نوں حجرے طرف لیایا — مُنہ سرورؐ تھیں پلہ لاہ کر ہتھ پچھے فرمایا

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ سچا حکم ربانا — رب باقی فانی سب ہو کر طرف اوسے جانا

تاں کجھ ٹھہریا عمرؓ بہادر قبضیوں ہتھ اُٹھایا — پُر پُر ہنجوں جاری ہویاں صبر جمیل کمایا

بالآخر حضورؐ کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ و حضرت عباسؓ اور دونوں بیٹے فضل کے اور ایک غلام جو آپ نے آزاد کیا ہوا تھا۔ غسل و کفن میں مشغول ہوئے اور بموجب وصیت حضورؐ کو عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارک میں دفن کر دیا گیا۔ کیونکہ نبیؐ جس جگہ وفات پاتے ہیں۔ اسی جگہ دفن کئے جاتے ہیں۔ اُس وقت حضورؐ کی تریسٹھ سال کی عمر تھی۔

داخل قبر ہوئے جد سرورؐ حضرت انسؓ سنائے — ہلدے ہوئے ہونٹ مبارک مینوں نظری آئے

کناں تائیں نال لباں دے لا سنیاں اخباراں — رَبِّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ سرورؐ کرن پکاراں

بخش خدایا امت میری شوقوں کرن دعائیں — یارب عاجز امت میری بیحد رحم کمائیں

روز قیامت قبروں اُٹھدے امت یاد لیاون — امت کتھے جبرائیلا کرم کنوں فرماون

سلّم نفسی سلّم نفسی نبیؐ ولی سب بولن — خوف الٰہی پاروں جد دم طبق زمیں دے ڈولن

اک محمدؐ سرور عالم امت دا غم کھاون — بخش کریہاں اُمت میری عرض حضورؐ سناون

اے امت ہُن شرم کرو کجھ حب رسول رکھاؤ — دعویٰ امت کرکے وچوں عمل کفار کماؤ

جیونکر اُمتی دعوی کیتا بعضیاں من بھایاں — داڑھی چٹ تے سر پہ بودا ڈھنگ یہود عیسایاں

حب نماز جماعت نہ رکھن دل دے اندر کائی — نام محمدؐ اشرف رکھیا واہ واہ پوری پائی

بقول سعدیؒ

قدم باید اندر طریقت نہ دم — کہ اصلے ندارد دمے بے قدم

وچہ طریقت عمل کرن دی لوڑ ضروری ہوئی — ایویں جھوٹھے دعوی پاروں مول نہ ملسی ڈھوئی

راہ راست باید نبالائے راست — کہ کافر از روئے صورت چوں ماست

سیدھے قد دی لوڑ نہ ہرگز رستہ صاف بناویں — مومن شکل کفار برابر ظاہر شک نہ لیاویں

ترا پاک افریدت بہشتش باش و پاک — کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک

اے انساناں ہوش کریں رب تینوں پاک بنایا — بڑی شرم ہے اُنوں جے توں ہو ناپاک سدھایا

(بقول سید وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) وارث فعلاں دے نال خراب ہوندا پندا پاک گناہاں توں جدا ائے

پیا پسے بیغشاں از آئینہ گرد　　　　کہ مصقل نہ گردد چوں زنگار خورد

ہر ہر ویلے دل شیشے توں میل اتار پیارے　　　　وانگ لوہے پھر صاف نہ ہوندا اگندی جو اسنوں لگ ہی

سچے دل دے نال عزیزا خالص عمل کما دیں　　　　جیوں کر حضرت رومیؒ آکھے سب ایہہ بچ جاویں

بر زبانت یا صمد پید او در دل یا صنم　　　　اے بباطن کافر و ظاہر مسلمانی چہ سود

ظاہر اللہ اللہ کرو ادلوچہ بت پیارے　　　　اے باطن کفر تے ظاہر مسلم روز قیامت کی

زباں در ذکر و دل در فکر خانہ　　　　چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ!

ذکر زباناں کریں خدا دا دل فکراں بھیں بھریا　　　　اس پنجوقتی بھیں کی حاصل جو دل صاف نہ کریا

حقے نال پیار زیادہ صوم صلوٰۃ نہ کائی　　　　ولی محمدؐ نام رکھا کے داڑھی آکڑ آئی

مسلماناں نوں کرے مزاخاں کدی قرآن نہ سنیا　　　　میاں قاری نام دھرایا عجب تماشہ بنیاں

کدے نہ پھیرا مسجد پایا جمعہ نماز گزاری　　　　میاں مزمل نام رکھایا میں صدقے تیں واری

کھایا پیو سوہنے نام رکھا او پر سوہنے عمل کماؤ　　　　من لو اسماعیل دا کہنا سن کے روٹھ نہ جاؤ

الغرض مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے آقائے نامدارؐ کی سیرت مبارک سنکر اپنی سیرت کو مطابق سنت کے ٹھیک کریں اور عمل کما کر درجہ حاصل کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ جناب محمد الرسول اللہؐ کے طفیل ہم اور تم تمام جملہ مومنین و مومنات کو اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر خاتمہ کر کے جنت میں اپنے حبیبؐ کے پاس جگہ بخشے۔ ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد۔

فصل سوم۔ اولیا کرام کی کراموں کے بیان میں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط (پ ۱۱۔ یونس) ترجمہ خبردار اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم کھائینگے۔ واضح ہو کہ کرامات جمع کرامت کی ہے۔ اور مصدر کرم یکرم سے اور کرامت اس فعل کو کہتے ہیں جو خلاف عادت کے ہو جس کا اہل سنت والجماعت نے اقرار کیا ہے اور معتزلہ منکر ہیں۔ اہل حق صدور کرامت از اولیائے متفق ہیں۔ اور ولی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو پہچانتا ہو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو اور ادا کرے تمام امور شرعی اور بچے تمام نواہی شرعیہ سے مثلاً زنا۔ چوری۔ جوا۔ سود۔ بھنگ افیم چرس۔ شراب۔ جھوٹ لغویات وغیرہ سے اور ولی مرد و عورت دونوں ہو سکتے ہیں۔ بر خلاف نبوۃ کے کیونکہ نبوۃ صرف مردوں کو ہی ملی ہے۔

قرآن مجید سے کرامت اولیاءؒ کا ثبوت

کرامت نمبر (۱) پ۹ سورہ نمل۔ قرآن کریم میں حضرت آصف برخیہؓ کا قصہ بڑی وضاعت سے مذکور ہے۔ وہ اس طرح کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تمام جہان پر حکومت کرتے تھے اور ہر چیز اُن کے زیر فرمان تھی ایکدن تمام جانوروں کی سبھال کی تو فرمایا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا وہ غیر حاضر کیوں ہے۔ اگر وہ اپنے غیر حاضر ہونے کی پکی دلیل پیش کریگا تو بہتر ورنہ میں اُسکو ذبح کر ڈالوں گا۔ اتنے میں ہُدہُد بھی آگیا اور عرض کی کہ جنابؑ میں آج ایسی چیز دیکھ آیا ہوں جو آپ کے تصرف سے باہر ہے کہ ملک سباء میں بلقیس شہزادی ایک سورج پرست قوم پر حکومت کرتی ہے اور اُسکے پاس ایک بڑا تخت نفیس ہے حضرت سلیمانؑ نے اُس کی طرف ایک نامہ لکھا کہ تو مسلمان ہوکر ہمارے پاس حاضر ہو۔ ورنہ بذریعہ جنگ تمہیں برباد کر دیا جائیگا۔ نامہ دیکر ہُدہُد کو روانہ کر دیا اور اہل مجلس کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو بلقیس کے مسلمان ہوکر آنے سے پہلے اُس کا تخت میرے سامنے حاضر کر دے ایک جن نے عرض کی کہ جناب آپکے دربار سے اٹھنے سے پہلے میں حاضر کرسکتا ہوں۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی کوئی لاسکتا ہے؟ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ط ترجمہ کہا اُس شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ کہ یا حضرت میں آپکے پاس آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت کو لاسکتا ہوں غرضیکہ حضرت آصف برخیہؓ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے اجازت لیکر سجدہ میں سر رکھ کر یا حیّ یا قیّوم پڑھا تو فوراً وہاں سے تخت زمین میں غرق ہوگیا اور حضرت سلیمانؑ کے سامنے حاضر ہوگیا۔ تب حضرت سلیمانؑ نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اُس نے میرے زیر فرمان اتنے بڑے روزآور آدمی پیدا کئے ہیں۔ جو کہ اپنی کرامت سے آنکھ کے اشارے سے پہلے اتنا بڑا کام کرسکتے ہیں ۔

نظم در کرامت اوّل و دوم

ایہ سب ذکر نمل سورۃ وچہ ربّ ستار سُنایا
جناں ناں فضل زیادہ ہے آدم نے پایا

جن کہیا میں تخت لیاواں اتنے عرصے اندر
جد ول کچہریوں فارغ ہووین ای سلیمان پیغمبر

صحنؔ اکولوں ایہ گل سنکر آصف عرض سناوے
حکم ہووے تاں تخت شہزادی ایہ غلام لیاوے

اک اکھ دی پلکارے اندر میں اوہ تخت لیاواں
بند کردتے کھولو اکھیں اتنی دیر لگاواں

طرف فلک دی ویکھ پیغمبر نظر زمین پر پائی
ہزاراں کوہاں سبا ولایت اس مکانوں آہی
شاہ سلیمان پیغمبرؑ تائیں ایہ گل معلم آہی
ولیاں پر یاں تائیں ہووی معلم شان لشروا
الویں پندرہویں پارے اندر سورۃ کہف پیاری

آصف برخیہؓ تخت لیایا دیر نہ لگی کائی
برکت ولیوںؓ حاضر کیتا فضلوں ذات آلٰہی
تاہیں ظاہر حکم سنا کر شان ولی دکھلائی
اولیوں ہوون سلامی ساری حکم پیغمبر کردا
خضرؒ ولی دا قصہ ویکھیں کرم کنوں رب باری

کرامت دوم

اکدن قوم اپنی نوں موسیٰ وعظ لطیف سنایا
نال محبت کسے پیاری کر کے عرض سنائی
تینھوں ودھ کے علم خدا نے دتا ای ہور کسینوں
تاں اسویلے وحی جناباں آیا پاک نبیؐ نوں
سنکر شوقوں حضرت موسیٰؑ کر کے عرض سنایا
حکم ہویا اک مچھی بھن کے اپنے ساتھ لیجائیں
کھنی ہوئی مچھی تیری گم اوتھے ہو جاوے
حضرت موسیٰؑ یوشعؑ تائیں اپنے ساتھ رلایا
چلدیاں چلدیاں مچھی راہ وچہ گم اچانک ہوئی
موسیٰؑ آکھیا میری تائیں اپنا علم سکھاوئیں
موسیٰؑ آکھیا انشاء اللہ صبر کمال کماواں
خضرؒ ولی تے حضرت موسیٰ دونویں ہوئے روانہ
کشتی توڑی لڑکا ماریا کندھ بنائی ساری
کشتی والیاں اپنے تائیں مفت سوار کرایا
ناحق ماریا بچے تائیں کیوں تساں کندھ بنائی
خضرؒ کہیا میں پچھلا حال تینوں کھول سناواں

بہت نکامت واضح کر کے خوب طرح سمجھایا
یا نبیؑ اللہ تیری اتوں صدقے باپ تے مائی
حضرت آکھیا سب خلقت تھیں علم زیادہ مینوں
تیتھیں علم زیادہ دتا حضرت خضرؒ ولی نوں
یا مولیٰ میں ویکھاں اسنوں شوق ہمیں دل آیا
دو دریا جس جاگہ ملسن لبھے او نہیں جائیں
اُس ویلے اوہ شخص گرامی تینوں نظری آوے
نال محبت مچھی والا جلد کباب بنایا
خضرؒ موسیٰؑ نوں نظری آیا مشفق یار سکھوئی
خضرؒ کہیا تسیں نال اساڈے صبر نہ ہول کماؤ
جو کجھ کر دیا دسو مینوں کوئی نہ عذر لیاواں
اسماعیلا کیونکر ہویا ظاہر فضل ربانا
ہر ہر موقعہ حضرت موسیٰؑ قول کیتا تکراری
تساں اونہاں دی کشتی توڑی کیوں نقصان پہنچایا
حالانکہ اونہاں ساڈی تائیں روٹی نہیں کھوائی
ایسا انہا سوال پاروں اگاں نہ نال رلاواں

۱؎ اس ٹوکرے مچھلی والے پر چند قطرے وضو کے پانی کے گرے تو مچھلی زندہ ہو کر دریا میں گھس گئی اور جس جگہ سے جاتی تھی پانی میں رستہ خشک ہو جاتا تھا اور پانی مثل برف کے دونوں کناروں پر جم جاتا تھا اور یہ ماجرا حضرت یوشع علیہ السلام دیکھتے رہے اسوقت حضرت موسیٰؑ سوتے تھے تو یوشعؑ نے خیال کیا کہ جب حضرت بیدار ہوں گے تو عرض کر دوں گا۔ مگر بتانا بھول گئے اور چلے گئے تھوڑی دور جا کر یاد آ گیا اور عرض کی کہ یا حضرت مجھے شیطان ص نے بھلا دیا ورنہ مچھلی تو اُسی جگہ زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی۔ واپس آئے اور اُسی خشک راستے سے پانی میں داخل ہو گئے اور ایک کوٹھہ بنا ہوا نظر آیا۔ اور اُس کوٹھہ کے اندر خضرؑ سے ملاقات ہوئی۔

کشتی والیاں ساڈے تائیں مفتی پار لنگھایا
الفت پاروں اسا اوہناں سنگ ایہ احسان کرایا

شاہ غاصب لئی سالم کشتی پاس ملاحاں نہ چھوڑے
نہ چھینے اوہ داغی تائیں اس کولوں منہ موڑے

تاہیں اس بیڑی دے تائیں داغی اساں بنایا
اوہ گذران کرن گے سوکھی ایہ احسان کمایا

اوہ لڑکا جے اسدن موسیٰؑ مول نہ ماریا جاندا
وڈا ہوکر ماں پیو تائیں کفروں دکھ پہنچاندا

قتل کیتا میں اسدے تائیں نہ اوہ زندگی پاوے
نہ اوہ ماں پیو صالح تائیں کوئی تکلیف پہنچاوے

اس کندھ دے دو وارث آہے بال یتیم نمانے
اسو چہ دفن اوہناں دے آہے بہتے مال خزانے

اس پاروں میں کندھ بنائی نہ تکلیف اٹھاون
وڈے ہوکر دولت لبھن عیش آرام اڈاون

اے موسیٰؑ ایہ ربنے مینوں غیبوں علم سکھایا
جسنوں ویکھ تعجب اندر ہے تیرا دل آیا

ایہ گل کہکر غائب ہوگئے پھیر نہ نظری آئے
حضرت موسیٰؑ غم افسوسوں ایہ گل آکھ سنائے

آکھن جے بیں صبر دلوں اسدن کوئی نہ عذر سناندا
کتنیاں گلاں خضرؑ پیارا سانوں ہور دکھاندا

آخر وقت خضرؑ نوں موسیٰؑ آکھے نبی سچاواں
دسو کوئی نصیحت مینوں جس پر عمل کماواں

تاں پھر آکھے موسیٰؑ تائیں خضرؑ خلیل ربانا
ایدوں اگے علم کسی دا ہرگز نہ ازماناں

کرامت سوم

اہلویں قصہ مریمؑ والا وچہ قرآنے آیا
وچہ تفسیر مبارک حضرت عبدالستارؒ لیایا

اکدن مریمؑ حجرے اندر زکریا نبیؑ بٹھائی
جندرا مار گیا گھر اپنے ترائے دن یاد نہ آئی

مریمؑ عاجز حجرے اندر بول کلام نہ کیتی
کوئی خیال نہ زکریاؑ تائیں اتنی مدت بیتی

جنت تھیں ہر نعمت آہی امر ہویا سبحانی
لیکر ملک لتھے اسمانوں بھری رکاب نورانی

سجدے اندر حضرت مریمؑ شوقوں حاضر ہوئی
حجرہ بھریا نور رکابوں جاگہ رہی نہ کوئی

کرن روایت جسدم مریمؑ یاد نبیؑ نوں آئی
زکریا آکھن ہائے اج مریمؑ سخت مصیبت پائی

تقل آمار یا دوڑ شتابی اس مقبولؑ گرائی
کیا ویکھے سب حجرہ بھریا پئے رکاب تمامی

حضرت مریمؑ سجدے اندر نفل عبادت جاری
اتنا کھانا کون لیایا پچھے نبیؑ غفاری

مریمؑ آکھیا جنت وچوں لیاون ملک نورانی
جس چاہے رب یاہجہ حساب لوں بخش کریہا رزانی

جو پیدا الشن حاضر غائب مشرق مغرب تائیں
کون کسے نوں پالن والا یاہجہ خداوند سائیں

الیویں کئی ہزاراں قصے ولیا قطباں آئے
اگلیاں امتاں اندر گذرے کیہڑا ذکر سنائے

کل نبیاں تھیں افضل ساڈے احمد نبی پیارے
ولیاں پاک نبی دی تابع دا میں ذکر سنائیں

کل ولیاں تھیں بہتر اُسدی اُمتوں ولی سوہارے
کی کجھ فضل عنایت کیتا مولیٰ اوتہاں تائیں

کرامت چہارم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَّ اَمَّرَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا یُّدْعٰی سَارِیَۃَ الخ (در مشکوۃ دلائل النبوۃ) ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ ایکدفعہ حضرت عمر رض نے ساریہ رض کو لشکر کا امیر بنا کر ملک نہاوند کی طرف بھیجا جو کہ مدینہ شریف سے تین ماہ کے سفر کا فاصلہ تھا۔ ایکدن حضرت عمر رض مسجد نبوی میں خطبہ پڑھتے ہوئے یک بیک پکار اُٹھے یَا سَارِیَۃَ الْجَبَلَ ط یعنی اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ تین مرتبہ فرمایا۔ اہل مجلس سُنکر متعجب ہوئے اور بوجہ ادب خاموش رہے اور وقت اور تاریخ یاد رکھ لی کہ آیا حضرت عمر رض ساریہ رض کو کیوں پکارتے ہیں۔ لشکر اسلام واپس آویگا تو دریافت کرینگے۔ چنانچہ چند روز کے بعد نہاوند کی طرف سے قاصد آیا فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا الخ پس کہا قاصد نے اے امیر المومنین ہم قریب تھے کہ دشمن سے مغلوب ہوجاتے۔ مگر جب آپنے ہمیں آواز دی تو ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کر کے خوب مقابلہ کیا۔ تو خدا نے ہمیں فتح دی **فائدہ** اس میں حضرت عمر رض کی کئی کرامتیں ہیں اول تو اتنے فاصلے سے آپ کو سب کچھ نظر آرہا تھا۔ دوسرا اتنی دور آپکی آواز پہنچ گئی۔ اسی طرح پیر کامل بھی اپنے مرید کے حالات معلوم کرلیتا ہے۔ تیسرا حضرت عمر رض فاروق اعظم کی برکت سے لشکر اسلام فتحیاب ہُوا

نظم در کرامت چہارم

شہر مدینیوں ملک نہاوند بینڈا ترن ماہ ندا
باب کرامت اندر آیا میں نہیں دلوں بنایا

وچ مشکوۃ مبارک جیہڑا راوی ذکر لیایا
خطبہ پڑھدیاں عمر رض بہادر اُچی بول سُنایا

اے ساریہ رض توں طرف جبل دی پچھا جلد ہٹائیں
عمل برابر ساریہ رض کیتا سُنکر نیک ندائیں

غرض کفاراں اُپر ساریہ رض فتح مبارک پائی
جسدم غیبوں عمر رض ولی نے ایہہ ترکیب بتائی

بیشک غیبی علم خداوند بندیاں نوں جتلاوے
جتنا اُسدی مرضی ہووے اُتنی خبر سُناوے

کئی کوہاں تے لشکر دی جیہڑی عمر رض کیتی گہبانی
ایویں کامل پیر مریداں مشکل کرن آسانی

ہوے بیمار مرید یا آوس پیش مصیبت بھاری
پیر حقانی معلم کردا حال حقیقت ساری

جیویں یعقوب نے معلم کیتا حضرت یوسف تائیں
جداوں فریب زلیخا کیتا خیر کرے رب سائیں

پیر یعقوب مرید یوسف نوں آکھیا سنبھل جائیں
اسیں شریف گھرانہ عادی جد توں داغ نہ لائیں

نوری چہرہ بابل صاحب یوسف نوں وکھلایا
ویکھ مرید اصورت میری کس طرفے دل لایا

پیر یعقوب مرید یوسف دی غیبوں کیتی یاری
کئی منزل پر مصر کنعانوں جانی خلقت ساری

بیشک ولیاں نبیاں نوں رب غیبوں حال جتائے
رب جانے ہن منکراں تائیں کس پاسوں دکھاوے

مظاہر حق دے اندر آوے عجب روایت پیاری
لکھ وکھاواں تیرے تائیں سمجھ حقیقت ساری

کرامت پنجم

وَعَنْ بْنِ مُنْكَدِرٍ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ الخ **ترجمہ** ابن منکدرؓ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ رسول اکرمؐ کا آزاد کیا ہوا غلام لشکر سے کہیں بھول گیا یا زمین روم میں قید ہوگا۔ **فائدہ** ابن منکدرؓ کو سفینہ اسلیئے کہا جاتا تھا کہ ایکدفعہ سفر جنگ میں ہر کسی کا کچھ نہ کچھ بوجھ اٹھائے ہوئے جا رہا تھا یعنی جب کوئی تھک جاتا تو اسکو اپنا سامان دے دیتا تو وہ اٹھا لیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر فرمایا اَنْتَ سَفِيْنَةٌ یعنی تو کشتی ہے پھر اسی لقب سے مشہور ہوگئے۔ اور بعد میں جسوقت کوئی دریافت کرتا کہ تیرا نام کیا ہے تو کہتا کہ جو حضور نے رکھا ہی یعنی سفینہ

قصہ سفینہؓ در نظم کرامت پنجم

سفینہؓ اک اصحاب نبیؐ دا فوجوں دور رہ جایا
جنگل اندر پھردیاں اسنوں شیر اک نظری آیا

شیر نے ویکھ سفینہؓ تائیں غضبوں پنجہ چایا
مارن کارن ولی اللہ نوں حملہ کرکے آیا

آکھے اوچی بول سفینہؓ توں سن شیرا مردا
مار نہ مینوں ہاں میں نوکر پاک نبیؐ سروردا

نوکر پاک نبیؐ دا جسدم آکھ سنایا اڑیا
فوراً شیر نوا کر گردن قدماں دے وچہ جھڑیا

دم ہلاوے صدقے جاوے بھی ایہ آکھ سناندا
جو کوئی پاک نبیؐ دا نوکر میں مریدا و نہاندا

پڑھ میری پر تیری تائیں میں اوتھے چھڈ آواں
جتھے پاک محمدؐ سرور رحمت والیاں چھاواں

بیشک ہر شے تابع ولیاں شک اسوچہ کائی
درند پرند زمین فلک وچہ جو شے رب بنائی

ایویں بوستاں اندر حضرت سعدیؒ ذکر لیایا
باب العشق دے اندر اسنے نال پیار سنایا

کرامت ششم (حکایت ابدال) **فائدہ** ابدال ایک جماعت اولیاء کرام کی ہے جن کے وجود سے تمام جہاں قائم ہے اور خوارق عادت ابدال کی خاصیت ہے اور

خوارق بمعنی خلاف عادت - اور ابدال ہمیشہ ساری جہاں پر ستر آدمی مقرر رہتے ہیں - جن میں سے چالیس ابدال صرف شام ملک میں اور تیس دیگر ممالک میں مختلف مقام پر رہتے ہیں - جب اُن میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے قائمقام کوئی اور پیدا کیا جاتا ہے - اسی طرح قیامت تک گنتی پوری رہے گی - جیطرح ظاہری حکومت کے علاقے ہوتے ہیں - اسطرح باطنی حکومت ابدالی کے بھی اپنے علاقے ہوتے ہیں - اور یہ ظاہری حکومتوں کا امن بھی اُنکی برکت سے ہوتا ہے اور اُنکی چار جماعتیں ہوتی ہیں - ستر ابدال (یعنی بدلنے والے) چار اوتاد دو غوث - ایک قطب -

نظم در کرامت ششم

قضا را من و پیرے از فاریاب | رسیدیم در خاکِ مغرب بآب

(ترجمہ) اتفاقاً میں اتے اک بڈھا فریاب دا رہنے والا | پہنچے اک دریا کناری مغرب طرف اُچھالا
یعنی اسیں مسافر دوویں مل گئے اکسے جائی | اگے اک دریا کشادہ آیا ساتوں بھائی
چار پہر دا رستہ ہیسی اوہ دریا پچھائی | جو نہہ پہراں بعد کناری لگے کشتی جائی

مرا یکدرم بود برداشتند | بکشتی و درویش نگذاشتند

میری پاس اک پیسہ سی میں دیکر کشتی چڑھیا | بابے پاس محصول نہ کوئی تاں اونہاں نا ن کڈھیا

سیاحاں براندند کشتی چو دود | کہ آں ناخدا ناخدا ترس بود

اونہاں ملاحاں کشتی اپنی دھوئیں وانگ چلائی | اوہ ملاح بے رحم زیادہ سُن توں میری بھائی
رہگیا کھلا کناری اوتے اوہ فقیر بے چارا | اگوں رات سیاہی اُسنوں پیش آئی دلدارا

مرا گریہ آمد ز تیمار جفت | براں گریہ قہقہ بخندید و گفت

اُسدی وچھڑن یاروں مینوں دل اندر غم آیا | ویکھ ازردہ مینوں اُسنے ایہ ہس کے فرمایا

مخور غم برائے من اے پُر خرد | مرا آنکس آرد کہ کشتی برد

اے دوست توں میری یاروں نہ غم دلوچ کھائیں | بیڑی پار لگاون والا مینوں چھوڑی ناہیں

بگسترد سجادہ بر روئے آب | خیال است پنداشتم یا بخواب

جانماز وچھا پانی تے اُسپر کری سواری | بیڑی وانگوں تردا جادی واہ قدرت رب باری
نال اساڈے چلا ہویا نظر برابر آوے | زندہ ہاں یا خیال یا سُفنہ دل میرا گھبراوے

ز مدہوشیم دیدہ آں شب نخفت | نگہ بامداداں بمن کرد و گفت

ساری رات ہیوشاں وانگوں نیندنہ مینوں آئی | مینوں صبح مخاطب ہو کر آکھے مرد الٰہی

عجب ماندی اے یار فرخندہ را | ترا کشتی آورد ما را خدا

لیوں توں وچہ تعجب بھائی ساری رات گزاری
تاں توکل کشتی اُتے سانوں رب تے آیا
مینوں کشتی پار لنگھایا مینوں رب ستاری
جنہاں توکل مالک اوہناں گھاٹا کدی نہ پایا

مرا اہلِ صورت بدیں ننگرند
کہ ابدال در آب و آتش روند

ظاہر دیکھن والا نہ کوئی ساڈا شان پچھانے
جسدیاں باطن اکھیں ہوون او کوئی سانوں جانے
ابدالاں نوں اگ تے پانی نہ تکلیف پہنچاوے
پانی اگ برابر دونویں واضح کر سمجھاوے

نگہدار از تابِ آتش خلیلؑ
چوں تابوت موسیٰؑ ز غرقاب نیل

خلیل اللہ نے آتش اندر شفقت کرم کمایا
اندر نیل تابوت موسیٰؑ دا ڈبن کیوں بچایا
آتش تائیں ابراہیمؑ اتے کیتا باغ عدن دا
پالیا گھر فرعون دے موسیٰ جیونکر پھل چمن دا
نال محبت ہور ولی دا حال بیان سناواں
حضرت سعدیؒ بوستان اندر دسیا ذکر سچاواں

حکایت دیگر (کرامت ہفتم)

یکے دیدم از عرصۂ رودبار
کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

جنگل وچہ اک مرد ربانا نظری آیا مینوں
شیر اوپر اسواری کیتی حال سناواں تینوں

چناں ہول زاں حال برمن نشست
کہ ترسیدم پائے رفتن ببست

مینوں ویکھ نظارہ اتنی دہشت نازل ہوئی
طاقت رہی نہ پیراں دے وچہ چلن جوگی کوئی
ہو متعجب وچہ حیرانی ویکھاں طرف اوہناں دے
میری حالت ویکھ تمامی عارف اوہ فرماندے

تبسم کناں دست برلب گرفت
کہ سعدیؒ مدار آنچہ دیدی شگفت

ہسکر دست لباں تے دھر کے آکھن لگے مینوں
کی ویکھیا توں عجب تماشا حیرت ہوئی تینوں
شیراں اُپر شیر بہادر غالب رب بنائے
شیر کدوں شیراں توں ڈردی تیں کیوں گھبرائے

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

گردن اپنی حکم خدا تھیں ہرگز پھیر نہ بھائی
تیرے حکموں خلقت ربدی منہ نہ پھیری کائی
ہو کر تابعدار خدا دا من ہر حکم پیارا
سب کوئی تیرا تابع ہوسی سعدیؒ بہ خوردار
رہنوں چھڈ کے ہور کسے سنگ جو کوئی پیار کماندا
رب تبارک اُسدے کولوں مار ہلاک کراندا
اکناں نافرماناں اوہپر قہر طوفان جلادے
اک متکبر مچھراں کولوں کرکے خوار مراوے
بس میاں ہو رب ول حاضر غیر دل بیکر کنارا
منکر پاک نبیؐ سرورؐ دا در در پھرے آوارہ

کرامت ہشتم

حکائیت در زینت الاسلام حصہ دوم مصنفہ حافظ محمد صاحب لکھوی حضرت مولانا بارک اللہ رحمۃ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسجد میں جہاں اب بھی درس دیا جاتا ہے ایک مولوی صاحب حافظ لاہوری رہتے تھے ایکدفعہ حافظ صاحب اپنے شاگردوں سمیت باہر تشریف لیگئے تو باہر آبادی سے ذرا دور ایک مسجد تھی اسکا حال معلوم کرنیکو ایک طالب علم کو بھیجا جب طالب علم مسجد کے قریب پہنچا تو مسجد سے ایک جوگی کافر نکلا۔ جسنے بڑی غضب کی نظر سے طالبعلم کیطرف دیکھا۔ تو وہ پنڈلیوں تک زمین میں دھنس گیا۔ حافظ نے دیر کے بعد دوسرا درویش بھیجا اُسکو بھی جوگی نے زمین میں دھنسا دیا۔ علیٰ ہذا القیاس سب طالب علم پے در پے گئے اور جوگی نے زمین میں دھنسا دیئے تا آخر حافظ صاحب خود گئے تو جوگی نے آپکی طرف بھی وہی نگہ ڈالی۔ مگر آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ وہ سب طالب علم بھی زمین سے باہر نکل آئے پس جب جوگی کو معلوم ہوا کہ حافظ جی کی روحانی قوت میرے استدراج سے زیادہ ہے تو مسجد کو کہنے لگا۔ کہ چل!! یہ مُلاں ہمکو اسجگہ نہیں رہنے دینا۔ مسجد کانپنے لگی تب حافظ صاحب نے مسجد کو پیر مار کر کہا ٹھیر جا!! اس کافر کے پیچھے مت جا۔ پس مسجد حافظ جی کے کہنے پر وہیں کھڑی رہی اور جوگی کا سینہ پھٹ گیا۔ اور وہیں مرگیا۔ فائدہ قبلہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے اپنے وصیت نامہ میں بہت سی کرامتوں کا ذکر کیا ہے زیادہ شوق ہو تو۔ یہاں سے دیکھو۔ (کرامت نہم) شواہد النبوۃ میں ہے کہ ایکدفعہ جب حضرت امام حسنؓ سفر حج میں تھے تو غلام سے فرمایا کہ اس منزل میں تمکو ایک حبشی ملیگا اس سے گھی خرید لینا غلام حیران ہوا کہ یہاں تو کبھی گھی دیکھا ہی نہیں خریدیں گے کس سے۔ مگر جب منزل پر پہنچے تو ایک حبشی نظر آیا جو حضرت امام حسنؓ نے فرمایا تھا۔ جب اُس سے گھی طلب کیا تو اُسنے فرمایا کہ کسواسطے لیتے ہو غلام نے کہا کہ حضرت حسنؓ کیواسطے۔ اس حبشی نے کہا کہ مجھکو امام حسنؓ کے پاس لیچلو۔ تاکہ میں نیاز حاصل کروں جب غلام اُسکو لیکر امام حسنؓ کے پاس پہنچا تو حبشی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر مودبانہ عرض کرنے لگا۔ کہ قبلہ عالم! میں تو جناب کا غلام ہوں گھی کی قیمت نہیں لونگا اور جتنا گھی ضرورت ہو رکھ لیں۔ اور دیگر عرض ہے کہ میری بیوی کو درد زہ شروع ہے دعا فرماویں!! امام صاحبؓ نے فرمایا کہ جا تیرے گھر لڑکا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ جب وہ گھر گیا تو واقعی لڑکا پیدا ہورہا تھا۔ (کرامت دہم) اسی کتاب میں لکھا ہے حضرت امام باقرؓ کی ملاقات کے واسطے ایک شخص بڑی دور سے آیا۔ اور راستے میں سورج غروب ہوگیا اور آندھی اور بارش کا بھی بڑا زور تھا اور رات بھی کافی گذر چکی تھی۔ تو وہ شخص متفکر ہو کر امام صاحبؓ کے دروازے پر آکر بیٹھ گیا اور آواز بھی نہ دی کہ جناب کو بیوقت تکلیف نہ ہو۔ ابھی وہ شخص اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندر سے آپؓ اپنی لونڈی کو فرمارہے ہے کہ باہر جا ایک شخص بارش میں بھیگا ہوا بیٹھا ہے اسکو بیٹھک میں آرام سے بٹھادو اور جو کچھ مانگے وہ بھی اُسکو دینا۔ (کرامت یازدہم) معین عالم جنتری سنہ ۱۹۳۶ء لاہور ۱۴۔۱۳ پر بحوالہ کتاب بحر ذخائر لکھا ہے کہ شاہجہانی وزراء

میں ایک آصف جاہ نامی وزیر بھی تھا جو کہ مذہباً شیعہ تھا۔ باقی تمام ہندوستان کے مسلمان چونکہ سُنی تھے۔ اسلئے کبھی کبھی اسکی اُن کے ساتھ جھڑپ ہو جایا کرتی تھی۔ ایکدن اُسنے بارگاہِ سلطانی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور والا! میں ایک شیعہ ہوں اور باقی درباری سب سنت الجماعت ہیں اور وُہ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں۔ میری اکیلے کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ اور میری نزدیک صرف مذہب شیعہ ہی حق پر ہے۔ لہٰذا میری عرض ہے کہ آپ ملک ایران سے ہمارا مجتہد منگائیں تاکہ آپکو حق اور باطل کا پتہ لگ جائے۔ اسلئے بادشاہ نے شاہِ ایران کو چٹھی لکھی۔ کہ یہ معاملہ ہے۔ لہٰذا آپ اپنا کوئی سب سے بڑا مجتہد یہاں دارالسلطنت دہلی میں بھیج دیں۔ جو کہ ہماری علماء سنت الجماعت سے مناظرہ کرے تاکہ ہماری شیعہ وزیر کی تسلی ہو جاوے۔ اور مجتہد صاحب کو تمام مصارف کے علاوہ ہماری طرف سے انعام بھی ملیگا۔ اور ساتھ ہی حاکم لاہور کو لکھدیا کہ جب ایرانی شیعہ آپکے پاس آوے تو اُسکو حضرت میاں میر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ضرور حاضر کرنا۔ جسوقت شاہجہان کا نامہ ایران میں پہنچا تو شاہ ایران نے اپنے وزیروں کو حکم دیا کہ کوئی ایسا مجتہد منتخب کرو جو بادشاہ کو ضرور شیعہ بنا کر آوے۔ انہوں نے کوشش کر کے ایک بڑا باکمال مجتہد اور کہا کہ جہاں پناہ! یہ ایسا مجتہد ہے کہ ایک بادشاہ تو کیا تمام ہندوستان کو شیعہ بنا کر آویگا۔ بادشاہ نے اُسکو ہندوستان روانہ کیا تو جب وُہ لاہور آیا تو حاکم لاہور نے حسب حکم شاہی اُس مجتہد شیعہ کو حضرت میاں میر رح کے پاس حاضر کیا حضرت رح نے اُسکا چہرہ دیکھ کر ہی پہچان لیا۔ اور پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ مجتہد نے کہا جناب ایران سے۔ حضرت رح نے فرمایا کہ کربلائے معلےٰ آپنے دیکھی ہے مجتہد نے کہا جی ہاں کئی بار وُہ نورانی جگہ دیکھی ہے۔ میاں میر رح اُسکے کچھ فضائل تو سناؤ۔ مجتہد! جناب اُس خاک پاک کے فضائل کون بیان کر سکتا ہے۔ ہاں ادنیٰ فضیلت یہ ہے کہ سات سات کوس چاروں طرف دفن ہونیوالے لوگ بلاحساب جنت میں جائینگے۔ میاں میر رح! کیا یہ فضیلت کسی پیغمبرؑ کے روضہ مبارک کو بھی حاصل ہے یا نہیں؟ مجتہد! جناب کیوں نہیں نبیؐ کے روضہ مبارک کے چاروں طرف دس دس کوس دفن ہونیوالے بھی بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے جناب میاں میر رح نے فرمایا کہ اگر دس دس کوس کے اندر دفن ہونے والے جنت میں جائیں گے۔ تو ابوبکر صدیق رض و عمر رض فاروق جو بالکل روضے مبارک کے اندر دائیں بائیں حضورؐ کے سوتے ہوئے ہیں۔ وُہ بھی بخشے جائیں گے یا نہیں۔ یہ سُنکر مجتہد صاحب دم بخود ہو گئے۔ اور وہاں سے ہی واپس ایران چلے گئے۔ کہ راستے ہی میں آتنی بڑی بزرگ موجود ہیں۔ تو جنکے ساتھ مناظرہ کرنے جارہا ہوں وُہ نامعلوم کیسی بلائیں ہوں گے۔ اللہ اکبر۔ (کرامت دوازدہم) بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے۔ کہ ایک جوان انصاری نے وفات پائی۔ اور اُسکی بوڑھی والدہ اندھی تھی۔ ہم نے اُس سے کہا کہ تیرا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ ہم نے کہا ہاں تب مائی نے اپنے بچے کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ خداوندا! میں تیری پاک رسولؐ پر ایمان لائی ہوں لہٰذا تو اسکو اپنے حبیبؐ پاک کے طفیل زندہ کر دے اور مجھ بوڑھی اندھی پر یہ مصیبت نہ ڈال۔ حضرت انس رض کہتے ہیں۔ کہ میں وہاں موجود تھا۔ کہ اُس مُردہ نے اپنے مُنہ سے کپڑا اُتارا اور ہم سے باتیں کیں۔ اور ہمارے ساتھ مِلکر کھانا بھی کھایا۔ اور انس رض نے کہا کہ یہ اس امت محمدیہؐ کی ایک بوڑھی عورت کی کرامت ہے۔ (کرامت سیزدہم) اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے اپنا لڑکا جناب میراں محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا تو پیر صاحب نے ریاضت اور سبق باطنی میں مشغول کیا جب اُسکی والدہ مکرر واپس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اُسکا بیٹا بہت دُبلا اور کمزور حالت میں چنے چبارہا ہے اور پیر صاحب مرغ کے گوشت سے روٹی کھا رہے ہیں۔ مائی نے عرض کی یا حضرت! آپ تو گوشت سے روٹی کھا رہے ہیں اور میرے لڑکے کو چنے کھلاتے ہو۔ پیر صاحب نے فوراً اُس مرغ کی تمام ہڈیاں جمع کر کے اُن پر ہاتھ رکھکر فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ترجمہ اُٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم سے جو زندہ کرتا ہے گلی ہوئی ہڈیوں کو۔ تو مرغ فوراً زندہ ہو کر بولنے لگا۔ پھر حضرت پیر صاحب نے فرمایا۔ کہ مائی! جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائیگا تو جو جی چاہیے کھائے سبحان اللہ کیا رتبہ ہے اولیائے کرام امت محمدیہ کا گویا اُنکی مثال انبیاء سابقہ جیسی ہے۔ اسی واسطے حضور نے فرمایا کہ مَنْ آذٰی وَلِیًّا اُمَّتِیْ فَقَدْ آذَانِیْ لیعنی جس نے میری اُمت کے کسی ولی کو تکلیف دی اُسنے گویا مجھے تکلیف دی (کرامت چہاردہم) خزینہ معرفت میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت قدوۃ الواصلین جنید زمانی شیر یزدانی حضرت مولانا قبلہ و کعبہ میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ شرقپوری قدس سرہٗ العزیز بہ نیم شب کے وقت بازار میں تشریف لیجا رہے تھے۔ کہ تھانیدار نے جو گشت پر تھا۔ آپکو آواز دی۔ اور آپنے جواب دیا۔ سپاہیوں کو تھانیدار نے حکم دیا کہ اس شخص کو پکڑ لاؤ۔ سپاہی آپکو لیگئے۔ سپاہیوں نے تھانیدار کو کہا۔ کہ یہ تو میاں صاحب سائیں لوگ ہیں۔ اُسنے کہا تم نہیں جانتے یہ وُہ لوگ ہیں جو چوروں ڈاکوؤں کے جھالو (سمبھالنے والے) ہیں۔ وُہ تھانیدار مذہباً سکھ تھا۔ آپکو کچھ نہ کہا۔ اور آپ اپنے مکان پر چلے گئے۔ دوسرے روز حضرت میاں صاحب علیہ رحمت آغا سکندر صاحب رح کے ملنے کیلئے پشاور تشریف لیگئے۔ اور دوسری رات شرقپور میں چوروں نے تھانیدار کا ہی گھر لوٹ لیا۔ پھر وُہ تھانیدار آپکا ہی معتقد ہو گیا۔ اور جب تک شرقپور شریف میں رہا۔ حاضر خدمت ہوتا رہا۔ کرامت پانزدہم۔ حدیث شریف سے ثابت ہے جسکے راوی حضرت ابوہریرہ رض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب درویش تھا۔ جسکا نام جریج تھا یہ شخص نہایت ہی متقی اور پرہیزگار اور عابد تھا۔ اسکی ماں پردہ نشین تھی۔ وُہ ایکدن اپنے بیٹے کے دیکھنے کو آئی چونکہ وُہ اُسوقت نماز میں تھا۔ اسلئے اپنے حجرے کا دروازہ نہ کھولا۔ وُہ واپس آگئی دوسرے اور تیسرے دن بھی آئی اور مراد سے خالی گئی۔ آخر ماں نے تنگ ہو کر کہا۔ خدایا میرے بیٹے کو رسوا کر۔ اور میرے حق کے سبب اُسکو پکڑ۔ اُس زمانہ میں ایک عورت بدکار بھی تھی۔ اُسنے کہا۔ کہ میں جریج کو گمراہ کردوں گی۔ چنانچہ اسی غرض سے وُہ بدکار عورت اُسکے حجرے میں گئی۔ جریج نے ادھر توجہ

نہ کی۔ پھر راستے میں ایک چرواہے کے ساتھ صحبت کی۔ اور حاملہ ہوگئی۔ جب شہر میں گئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد کہنے لگی۔ یہ مجھے جریج کا حمل ہے جب اُسنے بچہ جنا۔ لوگوں نے جریج کے حجرہ کا قصد کیا۔ اور اُسکو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لائے۔ جریج نے کہا۔ بچے تیرا باپ کون ہے بچے نے کہا میری ماں نے تمپر افترا کیا ہے۔ میرا باپ تو چرواہا ہے۔ یہ حدیث بھی منکرین کرامت پر قوی حجت ہے۔ الغرض یہ کتاب کرامت ولیوں کی نہیں ہے محض ثواب کی خاطر چند کرامتیں لکھدی ہیں ورنہ بیشمار کرامتوں سے کتابیں بھرپور ہیں۔ (نظم پنجابی)

وچہ حدیث نبی سرورؐ نے ایہہ فرمان سُنایا
رنج کیتا اُس میرے تائیں آکھے نبیؐ سوہارا
اسماعیلا ولیاںؒ دا توں ہر دم ادب بجائیں
میرے امتی ولی تائیں جے کسے نے دُکھ پہنچایا
اوہ دوزخ وچہ داخل ہوسی ظالم شخص نکارا
خطبہ ختم کریں توں ایتھے فضل کنوں رب سائیں

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ قَدِيْمٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ ط۔

خطبہ ثانیہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَفْضَلِ صَلَوٰتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط خُصُوْصًا عَلٰٓى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرَ فَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُثْمَانَ ذُو النُّوْرَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَالْحَسَنَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَمَّيِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ط۔

تمت بالخیر

تاریخ خاتمہ

بیحد ثنا خدا والی لکھاں نعت رسول بختار تائیں
لکھ وار میں شکر گذار ہواں رب مدد دتی گنہگار تائیں
صدقے پاک رسول دی فیض بخشے فضلوں رب کریم نمانیانوں
دسویں ماہ جمادی الاولوں سی روز جمعہ دی لکھ مکایاسی
اُنی سو اکتالی سی عیسوی سن چھ دن جون مہینہ سدھایاسی ۱۹۴۱ء
اسماعیل گذار داعرض ربا مارین نال ایمان جہان اتوں
مدح کُل اصحاب اولیاءؒ سندی تسلیمات ہر نیک ابرار تائیں
رب فضل کیتا میں کمزور اُتے ہوگئی کتاب تیار سائیں
بخشے پڑھنے سُننے لکھنے والیاں نوں اسماعیل ہور اہنا بھائیاں نوں
تیراں سو تے سٹھ سی سن ہجری جدن اللہ نے فضل کمایاسی
فارغ سکبرائی توں ہوگئے کوڈھے ویلے دا وقت وہایاسی
وقت نزع دی کریں تلقین کلمہ زادراہ اس فانی مکان اتوں

برادرانِ اسلام! مولوی محمد اسماعیل صاحب ساکن چک ۵۵ عرف چار چوہدی ضلع لاہور نے کتاب نورالاسلام بڑے عجیب پیرایہ نظم ونثر میں تیار فرمائی ہے جسکو معمولی پڑھا لکھا انسان پڑھ کر عالم اور مبلغ بن سکتا ہے۔ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ یہ کتاب نورالاسلام بارہ حصوں پر تقسیم ہے۔ حصہ اول خطبہ ماہ محرم المعروف تحفۃ المومنین واصلاح الجاہلین قیمت عہ۔ حصہ دوم۔ خطبہ ماہ صفر المعروف حال سوءِ عالم بالانجام وفی ردِ مذاہب بے لگام حصہ سوم۔ خطبہ ماہ ربیع الاول المعروف مکمل سوانح حیات النبی وفی ردِ مذاہب قبیح قیمت عہ۔ حصہ چہارم خطبہ ماہ ربیع الثانی المعروف حق العباد بالیقین وفی مذمت بے ادب مخالف بیدین قیمت ۱۲ار حصہ پنجم خطبہ ماہ جمادی الاولیٰ المعروف حق اللہ تمام وفی سزائے بے فرمان وبے انجام قیمت ۱۲ار حصہ ششم خطبہ ماہ جمادی الآخر المعروف اکل وشرب ولباس وفی مذمت بیدین وبدحواس قیمت ۱۲ار۔ حصہ ہفتم خطبہ المعروف معراج النبی وشفیع وفی مذمت بے زکوٰۃ ومذاہب شنیع قیمت ۱۲ار حصہ ہشتم خطبہ ماہ شعبان المعروف تاکید صلوٰۃ جماعت وفی مذمت تارک صلوٰۃ قیمت ۱۲ار حصہ نہم خطبہ ماہ رمضان المعروف تاکید عشرین تراویح وصیام وفی ردِ بے صوم وبے قیام قیمت ۱۲ار۔ حصہ دہم۔ خطبہ ماہ شوال المعروف علم وادب قرآن وفی مذمت بے ادب بے فرمان۔ قیمت ۱۲ار۔ حصہ یازدہم۔ خطبہ ماہ ذیقعد المعروف مسائل عدت وطلاق وفی مذمت منافق بداخلاق۔ قیمت ۱۲ار حصہ دوازدہم خطبہ ماہ ذوالحجہ المعروف مسائل حج وضحیٰ وفی مذمت تارک ہردو بے حیا۔ قیمت ۱۲ار۔ مولانا موصوف کی تمام تصنیفات مندرجہ ذیل پتوں پر مل سکتی ہیں۔ قاضی غلام مصطفےٰ امپیریل بک ایجنسی چک ۵۵ عرف چار چوہدی ڈاکخانہ کوٹ رادھاکشن لائن ملتان تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔ دیگر محمد الدین امام مسجد سکنہ پٹی تحصیل وضلع لاہور۔ ڈاکخانہ پاڈل کون لاہور کوٹ رادھاکشن معرفت ولی محمد بزاز مولانا محمد اسماعیل کے مشرف باد۔

بے نظیر کتب

بڑی تقطیع کا

قرآن شریف جلی قلم

مترجم تحت اللفظ اردو ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ برحاشیہ تفسیر اردو موضح القرآن جلد چمڑہ۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ

ہدیہ کاغذ قسم اول ڈمی سفید۔ سفید رسمی۔ مصری

للعہ / عہ / عہ

قرآن شریف جلی قلم تقطیع کلاں

بلا ترجمہ ۱۳ سطور جلد چمڑہ خوشنما ہمہ صفت موصوف

ہدیہ کاغذ قسم اعلیٰ سفید ڈمی .... سے

رسمی ۱۴

مصری رنگین .... سے

حمائل شریف مترجم اردو تحت اللفظ

ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی جا بر حاشیہ تفسیر موضح القرآن۔ جلد چمڑہ۔ کاغذ سفید قسم اعلیٰ ہدیہ

قرآن مجید پونیہ ۱۳ سطرہ سائز $\frac{18 \times 22}{4}$

کاغذ قسم اعلیٰ مصری خط اعلیٰ

جلد چمڑہ صحت تسلی بخش

هدیہ عہ

غنیۃ الطالبین مترجم اردو

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی زبان گوہرفشان کے کلمات نادرہ کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت عہ

مجموعہ وظائف چشتیاں مع دلائل الخیرات مترجم اردو

یہ کتاب بے بہا وظائف کا مجموعہ ہے۔ قیمت مجلد عہ

انیس الواعظین اردو

یہ کتاب وعظ و پند و نصائح مطابق آیات قرآنی و احادیث حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم وعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور لاجواب ہے۔ قیمت ایک روپیہ

قدوری اردو ترجمہ

فقہ کی مشہور کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ

کنز الدقائق اردو ترجمہ

طالبان علم فقہ کیلئے مستند کتاب ہے قیمت عہ

شہباز شریعت

مصنفہ مولوی نور محمد صاحب بیکروی

موجودہ زمانہ کے مبتدع فرقوں کا رد ہے متن پنجابی نظم حاشیہ اردو نثر۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

تحفہ بے نظیر

ترجمہ پنجابی دیوان حافظ

قیمت ۳ سے

سستی کتابیں منگوانیکا پتہ

حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب

کشمیری بازار لاہور

P

رجسٹری شدہ

نورِ اسلام (۳)

مولانا مولوی حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب

حسب فرمائش حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Edition 1st Copies 750 Price Re 1